بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہی خدا کا جسنے بلبل [illegible] کو باغیچہ وہاں [illegible] گویا کیا اور خلعت کرامت اور بزرگی کی بعضے انسانونکو مرحمت کرکے اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ کا انکو بنایا اور صلوۃ و سلام محمد مصطفی پر اور انکی آل پر جو خطاب سے یُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا کے مشرف ہوئے اور انکے اصحاب پر جو بشارت سے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کے اختصاص پائے امابعد یہ بندہ گنہگار صبغۃ اللہ بن محمد غوث بن ناصر الدین محمد الشافعی مدراسی کان اللہ لہ ولاسلافہ کہتا ہی کہ یہ کتاب قطرہ ہی منجملہ [illegible] سے قطب اقطاب فرد احباب [illegible] اکرم غوث اعظم آفتاب ہدایت ماہتاب ولایت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدابی محمد محی الدین [illegible] حسنی حسینی جیلانی کے رضی اللہ عنہ وارضاہ ہین جنکو ترجمہ کیا ہی [illegible] تالیف ہی میرے والد کی فرید عصر وحید دہر زبدۃ علما قدوۃ فضلا مولانا محمد غوث [illegible] سقاہ طوبی لہ [illegible] جاریۃ فی جوار اللہ [illegible] و نیا [illegible] الی یوم التنویر اس ترجمہ کا باعث یہہ ہی کہ صاحبزادہ بلند اقبال

عمدة الامراء مختار الملک [illegible] الدولہ محمد [illegible] خان بہادر بہادر جنگ زبان درفشان سے ایسا ارشاد فرمائے کہ کتاب مذکور کو ہندی زبان مین ترجمہ [illegible] بہر مین نے بموجب اُس فرمان کے اسکو ترجمہ لیا اور بعضے عبارتین جو تعلق اُنکا علم تصوف [illegible] اور [illegible] ویون کے نامونکو بھی ساقط کیا اور اس ترجمے کا نام نشر الجواہر فی مناقب السید عبد اللہ [illegible] رکھا اور اصل کے موافق گیارہ نہر پر ترتیب دیا

فَاِنْ وَقَعَتْ فِیْ حَیِّزِ الْقَبُوْلِ فَهُوَ [illegible] لَمَامُوْلِ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ

پہلی نہر حضرت کے نام اور کنیت اور لقب اور مولد [illegible] اس نہر مین تین جدول ہین پہلی جدول حضرت کے نام اور کنیت اور لقب مین حضرت کا اسم شریف عبد القادر ہے اور کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین روایت ہے شیخ عمر کیمانی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی معروف بہ مدلل اور شیخ ابی عبد اللہ محمد بن قائد اوانی اور شیخ ابی محمد [illegible] بن مظفر بن ابراہیم علثی اور شیخ ابی حفص عمر بن ابی نصر بن علی بغدادی معروف بہ ابن [illegible] ال اور شیخ ابی الثنا محمود بن عثمان معروف بہ لعال سے کہتے ہین کہ کسینے شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور ہم سب اُسوقت حاضر تھے کہ حضرت کا لقب محی الدین ہونیکا کیا سبب ہے حضرت فرمائے مین مسافرت سے جمعہ کے روز سنہ پانسو گیارہ ہجری مین پا برہنہ بغداد کو آیا اور ایک بیمار کو دیکھا کہ رنگ اُسکا متغیر اور بدن لاغر وہ مجھے دیکھکر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ مین سلام کا جواب کہا پس اُسنے مجھے اپنے پاس بلوایا اور کہا اپنے کو تھا پھر مین نے اسکو تھولوایا دیکھتا ہون کہ اسکا بدن موٹا ہوا اور [illegible] بہتر ہوی اور رنگ صاف ہوا مین اسسے ڈر گیا اُن نے کہا آیا تو مجھے نہین جانتا مین کہا نہین [illegible] نے کہا مین دین ہون پژمردہ ہوا تھا جیسا تو دیکھا اب خدا تعالی تیرے سبب سے مجھے [illegible] کیا تو محی الدین یعنے دین کو زندہ کرنے والا پھر مین اُسے چھوڑکے جامع مسجد کو آیا ایک شخص مجھسے ملا [illegible] اور جوتے میرے رکھا اور کہا یا سیدی محی الدین جب جمعہ کی نماز ادا کیا لوگ میرے نزدیک [illegible] سیف اللہ

بوسہ دینے لگے اور کہنے لگے یا محی الدین اسکے پیش از میرا یہہ لقب تھا جانیو کہ حضرت کے القاب جو حضرت کے زبان شریف
پر اور دوسرے اولیاء کمل کے زبان پر بطریق خبر دینے کے خدا تعالی سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے یا بطریق انشا کے آئے ہیں سو بہت ہیں مگر ہم تھوڑے یہان ذکر کرتے ہیں تا طالبان اسکو وظیفہ
کریں اور وہ یہہ ہیں نَائِبُ الْاَنْبِیَاءِ قُطْبُ الْاَوْلِیَاءِ صَدْرُ الْاَوْلِیَاءِ مَالِکُ اَزِمَّۃِ
الْاَوْلِیَاءِ رَیْحَانَۃُ اَسْرَارِ الْاَوْلِیَاءِ صَاحِبُ الْعَرَبِیَّۃِ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ سُلْطَانُ الْاَوْلِیَاءِ
وَافِرٌ بِالْحَیَاءِ شَدِیْدُ الْحَیَاءِ اَلْمُنْبَسِطُ بِالْاَدَبِ الْمُکَمَّلِ الْاَشْہَبِ صَاحِبُ الرُّمْحِ
الْمُصَوَّبِ صَاحِبُ الْمَنْہَلِ الْمُسْتَعْذَبِ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ الْاَعَزِّ الْاَقْرَبِ بَازُ الْخُلَعِ
عَلَی الْاَحْبَابِ وَاضِعُ الْقَدَمِ عَلَی الرِّقَابِ رَحْبُ الْجَنَابِ الْقُطْبُ جَالِسُ بِسَاطِ
الْقُرْبِ النَّاظِرُ فِیْ وُجُوْہِ الْقُلُوْبِ مَحَّاءُ الذُّنُوْبِ قُطْبُ الْوَقْتِ دَلِیْلُ الْوَقْتِ
سُلْطَانُ الْوَقْتِ صَاحِبُ الصِّیْتِ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِیْ فِیْ نَعْلِہِ الصِّیْتُ حَسَنُ
السَّمْتِ صَاحِبُ الصَّمْتِ صَاحِبُ الْکَرَامَاتِ صَاحِبُ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ
الْغَوْثُ الْغَیْثُ صَاحِبُ الْفَرَسِ الْمُسْرَجِ دَافِعُ الْبَلَاءِ وَالْہَرَجِ صَاحِبُ الْفَتْحِ
صَاحِبُ الصَّفْحِ اَمْکَنُ الْمَشَائِخِ الْجَبَلُ الرَّاسِخُ شَیْخُ الْمَشَائِخِ الْجَوَادُ سَہْلُ الْمَنَاہِلِ
سُلَّمُ الشُّہُوْدِ تُحْفَۃُ الْوُجُوْدِ اَحَدُ اَوْتَادِ الْوُجُوْدِ الْمَشْہُوْدُ الشَّاہِدُ وَاسِطَۃُ
الْعِقْدِ الْمُطَّلِعُ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَسْرَارِ النَّفَّاعُ الضَّرَّارُ صَاحِبُ الْوَقَارِ الْمُتَذَلِّلُ
بِالْاِفْتِقَارِ صَاحِبُ الْقَوْسِ الْمُوَتَّرِ صَاحِبُ السَّیْفِ الْمَشْہُوْرِ صَاحِبُ الذِّکْرِ
صَاحِبُ الْفَہْمِ الْبِشْرُ عَالِی الْقَدْرِ شَامِخُ الْقَدْرِ نَدِیْمُ الْاُنْسِ رِیْحٌ رُوْحٌ
صَدْرُ الْمَجْلِسِ اَبْعَدُ النَّاسِ عَنِ الْفُحْشِ قُطْبُ الْاَرْضِ رَیْحَانَۃُ اللّٰہِ فِیْ
[illegible] الْمَحْفُوْظُ الْمَلْحُوْظُ الْمَحْظُوْظُ طَاہِرُ اللَّفْظِ شَرِیْفُ الْوَعْظِ الرَّافِعُ الْمُتَوَاضِعُ

الْعَطُوفُ الرَّؤُفُ الشَّرِيفُ صَاحِبُ التَّصْرِيفِ الطَّوْدُ الْمُنِيفُ صَاحِبُ
طَرْحَلَةِ الشَّرَفِ السَّيِّدُ الْاَشْرَفُ سُلْطَانُ الطَّرِيْقِ اِمَامُ اَهْلِ الطَّرِيْقِ
الْمُتَصَرِّفُ فِي الْوُجُوْدِ عَلَى التَّحْقِيْقِ كَرِيْمُ الْاَخْلَاقِ طَيِّبُ الْاَعْرَاقِ صَاحِبُ
الصِّدْقِ اَقْرَبُ النَّاسِ اِلَى الْحَقِّ الْمُتَصَرِّفُ فِي الْاَكْوَانِ بِالْاِذْنِ الْمُطْلَقِ الصَّادِقُ
الصَّدُوْقُ الشَّفُوْقُ الْمُبَارَكُ سَلَّابُ الْاَحْوَالِ صَادِقُ الْاَقْوَالِ عَالِي الْمَنَازِلِ
الْبَحْرُ بِلَا سَاحِلٍ صَاحِبُ الْوُجُوْدِ التَّامِ الْمُخَاطَبُ بِالْاِكْرَامِ صَاحِبُ الْعِلْمِ
صَاحِبُ الْحِلْمِ نَافِذُ الْحُكْمِ صَاحِبُ الْكَرَمِ صَاحِبُ الْحِكَمِ اَعْلَى الْاَوْلِيَاءِ وَاَكْمَلُهُمْ
اَوْرَعُ الْعُلَمَاءِ وَاَزْهَدُهُمْ اَعْلَمُ الْعَارِفِيْنَ وَاَتَمُّهُمْ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ صَاحِبُ
السِّرِّ الْاَتَمِّ مُبَسِّطُ الْمَغْمُوْمِ مُبْرِي الْمَحْمُوْمِ سَيِّدُ السَّادَاتِ الشُّهُبُ مِنَ
الْعَارِفِيْنَ قَائِدُ رَكْبِ الْمُحِبِّيْنَ مِنَ الْوَاصِلِيْنَ سَيِّدُ الْعَارِفِيْنَ قِبْلَةُ الْوَافِدِيْنَ
مَلِكُ عُلَمَاءِ الْعَارِفِيْنَ مَالِكُ اَزِمَّةِ الْمُتَصَرِّفِيْنَ عَلَى الْمُكَاشِفِيْنَ عَالِي الْمَنْزِلَةِ
بَيْنَ الْعَارِفِيْنَ اِمَامُ الصِّدِّيْقِيْنَ حُجَّةُ الْعَارِفِيْنَ قُدْوَةُ السَّالِكِيْنَ صَدْرُ
الْمُقَرَّبِيْنَ شَيْخُ الْمُحَقِّقِيْنَ فَرْدُ الصِّدِّيْقِيْنَ الْمَكِيْنُ الْاَمِيْنُ كَافِلُ الْمُرِيْدِيْنَ
الصَّابِرُ عَلَى الطَّالِبِيْنَ مُعَلِّمُ الْغَيْبِيِّيْنَ اِمَامُ الْمُحَدِّثِيْنَ تَاجُ الْفُقَهَاءِ وَالْمُتَكَلِّمِيْنَ
مَلِكُ الزَّمَانِ اِمَامُ الْمَكَانِ سَيِّدُ اَهْلِ الزَّمَانِ مُنَزَّهُ اللِّسَانِ رَحْبُ الْجَنَانِ
ذُو الْبَيَانَيْنِ وَاللِّسَانَيْنِ كَرِيْمُ الْجَدَّيْنِ وَالطَّرَفَيْنِ صَاحِبُ الْبُرْهَانَيْنِ وَالسُّلْطَانَيْنِ
اِمَامُ الْفَرِيْقَيْنِ وَالطَّرِيْقَيْنِ ذُو السِّرَاجَيْنِ وَالْمِنْهَاجَيْنِ شَيْخُ الثَّقَلَيْنِ كَهْفُ
الْخَائِفِيْنَ عَيْنُ الْكَوْنِ الْمُنْفَرِدُ فِي عَالَمِ الْكَوْنِ عَالِي الْمَنْزِلَةِ نِعْمَةُ اللّٰهِ الْقَرِيْبُ
مِنَ اللّٰهِ الْقَائِمُ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَارِثُ كِتَابِ اللّٰهِ نَائِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلِيُّ [illegible] سَيْفُ اللّٰهِ

امرٌ من امر الله حجة الله وارث رسول الله محبوب الله هدية الله العالم
بالله اقرب اهل الارض الى الله شديد الباس اذا انتهكت محارم الله الفرد
في وقته الغائص في بحار علم الله ومشاهداته الشريف في اصله احب اهل
الارض الى جده شديد الخشية كثير الهيبة لسان الشفاعة طاهر
الوضاءة نار الله الموقدة مبرئ الاعمى والابرص والاكمه الحضرة لمن لم يره
حامي الحقيقة صاحب الشريعة صاحب الطريقة صاحب المكرمة سيف
النقمة الناطق بالحكمة روح المعرفة سريع الدمعة مجاب الدعوات متكلم
الحضرة امين المملكة صاحب السهام الصائبة صاحب النبال المفوقة
المطلع على اسرار الخليقة المعترف من بحري الشريعة والحقيقة المحفوف
بالرعاية المحفوظ بالحماية الملحوظ بالعناية صاحب المكاشفة صاحب المشاهدة
صاحب الشأن العالي صاحب المعالي نجم الهدى بدر الدجى شمس الضحى غوث
الورى نور الهدى غيث الندى محيي الموتى صاحب العلم الوفي صاحب
القدر العلي والسمت البهي رضي الله عنه وارضاه ووفقنا ببركات اسمائه
السامية لما يحبه ويرضاه وعطفه على تخليصنا عما تورطنا فيه من
اتباع النفس والشيطان بقدرته ووجهه الى تكميلنا بما انتم اهل به
لمحبته بقوته امين يا رب العالمين دوسری جدول نسب شریف میں حضرت
کے اس جدول [illegible] شعبے ہیں پہلا شعبہ حضرت کے ابا کے بیان میں روایت ہے شیخ ابی بکر عبد الرزاق سے
فرزند حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے فرمائے کہ میرے والد شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرزند ابی
ابو صالح [illegible] جنگی دوست کے انھوں فرزند ابی عبد اللہ عبد الکریم کے انھوں فرزند یحیی الزاہد کے انھوں فرزند

محمد کے اُنھون فرزند داؤد کے اُنھون فرزند موسیٰ کے اُنھون فرزند عبداللہ کے اُنھون فرزند موسی الجون کے اُنھون
فرزند عبداللہ محض کے اُنھون فرزند حسن مثنی کے اُنھون فرزند ابی محمد امام حسن مجتبیٰ کے اُنھون فرزند امیر المومنین
علی ابن ابی طالب کے رضی اللہ عنہ جَون کے معنی سیاہ موسیٰ کا لقب جَون ہوا اسلئے کہ رنگ اُنکا سیاہ تھا اور
موسیٰ الجون کے والدہ کا نام ہند ہی لڑکی ابی عبیدہ عبداللہ ابن ام سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن
بن امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وہ بی بی بہت بزرگ اور فصاحت اور تقوی اور طہارت کی
تھی رضی اللہ عنہا سات برس کی عمر مین حاملہ ہو کے تولد پائی اور محض کا معنی خالص ہو عبداللہ کا لقب محض ہوا
اسلئے کہ اُنکے والد حسن مثنی ہین فرزند امام حسن کے اور اُنکی والدہ فاطمہ صغری بیٹی امام حسین کی رضی اللہ
عنہم سو اُنکا نسب ما اور باپ کے طرف سے خالص ہوا اور عبداللہ کو مجل بھی کہتے ہین اسکا معنی بزرگ اسلئے
کہ وہ طرفین سے بزرگ تھے اور مثنی کی معنی دو کئے گیا سو اُنکا نام اور اُنکے والد کا نام حسن تھے سے یہہ لقب ہوا
فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ کی کتاب مین لکھا ہی کہ حسن مثنی اپنے چچا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس
خواستگاری کئے امام حسین رضی اللہ عنہ کو دو لڑکیان تھے فاطمہ اور سکینہ حضرت فرمائے تو جسے پسند
کرتا ہی اسکو مانگ حسن مثنی شرم سے کچھ جواب نہ دئے پھر امام حسین رضی اللہ عنہ آپہی فرمائے کہ فاطمہ جو ہے
ہی اُسکو دیتا ہون کہ وہ میری والدہ فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہہ ہی پھر فاطمہ صغری
کو حسن مثنی کے نکاح مین دئے حسن مثنی اپنے چچا کے ساتھ کربلا مین حاضر تھے حضرت کی شہادت کے بعد
یزیدیان کے بند مین آئے پھر اسماء بن خارجہ نے آکے حسن مثنی کو لیگئے اور کہے تجھے ہرگز زبونی نہ پہنچیگی
اور حسن مثنی کے والدہ کا نام خولہ بنت منظور فزاریہ ہی اور فاطمہ صغری کے والدہ کا نام ام اسحاق بنت
طلحہ بن عبیداللہ تیمیہ اور حسن مثنی کی وفات کے بعد فاطمہ صغری کو عبداللہ مطرف جو فرزند عمرو بن امیر المومنین
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نکاح کئے اُنھون سے فرزند محمد دیباج پیدا ہوا انکا لقب دیباج ہوا بسبب صورت کے
اور عبداللہ مطرف کے والدہ کا نام حفصہ بنت عبداللہ بن امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما

سو جب اس تحقیق سے ظاہر ہوا کہ شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فاطمہ زہرا رضی اللہ
عنہا کے اولاد میں ہیں بعضے جاہلان جو کہتے ہیں محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے
اولاد میں نہیں اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے دوسرے فرزندوں کے اولاد میں ہیں سو غلط اور
عناد ہی **دوسرا شعبہ** محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے والدہ کے بیان میں حضرت کے والدہ کا نام
ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ لڑکی ابی عبد اللہ صومعی کی وہ فرزند سید ابی جمال کے وہ فرزند سید محمد
کے وہ فرزند سید ابی محمود طاہر کے وہ فرزند سید ابی عطا عبد اللہ کے وہ فرزند سید ابی کمال عیسیٰ کے
وہ فرزند سید علاؤ الدین کے وہ فرزند امام جعفر صادق کے رضی اللہ عنہم اور ابو عبد اللہ صومعی جیلان کے
مشائخوں میں بہت بزرگ اور زاہدوں کے روسا میں تھے اور انکے بڑے بڑے کرامتیں ہیں روایت
ہی شیخ نور الدین ابی عبد اللہ محمد دریانی قزوینی سے کہے کہ شیخ ابو عبد اللہ صومعی قدس سرہ مجاب الدعوۃ
تھے جب غضب میں آتے تو خدا تعالیٰ جلد مغضوب سے انکے بدلا لیتا اور جس چیز کو خدا تعالیٰ کے واسطے دوست
رکھتے تو انکے خواہش کے موافق ظاہر ہوتا اور باوجود ضعف اور کبر سن کے سنت نمازان بہت پڑھتے
اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ذکر خشوع سے ظاہر کرتے اور حفظ احوال اور مراعات اوقات پر بہت صبر کرتے اور
جس چیز کی خبر دیتے تو ویسا ہی ظاہر ہوتا کہتے ہیں کہ ان کے بعضے یاران تجارت واسطے قافلے کے ساتھ نکلے جب
صحرائے سمرقند کو پہنچے قطاع الطریق کے سواران ان پر دوڑے یاران نام شیخ ابی عبد اللہ صومعی کا لے
پکارے یکایک دیکھتے ہیں کہ ابی عبد اللہ صومعی انکے درمیان کھڑے ہیں اور کہتے ہیں سبوح
قدوس ربنا اللہ ای سواران ہمارے سے بھاگو قسم بخدا قطاع الطریق کے کسی شخص کو
طاقت نہ ہوئی کہ اپنے گھوڑے کو ٹھہراوے یہاں تک کہ انسے دو شخص ملکے جمع نہ ہوسکے اور تمام
بھاگ کے پہاڑوں پر چھپگئے شیخ کے یاران سلامت رہے بعد شیخ کو بہت ڈھونڈھے لیکن نہ پائے اور
نہ جانے کہ کدھر گئے جب جیلان کو آئے اور وہاں کے لوگوں کو اس قصہ سے خبر دئے تو لوگ کہے کہ

والله شیخ اس روز ہمارے نزدیک تھے اور ہمارے سے غائب ہوئے اور حضرت کے والدہ ام الخیر فاطمہ رضی اللہ عنہا
بہت خوب بی بی تھے اور خیر و صلاح مین ثابت قدم تھے **موجہ** حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے
ایک بھائی تھے اُنکا نام ابو احمد عبد اللہ بن ابی صالح موسی عالم اور صالح اور نیک تھے جوانی کے عالم
مین جیلان مین وفات پائے اور حضرت کو ایک پھوپی تھے انکا نام ام محمد عائشہ بنت ابی عبد اللہ
بہت بزرگ اور صالحہ تھے اور انکے کرامات ظاہر تھے **روایت** ہی شیخ ابی صالح عبد اللہ
بن ابی عبد اللہ طبقی نحوی سے کہے کہ ایکبار جیلان مین قحط سالی ہوئی لوگ نماز استسقا پڑھے
لیکن بارش نہ ہوئی پھر مشائخان ام محمد عائشہ کے گھر آئے اور انکو دعا چاہو کرکے باعث ہوئے وہ
بی بی نے اُٹھکے اپنے گھر کے صحن کو جھاڑے اور کہے ای پروردگار مین جھاڑی ہون تو پانی چھڑک
تھوڑے وقت مین مینہہ اتنا برسا گویا کوئی مشکونکا مُنہہ کھول دیا ہی اور لوگ اپنے گھرونکو پانی
مین تیرتے آئے اور اس بی بی کی عمر بہت دراز ہوئی اور جیلان مین وفات پائے **تیسری جدول**
حضرت کی پیدائش کے بیان مین محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا تولد جیلان کا ایک قصبہ جو اُسکا نام
نیف ہی ہوا اور جیلان ایک شہر ہی طبرستان کے نزدیک اور اسکو گیلان اور گیل اور جیل بھی
کہتے ہی **روایت** شیخ ابی بکر عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے کہے کہ مین نے اپنے والد شیخ الاسلام محی الدین
عبد القادر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت کی ولادت کس سال مین ہی تو فرمائے مجھکو یاد نہین مگر
مین جب بغداد کو آیا سو اسی سال تمیمی کا انتقال ہوا تھا میری عمر اٹھارہ برس کی تھی بہجۃ الاسرار مین
لکھا ہی اس تمیمی کا نام ابو محمد رزق اللہ بن عبد الوہاب بن عبد العزیز بن حارث بن اسد ہی اُنکا
وفات سنہ چارسو اٹھاسی ہجری مین ہی اس تقدیر پر حضرت کی ولادت سنہ چارسو ستر ہجری مین
ہوتی ہی **روایت** ہی ابی الفضل احمد بن صالح بن شافع جیلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہے کہ تولد شیخ الاسلام
محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کا جیلان مین سنہ چار اکہتر ہجری مین ہی حضرت بغداد کو سنہ

چار سو چھیاسی ہجری مین تشریف لے آئے حضرت کی عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی تنبیہ حضرت کی
ولادت کے سال مین جو اختلاف ہوا سو عرب کی عادت پر بعضون نے کسرات کے مہینون ملا کے اکیاسی کہا
اور بعضون نے کسرات کو نکال کے ستر کہا واللہ اعلم روایت ہی شیخ ابی سعد عبد اللہ بن سلیمان
بن جنوان ہاشمی جیلی سے اور انکی اہلیہ ام احمد جیلیہ سے کہتے ہین کہ محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے والدہ سے
ہم بارہا سنے ہین کہ کہتے تھے جب میرا لڑکا عبد القادر پیدا ہوا تو رمضان کے مہینے مین دودھ نہین پیتا تھا
اور ابر کے سبب سے ایکبار رمضان کا چاند نہین دیسا اور لوگ مجھسے پوچھے سو کہی میرا لڑکا عبد القادر آج
دودھ نہین پیا یقیناً آج رمضان ہو پھر ظاہر ہوا کہ وہ روز رمضان کا تھا پھر شہر مین مشہور ہوا
کہ سادات مین ایک لڑکا پیدا ہوا ہی رمضان کے دنون مین دودھ نہین پیتا روایت ہی شیخ
عبد الوہاب رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین جب عجم کے علما اور مشایخون پاس گیا تو سنا اپنے بزرگون سے
نقل کرتے تھے کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ طفولیت مین رمضان کے مہینے مین دودھ
نہین پیتے تھے صاحب غوثیہ نقل کیا ہی کہ شیخ عیسی جند اللہ برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظ
مین لکھا ہی کہ جب اللہ تعالی نے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کو صلب سے والد
اور رحم سے والدہ کے باہر لایا حضرت کے رعایت واسطے بہت اولیا کو بھی صلب سے والد اور رحم سے
والدہ کے باہر لایا حضرت کے صحبت کے لایق ہون اور خیر و برکات سے مستفید ہون دوسری نہر
حضرت کی صورت اور سیرت اور لباس او معاش کے بیان مین اس نہر مین تین جدول ہین پہلی جدول
حضرت کی صورت کے بیان مین روایت ہی شیخ موفق الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن
قدامہ مقدسی سے کہے کہ ہمارے شیخ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کا بدن لاغر تھا میانہ قد چوڑی
چھتی اور داڑی پہنا اور دراز گندم رنگ بھوان باریک ملے ہوے آواز بلند اور خوب صورت اور
بلند مرتبہ اور علم بہت روایت ہی شیخ ابی الحسن علی بن محمد بن احمد بغدادی صوفی سے معروف

کہے کہ محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی ہیبت لوگون کے دلوں پر بہت تھی جب حضرت کسیکے طرف دیکھتے تو
قریب ہوتا وہ شخص ہیبت سے لرزہ کرے اور اکثر لوگ لرزتے تھے اور حضرت جب بیٹھتے تو لوگ حضرت
کی طرف ہیبت سے دیکھتے گویا شیر ہی اور لوگ حضرت کا حکم بہت جلد بجالاتے اور حضرت سے بہت ہی
مطیع و منقاد رہتے **دوسری جدول** حضرت کی سیرت مین **روایت** ہی شیخ ابی المظفر منصور
بن مبارک بن فضل واسطی معروف جرادہ سے کہ کہ خوش اخلاق کشادہ دل بزرگ ذات نرم دل
وعدہ وفا دوستی نباہ ناحبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو میرے آنکھ نہین دیکھے
حضرت باوجود جلالت قدر اور علو منزلت اور وسعت علم کے چھوٹون کے واسطے کھڑے ہوتے اور
بڑون کی تعظیم و توقیر کرتے اور سلام مین آپ سبقت کرتے اور ضعیفون کے ساتھ بیٹھتے اور فقیرون
کے واسطے فروتنی کرتے اور کدھی کسی بڑے آدمی کی تعظیم واسطے نہ اٹھتے اور امیر و وزیر کے دروازے
کا کدھی قصد نکرے ایک روز مین حضرت کے دولتخانے مین حاضر تھا اور حضرت کچھ لکھتے ہوئے
تھے و ہان سے کاغذ پر مٹی گری حضرت اسکو جھٹک کے لکھنے لگے پھر پڑی اُسے بھی جھٹک دئے
اسیطرح تین مرتبہ گری حضرت تینوں دفعہ جھٹک دئے چوتھے دفعہ سر اُٹھا کے دیکھے تو ایک
چوہا وہان کھودتا ہی حضرت فرمائے تیرا سر جدا ہو فی الفور اسکا جسد یکطرف اور سر ایکطرف جا
گر پا حضرت لکھنا موقوف کرکے رونے لگے مین عرض کیا یا سیدی آپ کیون روتے ہین
حضرت فرمائے مجھے ڈر ہوا کہ کسی مسلمان سے بھی میرا دل آزردہ ہووے اور جو چوہے کو ہوا وہی
وہ نہین ہووے **روایت** ہی شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز سے کہے کہ ایک روز شیخ الاسلام
محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ اپنے مدرسے مین وضو کرتے تھے ایک چڑیا اڑتی اُڑتی حضرت کے
جامے پر بیٹ گرائی حضرت سر اُٹھا کے اسکو دیکھے فی الفور چڑیا مرکے گری حضرت وضو تمام کرکے
جامے پر کی نجاست دہوئے اور بدن سے نکال کے میرے ہاتھ دئے تا بیچکے اُسکی قیمت

فقیروں پر تصدق کریں اور فرمائے یہہ اُس جریا کا عوض ہی روایت ہی شیخ ابی عمرو عثمان رضی
اور ابی محمد عبدالحق حریمی سے کہے کہ ہمارے شیخ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ روکے فرماتے اہی پروردگار
کیونکر مین ہدیہ بھیجوں تیرے لئے اپنے روح کو کیونکہ دلیلوں سے ثابت ہوا ہی کہ تمام چیزیں تیرے
ہی ہین اور کبھی یہہ بیت پڑہتے شعر وَمَا يَنْفَعُ الْاِعْرَابُ اِنْ لَمْ يَكُنْ تَقِيْ ؕ وَمَاضَرَّ
ذَا التَّقْوٰی لِسَانٌ مُعَجَّمُ یعنی نہیں نفع دیتا ہی اعراب درست کرنا اگر نہووے تو پرہیزگار
اور نہیں ضرر دیتا پرہیزگار کو زبان کی لکنت روایت ہی شیخ ابی بکر عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے
کہے کہ میرے والد شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی شہرت ہوئی بعد حج نہین کئے مگر ایکبار
اور مین جاتے وقت اور آتے وقت حضرت کے اونٹ کی مہار پکڑ کے چلتا تھا جب حلے کو پہنچے حضرت
ہمکو کہے یہاں کسی بڑے محتاج کا گھر ڈھونڈ و پھر ہم ویرانے مین دیکھے کہ کی بال اس مین ایک
بوڑہا اور ایک بوڑھی اور ایک لڑکی ہی حضرت رضی اللہ عنہ اسکا اذن لیکے وہان اپنے رفقا کے ساتھ
اترے حلے کے مشایخ روسا اعیان حضرت کے ملاقات واسطے آنے لگے اور وہان سے نکل کے اپنے
گھروں مین تشریف لانے واسطے عرض کرنے لگے لیکن حضرت قبول نکئے پھر حلے کے لوگ بہت سے
بکریاں بیلان اونٹان سونا روپا کپڑے بہت سے ہدیہ لائے اور چاروطرف سے لوگ ہجوم کئے عرض
تحفے بہت سے جمع ہو حضرت رضی اللہ عنہ اپنے ہمراہیان کو فرمائے کہ مین اپنا تمام حصہ اس گھروالی
کو دیا حضرت کے رفقا کہے ہم بھی اپنے حصے اسی کو دیتے ہین پھر وہ تمام تحفے اس بوڑہا او بوڑھی اور
لڑکی کو دئے اور شب کو وہان رہے سحر کے وقت وہان سے روانہ ہوئے راوی کہتا ہی کہ کیتے ایک
سال کے بعد حلے کو میرا جانا ہوا تو اس بوڑھے کو دیکھا سب سے زیادہ مالدار ہی مجھے دیکھکے کہا یہہ تمام
برکت اسی شب کی ہی پھر ہی جانوران زیادہ ہو او بچے دئے روایت ہی شیخ ابی محمد عبداللطیف احمد
قرشی سے کہے کہ ہمارے پیر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ایکروز سخن فرماتے تھے لوگوں مین کچھ سستی دیکھکے

کے آسمان طرف نگاہ کئے اور یہہ بیت فرمائے شعر لَا تُسْقِنِی وَحْدِی فَمَا عَوَّدْتَنِی اِنِّی اَشُحُّ
بِهَا عَلٰی جُلَّاسِی اَنْتَ الْکَرِیْمُ وَهَلْ یَلِیْقُ تَکَرُّمًا اَنْ یَعْبُرَ النُّدَمَانُ دُوْرَ الْکَاسِ
یعنے مجھکو تنہا مت پلا کیونکہ تو میری یہہ عادت نہیں رکھا کہ میں اسکو بخل کرون میرے ہمنشینون پر
تو کریم ہی آیا لایق ہی بزرگی کے کہ محروم کرے یارونکو پیالے کے دورسے راوی کہتا ہی بحرد یہہ
دو بیت پڑھنے کے لوگون میں اضطراب اور وجد عظیم پیدا ہوا اور ایک یا دو شخص موے روایت ہی
شیخ ابی الحسن علی بن سلیمان خباز سے کہے کہ میں شیخ ابو القاسم عمر بزاز سے سنا کہتے تھے کہ ہم
مجلس میں شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوتے تھے سوا وفات اب خواب کے سا معلوم
ہوتے ہین اور حضرت بہت خوش اخلاق اور پاک اوصاف اور نفس ھو کا اور ہاتھ سخی تھا اور حضرت
ہر شب سفرہ چنانے اور مہمانون کے ساتھہ کھاتے اور ضعیفون کے ساتھہ بیٹھتے اور طالب العلمون
کی حبارت پر صبر کرتے اور حضرت پاس بیٹھنے والا یہہ بجھتا کہ حضرت کے پاس لینے سے کوئی اگلا نہیں
اور حضرت کے دوستون مین اگر کوئی نہیں آتا تو اسکا حال دریافت کرتے اور انکے گھرون کا
حال پوچھتے اور دوستی کو بہت نبھاتے اور تقصیرین معاف کرتے اور جو کوئی قسم کھاتا تو حضرت
اسکی تصدیق کرتے اور انھون کے باطن کے احوال پر باوجود اطلاع رہتے ہوے بھی انھون سے پوشیدہ
رکھتے اور حضرت کے سا حیاوالا او ر میں نہیں دیکھا ابو الحسن علی کہتا ہی کہ جب شیخ ابو القاسم عمر حضرت
کا ذکر کرتے تو یہہ دو بیت پڑھتے شعر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنِّیْ فِیْ جِوَارِ فَتًی حَامِی الْحَقِیْقَةِ
نَفَّاعٍ وَضَرَّارٍ لَا یَرْفَعُ الطَّرْفَ اِلَّا عِنْدَ مَکْرُمَةٍ مِنَ الْحَیَاءِ وَلَا یُغْضِیْ
عَلٰی عَارٍ یعنے حمد ہی خدا تعالی کا کہ مقرر میں ہمسایہ میں اسکے ہون کہ حمایت کرتا ہی حقیقت کا اور بہت
نفع دینے والا اور بہت ضرر پہنچانے والا نہیں اٹھاتا ہی آنکھہ بسبب حیا کے مگر بخشش کے وقت اور
آنکھہ موچتا نہیں عار پر روایت ہی شیخ ابی محمد حسن بن ابی عمران موسی بن احمد بن حسن مخزومی

خالدی شافعی سے کہے کہ کسینے شیخ ابی الحسن علی قرشی کو کوہ قاسیون مین صفات شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کے پوچھا اور مین بھی اسوقت حاضر تھا شیخ کہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو
روشنائی بھی ظاہر اور تازگی تھی ہمیشہ اور حیا تھی بہت اور دل تھا کشادہ اور نرم اور اخلاق بہتر
اور پاک اصل اور بہت مہربان رحم کرنے والے اور اپنے رفیق پر شفقت و اکرام کرتے اور جب رفیق کو
مغموم دیکھتے تو اُسکا غم دور کرتے مین حضرت کے سا پاک زبان اور روشن بیان آدمی نہین
دیکھا لواقح الانوار کی کتاب مین نقل کیا ہے کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ جب جمعہ کے روز
مسجد کو تشریف فرماتے تو بازار والونکی غفلت دیکھ کے آنکھ مین اشک بھر لاتے پھر بازار کے لوگ اپنے
دوکانان بند کر کے حضرت کو دیکھنے واسطے جلدی کرتے روایت ہے شیخ ابی الحسن علی بن ازور مرغی
محمدی سے کہے کہ عراق کا مفتی شیخ محی الدین ابی عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن حامد بغدادی توحیدی لواسیا
شیخ ابی بکر عبد الرزاق کا مجھے اوصاف شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے ایسے لکھدیا کہ ہمارے پیر شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کو آنکھ مین اشک جلد آتے اور خدا تعالی سے بہت ڈرتے اور حضرت بہت مہیب تھے اور
دعا انکی مقبول تھی اور اخلاق بزرگ اور اصل پاک اور فحش کدھی نہین کہے اور حق سے بہت نزدیک تھے
اور جب کوئی اللہ عز و جل کی گناہ کرتا تو حضرت اسپر بہت ناخوش ہوتے اور اپنی ذات کے لئے کسی پر
غصہ نکرتے اور بدلہ نہین لیتے اور مانگنے والے کو محروم نہین کرتے اگرچہ بدن پر کا کپڑا مانگے تو بھی دیتے
اور توفیق الٰہی حضرت کے آگو تھی اور تائید ربانی حضرت کے بازو اور علم تھا حضرت کا مذہب اور
قرب الٰہی مودب اور حضور دل حضرت کا گنج اور معرفت انکی پناہ اور خطاب الٰہی مشیر اور نور کشف کا
ملاحظہ بر کار اور انس الٰہی ہمنشین اور بسط انکی نسیم اور راستی انکا جھنڈا اور فتح انکا مایہ
اور حکمت انکی صناعت اور ذکر الٰہی انکا وزیر اور فکر انکی کہانی اور مکاشفہ انکی غذا اور مشاہدہ
انکا شفا اور شریعت کے آداب انکا ظاہر اور حقیقت کے اوصاف انکا بھید تیسری جدول

حضرت کے لباس اور معاش کے بیان مین روایت ہی شیخ ابی بکر عبدالرزاق وغیرہ سے کہے کہ
شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ لباس علمایانہ پہنتے اور سر پر طیلسان ڈالتے اور خچر پر
سوار ہوتے اور لوگ حضرت کے روبرو غاشیہ اٹھاکے دوڑتے اور بلند کرسی پر وعظ فرماتے اور
حضرت کی بات مین جلدی تھی اور قبولیت اور علانیہ بات کہتے اور حضرت جب سخن فرماتے تو تمام
لوگ خاموش رہتے اور جب کچھہ حکم کرتے تمام لوگ جلدی کرتے اور اس حکم کو جلد بجالاتے اور جو سخت دل انکو
دیکھتا تو عاجز ہوجاتا اور جو حضرت کو دیکھتا گویا تمام لوگونکو دیکھہ چکا سمجھتا اور جب روز جمعہ کے
جامع مسجد کو جاتے تو لوگ راہ مین کھڑے رہکر اپنے حاجتین مانگتے اور حضرت کا غلغلہ اور آواز تھا
اور حضرت کی روش بہت نیک اور ایکروز حضرت مسجد جامع مین چھینکے الحمد للہ کہے لوگ اسکا جواب
یرحمک اللہ کہنے سے آواز بلند اٹھا اسوقت کا پادشاہ مستنجد باللہ مقصورہ مین تھا پوچھا یہہ کیا
آواز ہی لوگ کہے شیخ عبدالقادر چھینکے سو لوگ جواب دئے ہین اس سے خلیفہ بہت ڈرا روایت
ہی شیخ ابی الفضل احمد بن قاسم عبدان قرشی بغدادی بزاز سے کہے کہ شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر
رضی اللہ عنہ سر پر طیلسان ڈالتے اور علمایانہ لباس بڑی قیمت کا پہنتے اور ایکبار سنہ پانسو
اٹھاون ہجری مین حضرت کا خادم میرے پاس بیٹھے لاکے کہا کہ مجھے ایسا کپڑا دے ہوا سکا ایک گز
ایک دینار قیمت کا ہے اور ایک حبہ کم و زیادہ نہ ہے پھر مین ویساہی کپڑا دیکے کہا کہ یہہ کسلئے
ہی خادم کہا میرے سردار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے واسطے ہی اسوقت میرے دل مین خطرہ
گیا کہ شیخ خلیفے واسطے لباس نہین چھوڑا ہنوز یہہ خطرہ دل مین تمام نہوا تھا کہ میرے پانوں مین
ایک میخ جیسی اسکے درد سے موت دسنے لگی لوگ میرے پاس جمع ہوئے تا اُس میخ کو پاؤں سے
نکالیں لیکن کسیکو طاقت نہین ہوی پھر مین کہا مجھے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے
پاس لے چلو پھر مجھے اٹھاکے حضرت کے روبرو ڈالے حضرت فرمائے ای ابا الفضل تو اپنے دل مین ہمارا پر

اعتراض کرتا ہی قسم بعزت معبود مین اس کپڑے کو نہین پہنا جب تک مجھے نہین کہے گیا قسم ہی میرے جو کی
جو تجھہ پر ہی پہین ہیراہن ایسی جو ایک گز اسکا ایک دینار کا مول ہے ای ابا الفضل یہہ ہمارا کفن
ہی اور میت کو کفن بہتر فاخرہ پہناتے ہین میت کا کفن ایک موت کے بعد ہوتا ہی اور ہم کو یہہ
کفن ہزار موت کے بعد ملا ہی پھر حضرت اپنا دست مبارک میرے پانون پر پھیرے فی الفور وہ
میخ میرے پانون سے غائب ہوی خدا کی قسم مجھے معلوم نہ ہوا کہ وہ میخ کہان سے آئی تھی اور کدھر
گئی مین وہان سے پیادہ چلتا ہوا آیا محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرماے کہ ہمارے پر اس نے جو
اعتراض کیا تھا میخ کی شکل لیکے ظاہر ہوا روایت ہی شیخ ابی طلحہ بن مظفر علثی سے کہے کہ شیخ
محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے ابتدا بغداد مین بیس روز کچھہ قوت نہ ملا پھر مین
کسری کے حویلیون کے ویرانے طرف گیا تا کچھہ چیز پاؤن دیکھتا ہون کہ وہان ستر ولی قوت ڈھونڈتے
ہین مین دل مین کہا انھون کے آگے آنا مروت سے بعید ہی پھر مین بغداد کو پھر کے گیا میرا ایک آشنا
ملکے سونے کا ایک ٹکرا دیا اور کہا کہ تیری والدہ تجھے یہہ بھیجی ہی مین اسکا ایک ٹکرا تو رکھے اپنے
واسطے رکھا باقی لیکے جلد کسری کے حویلیون طرف گیا اور ان ستر آدمی پر تقسیم کیا وہ کہے یہہ کیا
ہی مین کہا کہ یہہ میرے والدہ پاس سے آیا ہی تمکو نہ دیکے مین تنہا کھانا بہتر نہ جانا پھر بغداد کو آیا
اور اسی ٹکرے کا کھانا خرید کیا اور فقرا کو بلاکے انکے ساتھہ کھایا غرض شام تک وہ سونا مجھہ پاس
کچھہ باقی نرہا روایت ہی شیخ ابی محمد عبد اللہ بن حسین بن ابی الفضل جبائی سے کہے کہ جب کوئی شخص
نزدیک ہمارے پیر شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پیسے لاتا تو حضرت اسکو فرماتے مصلے کے
نیچو رکھہ اور ان پیسونکو اپنے ہاتھہ سے نہ چھیتے جب خدمتگار آتا تو اسکو فرماتے وہ پیسے لے اور
نان پز یا بقال کو دے اور روٹی خرید کر حضرت کا غلام مظفر ایک طبق بھر کے نان خرید کرتا
اور حضرت کے دروازے پر کھڑے ہوکے فقرا کو دیتا اور جب حضرت کو خلیفے پاس سے خلعت آتی حضرت

فرماتے اباالفتح جوآتا فروش اُسکو دیو اور اُسکے نزدیک سے فقہا اور مہمانوں کے واسطے آٹا خرید فرماتے اور حضرت کو زمین کا ایک قطعہ تھا اسکو وجہ حلال سے خرید فرمائے تھے بعضے کُنبیان جو حضرت کے مرید تھے انکے ذمے کئے تھے وہ لوگ ہر سال اس زمین مین زراعت کرتے اور غلہ جو جمع ہوتا اُسکا آتا کرتے اور ہر روز چار پانچ روتیاں پکا کے شام کو حضرت کے روبرو لاتے حضرت اس سے مجلس والون کو ایک ایک ٹکرا تقسیم کرتے اور باقی اپنے واسطے رکھتے اور جب کوئی حضرت کے نزدیک ہدیہ لاتا تمام مجلس کے لوگون پر بانٹتے اور حضرت ہدیہ قبول کرتے اور اُسکا بدلا کرتے اور نذر قبول کرتے اور اس سے کچھ کھاتے **روایت** ہی خضر حسینی موصلی سے کہے کہ ایک روز جمعہ کے دن مین شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جامع مسجد مین تھا ایک تاجر آکے کہا میرے پاس کچھ مال ہی خیرات کا پر زکوۃ کا نہین چاہتا ہون فقرا اور مساکین کو دیؤن لیکن کسیکو مستحق نہین پاتا مستحق کون ہین سو حضرت فرمانا محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرمائے مستحق غیر مستحق سب کو دے تا تجھکو بھی خدا تعالی دیوے وہ جو تو مستحق ہی اور وہ جو تو مستحق نہین اور بھی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ ایک روز ایک فقیر کو آزردہ دیکھکے کہے تو کیون آج آزردہ ہی فقیر کہا کہ آج مین دریا کے کنارے پر گیا تھا ملاح سے چاہا مجھکو ندی پار کرین اُس نے مجھے پار نکیا محتاجی کے لئے میرا دل آزردہ ہوا ہنوز فقیر کا سخن تمام نہوا تھا کہ ایک مرد تیس دینار کی ہمیں بطریق نذر کے حضرت کو لادیا حضرت اُس فقیر کو فرمائے یہہ ہمیں لے اور ملاح کو دے اور اُسکو کہہ بار دیگر فقیر کو ردمت کر اور اپنے بدن سے پیراہن نکال کے اس فقیر کو مرحمت کئے پھر اُس پیراہن کو تین فقیر سے بیست دینار کو خرید فرمائے اور بیست دینار اسکو دئے **تیسری نہر** حضرت کا مجاہدہ اور عبادات اور طریقے کے بیان اس نہر مین تین جدول ہین **پہلی جدول** حضرت کے مجاہدے کے بیان مین **روایت** ہی شیخ ابی عبداللہ محمد بن محمد ازہری حسینی بغدادی وغیرہ سے کہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سنہ پانسو اٹھاون ہجری مین کرسی پر بغداد مین فرماتے تھے کہ مین پچیس سال عراق کے

جنگل اور ویرانے مین اکیلا رہا اور چالیس سال عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑہا اور پندرہ سال عشا
کی نماز پڑھکے ایک پانون پر کھڑے ہو کے قرآن پڑہنا شروع کرکے سحر تک ختم کرتا اور دیوار مین ایک
میخ ٹھوکا تھا پڑہتے وقت اُسکو ایک ہاتھ سے پکڑ لیتا تا کہ نیند سے گر نہ پڑون اور ایک شب وہان بے ہو
چرا میرا دل خواہش کیا کہ ایکساعت وہان سوکے اُٹھون بمجرد یہہ خطرہ آتے ہی ایک پانون پر کھڑے
رہکے قرآن شروع کیا اور اسی حالت سے ختم کیا اور چالیس چالیس روز تک مجھے کچھہ چیز قوت کے لئے
نہین ملتی تھی اور نیند صورت پکڑ کے نزدیک میرے آتی مین اُسے ڈراتا پھر جاتی رہتی اور دنیا اور اُسکے
زخارف اور شہوتین نیک و بد صورتون مین میرے نزدیک آتے مین انھونکو ڈراتا میرے پاس سے بھاگ جاتے
اور ایک مرتبہ برج عجمی مین گیارہ سال رہا اور مین بہت دن رہنے کے سبب اسکا نام برج عجمی ہوا اور
مین خدا تعالی سے عہد کیا کہ کچھہ نہ کھاؤن جب تک لقمہ میرے منھہ مین نہ ڈالین اور کچھہ نہ پیؤن جبتک
مجھے نہ پلاوین پھر مین چالیس روز کچھہ نہ کھایا چالیس روز کے بعد ایک شخص آکے نان اور دودھ لا
میرے آگو رکھکے جاتا رہا بھوک سے میرا دل بہت للچایا کہ کھانے پر گرے اسکو کہا اللہ کی قسم
مین سابق عہد اللہ تعالی کے ساتھہ کیا ہون اسکو ہرگز نہ توڑونگا میرے باطن سے آواز سنا کہ الجوع
الجوع پکارتا ہی غرض مین اُسکو آرام نہ دیا پھر شیخ ابو سعید مخرمی نے میرے پر سے گذرے اور وہ
آواز سُنکے میرے نزدیک آئے اور کہے ای عبد القادر یہہ کیا آواز ہی مین کہا دل کا اضطراب ہی
لیکن روح اپنے مولا کے نزدیک جل جلالہ آرام سے ہی شیخ ابو سعید نے مجھے باب ازج مین اپنے
گھر کو آکرکے چلے گئے ہین اپنے دل مین کہا کہ مین یہان سے بدون حکم خدا کے نہ جاؤنگا یکایک ابو العباس
خضر آکے کہے او ٹھہ اور ابی سعید کے پاس جا پھر مین ابی سعید کے پاس گیا انھون میری انتظار کرتے
اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے تھے مجھے دیکھہ کر فرمائے ای عبد القادر تجھے میرا کہنا کفایت نکیا جو خضر
تجھے آکے کہا پھر مجھے اپنے گھر مین لیگئے وہان سفرہ تیار تھا اُسپر بیٹھے اور اپنے ہاتھہ سے لقمے بنا کے

مجھے کھلائے تاکہ مین سیر ہوا اور اپنے ہاتھ سے مجھے خرقہ پہنائے پھر مین اُنکے نزدیک شغل کیا اور پیشتر اسکے مین جب سیاح تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور اُسکو مین نے کبھی نہین دیکھا تھا مجھے کہا کوئی شخص تیری صحبت کو ہونا درکار ہے مین کہا البتہ ضروری ہے اُسنے کہا مین رہتا ہون بشرطیکہ تو میری مخالفت نکرے مین نے اسکو قبول کیا اُسنے کہا مین اب جاتا ہون پھر کے آئے تک تو یہان بیٹھ اور چلے گیا اور ایکسال تک غیب تھا بعدہ آیا اور مین اُسی جاگا بیٹھا تھا پھر ایکساعت میرے نزدیک بیٹھکے اٹھا اور جاتے وقت کہہ گیا مین آئے تک اُس جگا سے نہ مت جا پھر ایکسال تک غائب ہوا وہان سے پھر آیا اور اپنے ساتھ نان اور دودھ لایا اور کہا کہ مین خضر ہون مامور ہوا ہون کہ تیرے ساتھ کھانا کھاؤن پھر ہم اور وہ مل کے کھائے بعدہ کہا اوٹھ بغداد کو آ مین اسکے ساتھ اٹھکے بغداد مین داخل ہوا راوی کہتا ہے حضرت سے پوچھے کہ آپنے وہ حضرت کیا تناول فرماتے تھے حضرت کہے زمین پر پڑے ہوئے سوکھلونکو کھاتا تھا روایت ہے شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی سے کہے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا ہون فرماتے تھے کہ آپ عراق کے جنگلون مین پچیس سال تنہا سیاحت کرتا رہا خلق مجھے نہین جانتے تھے اور مین خلق کو نہین جانتا اور رجال الغیب اور جنون کے جماعتان میرے پاس آتے تھے مین انھونکو خدا تعالی کی راہ سکھاتا تھا اور مین اول جب عراق کو آیا میرے ہمراہ خضر علیہ السلام تھے اس وقت تک مین خضر کو نہین پہچانا اور میرے سے شرط لئے تھے کہ انکی مخالفت نکرے اور کہے اس جگھہ بیٹھ پھر مین تین سال اُسی ہی جگھہ بیٹھا تھا ہر سال آتے اور کہتے تھے یہان ہی بیٹھ میرے پاس دنیا اور اسکے زخارف اور شہوتین مختلف صورتون مین آئے لیکن خدا تعالی میرے تئین اُسنے نگاہ رکھا اور مین انکے طرف التفات نہ کیا اور میرے نزدیک شیاطین ڈراونی صورتون مین آتے اور میرے ساتھ جنگ کرتے خدا تعالی مجھے اُن پر غالب کرتا اور میرا نفس تشکل پکڑ کے آتا اور اپنے آرام واسطے کبھی عاجزی کرتا اور کبھی میرے ساتھ جنگ کرتا خدا تعالی مجھے اُسپر نصرت دیتا

اور ابتدا حال مین جب مین مجاہدے کی ایک راہ اختیار کرتا تو اسکو لازم رکھتا تھا اور نفس کو اس مجاہدے کے ہمدوش کرتا اور مین ایک زمانے تک کرخ اور مداین کے ویرانے مین رہا اور نفس کو مجاہدے کے طریقوں لگیا پھر ایک سال تک پھل پھلاری کھایا اور ایکسال تک کچھ نہ کھایا نہ پیا نہ سویا اور ایک شب کسری کے حویلیون مین سویا بہت سردی کے ایام تھے غسل کی حاجت ہوئی دریا کے کنارے جاکے غسل کیا پھر سویا پھر حاجت ہوئی دریا کو جاکے غسل کیا غرض اُس شب کو چالیس بار سویا اور چالیس بار غسل کی حاجت ہوئی تھی مین ہر دفعہ دریا کو جاکے غسل کرتا تھا آخر نیند کے اندیشے سے کسری کے حویلیوں کے دیوار پر چڑہا اور مین کرخ کے ویرانے مین سالہا رہا قوت نہین کرتا تھا مگر بردی جو ایک قسم کا خرما ہی اور ہر سال ایک مرد صوف کا جبہ لاکے مجھے دیتا تھا اور مین ہزار فن مین آیا تا تمھارے دنیا سے آرام پاؤن اور دیوانہ گونگا کرکے مشہور ہوا تھا اور کانٹے اور پتھروں مین برہنہ پا چلتا تھا اور جو خوف کی راہ دیکھتا تو اُس مین جاتا اور میرا نفس میرے پر کبھی غالب نہوا اور دنیا کی کوئی زینت مجھے خوشی مین نہ لائی **راوی** عرض کیا حضرت کو لڑکائی مین بھی خوش نہ آئی تو فرمائے تب بھی خوش نہ آئی

روایت ہی شیخ ابی محمد عثمان صریفینی سے کہے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مین روز و شب ویرانے مین رہتا تھا بغداد کو نہین آتا اور شیاطین پیادہ اور سوار صفان باندھکے اقسام کے ہتیار لیکے ڈراونی صورتوں مین میرے جنگ کے لئے آتے تھے اور میرے پر آتش کے شعلے ڈالتے تھے اور مین اپنے دل مین ایسا ثبات پاتا تھا کہ اُس سے مجھے کچھ تغیر نہوتا اور میرے باطن سے آواز آتا کہ ای عبدالقادر تو اُنھوں پر حملہ کر ہم تجھے بہت ثابت قدم کئے ہین اور تجھکو ہماری مدد ہی پھر مین اُنھوں پر حملہ کرتا وہ سب اِدھر اُدھر بھاگ جاتے اور کبھی ایکہ شیطان میرے پاس آتے اور کہتے یہان سے جا ورنہ ہم تو تجھے ایسا ایسا کرینگے اور مجھے بہت ڈراتے مین انھوں کو اپنے ہاتھ سے طمانچہ مارتا میرے نزدیک سے بھاگ جاتے اور مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہتا وہ پھر

شیطان میرے روبرو چلا جاتے اور ایکبار ایک شخص بدصورت بدبو میرے پاس آکے کہا مین ابلیس ہون تیری خدمت
کرنے واسطے آیا ہون کیونکہ تو مجھے اور میرے ساتھیونکو عاجز کیا مین اسکو کہا یہان سے جا اسنے نہ مانا
یکایک اوپر سے ایک ہاتھ اسکے سر پر لگا ابلیس زمین مین دھسگیا پھر دوسرے مرتبہ آیا اسکے ہاتھ مین آتش کا
شعلہ تھا وہ میرے ساتھ جنگ کا قصد کیا ایک مرد جلد سفید گھوڑے پر آکے میرے ہاتھ مین تلوار دیا ابلیس
پسپا ہوا تیسرے دفعہ پھر آکے دور بیٹھکے رونے لگا اور سر پر مٹی ڈالنے لگا اور کہا ای عبدالقادر مین اب
تیرے سے نا امید ہوا مین کہا لعنتی دور ہو مین تیرے سے ہمیشہ ڈرتا ہون کہا تیرا یہہ ڈرنا ہی میرے پر بہت
سخت ہی پھر اسنے مجھے اپنے دام مین لانے واسطے بہت سے جالے آسپاس ڈالا مین کہا یہہ کیا ہی کہا گیا
یہہ دنیا کے پھاندے مین جو تیرے جیسے لوگونکو اس سے شکار کرتا ہی پھر مین اسکو دفع کرنے واسطے
ایکسال متوجہ رہا پھر وہ تمام جالے ٹوٹ گیا پھر بہت سے اسباب جو میرے ساتھ ہر طرف سے پیوستہ تھے کھولے
مین پوچھا یہہ کیا ہی کہا گیا یہہ خلق کے اسباب مین جو تیرے ساتھ متصل ہین پھر مین اسکو قطع کرنے واسطے
دوسرا ایکسال متوجہ ہوا اور ان سب کو قطع کیا پھر کھولیا میرے باطن کو دیکھا تو دل مین بہت سے علاقے
ہین کہا مین یہہ کیا ہی کہا گیا کہ یہہ تیرے ارادے ہین پھر مین اسکو دفع کرنے واسطے ایکسال متوجہ ہوا
اور ان تمام کو کاٹا اور دل خلاص پایا پھر کھولیا میرے نفس دیکھا تو اسکی کثافت باقی ہی اور خواہشان
زندے ہین اور اسکا شیطان تمرد وہی پھر اسکے دفع کو واسطے ایکسال متوجہ ہوا آخر کثافت
پاک ہوئی خواہش مر گئی اور شیطان مسلمان ہوا اور تمام امر خدا کے واسطے ہوا پھر میرا وجود خلق سے تنہا
ہوکے اٹھا با این ہمہ مطلب کو نہ پہنچا پس مین توکل کے دروازے کو اختیار کیا تا اس سے مطلب کو پہنچون
لیکن وہان زحمت پایا اس سے گذر کے شکر کے دروازے کو پکڑا تا اس سے مطلب کو پہنچون وہان بھی زحمت
دیکھا اس سے گذر کے تسلیم کے دروازے کو پکڑا تا اس سے مطلب کو پہنچون وہان بھی زحمت دیکھا اس سے گذر کے
غنا کے دروازے کو پکڑا تا اس سے مطلب کو پہنچون وہان بھی زحمت پایا اس سے گذر کے مشاہدے کے دروازے کو پکڑا تا

مطلب کو پہنچون وہان بھی دیکھا اس سے گذر کے فقر کے دروازے کو پکڑا تا اس سے مطلب کو پہنچون اسکو مین خالی پایا
پھر وہان گیا اور جو کچھ گذرا تھا سو سب وہان دیکھا اور اس سے مجھے بڑا گنج کھلا اور وہان بڑی عزت اور غنا
دایمی اور آزادگی خالص مجھے ملی اور قدیم اوصاف محو ہو گئے تازہ وجود بنا روایت ہی شیخ ابی القاسم
عمر بن مسعود بزاز سے کہے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ابتدا مین جب مین سیاحت
کرتا تھا میرے پر حال وارد ہوتا تو مین اسکے نزدیک ہوتا اور اسکا مالک ہوتا اور اپنے وجود سے نکلجاتا
اور بے اختیار دور رہتا اور جب وہ حال میرے سے دور ہوتا تو جب جاگتا تھا وہان سے بہت دور پاتا اور ایکبار
بغداد کے ویرانے مین مجھپر حال وارد ہوا اور ایک ساعت تک وہ حال رہا بے اختیاری کے عالم مین دوڑنے لگا
جب وہ حال موقوف ہوا دیکھتا ہون کہ مین ششتر مین ہون بغداد اور ششتر مین بارہ روز کا فاصلہ
ہی اس سے مجھے بہت تفکر ہوا یکایک دیکھا کہ ایک عورت کہتی ہی تو اس سے کیا تعجب کرتا ہی عبدالقادر بہجۃ
لواقح الانوار کی کتاب مین نقل کیا ہی کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ابتدا مین
جب میرے پر حال آتا تو مین بیہوش ہوتا اور زندگی کے کچھ علامات میرے مین معلوم نہین ہوتے لوگ تجہیز و
تکفین کا تہیہ کرتے اور غسل کے واسطے تختے پر ڈالتے پھر مین ہوش مین آتا دوسری جدول حضرت کی
عبادت مین روایت ہی شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ سے کہے کہ اپنے شیخ محی الدین
عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی چالیس سال خدمت کیا حضرت کا حال ایسا تھا عشا کے وضو سے صبح کی
نماز پڑھتے اور جب حدث ہوتا تو اسی وقت تازی وضو کرتے اور دوگانہ نماز پڑھتے اور عشا کی نماز
کے بعد خلوت مین بیٹھتے اسوقت کوئی حضرت پاس نہین جاتا اور حضرت بھی باہر تشریف نہین لاتے
مگر صبح صادق طلوع ہونے کے وقت نکلتے اور بارہا خلیفہ حضرت کے ملاقات واسطے شب کو آیا ہی لیکن ملاقات
صبح تک میسر نہوئی اور مین بارہا شب کو حضرت پاس رہا ہون حضرت اول شب مین تھوڑی نماز
پڑھکر سینہ ذکر کرتے اَلْمُحِیْطُ الرَّبُّ الشَّهِیْدُ الْحَسِیْبُ الْفَعَّالُ الْخَلَّاقُ الْخَالِقُ

اَلْبَارِیُ الْمُصَوِّرُ یہان تک کہ ثلث شب گذرتی اور اس ذکر کے وقت حضرت کا جثہ کبھی چھوٹا ہوتا اور کبھی موٹا اور کبھی ہوا مین اُڑتے تا کہ میرے نظر سے غائب ہوتے من بعد نماز مین کھڑے رہکر قرآن شریف پڑہتے تا کہ دوسری ثلث شب گذرتی اور سجدہ مین بہت درنگ کرتے بعد نماز تمام کئے کے مراقبے اور مشاہدے مین بیٹھتے تا کہ صبح صادق طلوع ہوتا پھر دعا مانگتے اور زاری اور فروتنی کرتے اُسوقت ایک نور جسکی روشنائی سے آنکھ خیرہ ہوتے حضرت کو ڈہانپ لیتا تا کہ میرے نظر سے غیب ہوتے اور حضرت کے نزدیک آواز سلام علیکم کا سنے آتا اور حضرت سلام کا جواب فرماتے من بعد صبح کی نماز واسطے باہر تشریف لاتے **روایت** ہی خضر بن عبداللہ حسینی موصلی سے کہے کہ اپنے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت تیرا سال کیا اتنے دنون مین کبھی حضرت کو تھوکتے ہوے یا ناک جھڑکتے ہوے یا حضرت کے بدن پر مکھی بیٹھی ہوئی نہین دیکھا اور کسی امیر کی تعظیم واسطے کھڑے ہوتے ہوے یا امیرون کے دروازے پر آتے ہوے یا اُنھون کے فرش پر بیٹھتے ہوے یا اُنھون کے یہان کھانا کھائے ہوے کبھی نہین دیکھا مگر ایکبار دعوتکو تشریف فرمائے ہین اور حضرت بادشاہون کی ہمنشینی اور انکے مقرب ہونا عقوبت معجلہ سمجھتے تھے اور جب خلیفہ یا وزیر اور کوئی امیر حضرت کے مجلس مین حاضر ہونیکا قصد کرتا اور حضرت باہر بیٹھے رہتے تو اُٹھکے محل مین تشریف فرماتے تا اُنھونکی تعظیم واسطے اُٹھنا نہووے اور وہ آئے بعد باہر تشریف لاتے اور اُنھون کے ساتھ بات بہت سخت فرماتے اور اُنھونکو نصیحت کرنے مین بہت مبالغہ فرماتے وہ لوگ حضرت کے ہاتھون کو بوسے دیتے اور حضرت کے روبرو بہت عاجزی اور تواضع سے بیٹھتے اور جب حضرت خلیفے کو کسی چیز کے لئے لکھتے تو ایسا لکھتے عبدالقادر تجھے اس چیز کا امر کرتا ہی اس کا حکم تیرے پر نافذ ہی اور اُسکی اطاعت تیرے پر واجب ہی اور وہ تیرا پیشوا اور دلیل ہی جب حضرت کا رقعہ خلیفے پاس جاتا تو اسکی تین بوسہ دیتا اور کہتا کہ شیخ عبدالقادر راست فرمائے **تیسری جدول** حضرت کے طریقے

بیان مین روایت ہی شیخ بقا ابن بطو رحمۃ اللہ علیہ سے کہے کہ طریقہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا
یہہ تھا کہ قول اور فعل اور نفس اور دل متفق تھا اور حضرت اخلاص اور تسلیم کے ساتھہ ملے ہوے تھے
اور حضرت کا حکم ہر قدم اور ہر لحظہ اور ہر دم اور ہر وارد اور ہر حال قرآن و حدیث کے موافق تھا اور
حضرت خدا تعالی کے سات ایسا ثابت تھے جیسا رتبے بڑے منین تھے روایت ہی شیخ ابی سعید قیلوی
سے کہتے تھے قوت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدا کے ساتھہ خدا کے واسطے تھی حضرت کے آگے قوت
بزرگون کی ضعیف ہوتی تھی اور حضرت خدا تعالی کے حکمونکو مضبوط پکڑنے کے سبب آگے کے بہت اولیا
پر سبقت لیگئے تھے اور بسبب حضرت کی تدقیق کے مقامونکی تحقیق مین اللہ تعالی حضرت کو بلند مقام
کیا تھا روایت ہی شیخ ابی الفرج عبد الرحیم سے کہے کہ اپنے بغداد کو آکے شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کے نزدیک حاضر ہوا پھر مین حضرت کا حال اور فراغ دل اور خلوص دیکھہ کے حیران ہوا
جب مین ام عبیدہ کو پھر کے آیا اور شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت کا احوال بیان کیا شیخ احمد نے
کہے ای رے کے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے سا کسکو قوت ہی اور حضرت کے مقام کو کون پہنچ سکتا ہی
روایت ہی شیخ ابو الحسن علی قرشی سے کہتے تھے کہ اگر تم دیکھتے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ
کو تو البتہ دیکھتے ایسے شخص کو جو انھونکی قوت راہ مین خدا تعالی کے تمام اہل طریقت پر فایق ہوئی تھی
اور حضرت کی طریق وصفت مین اور حکم مین اور حال مین سب توحید تھی اور حضرت کی تحقیق ظاہر
اور باطن مین شرع تھی اور حضرت کا دل عالم سے فارغ تھا اور انھون کی نظر مین ہستی کچھہ وجود
نہین رکھتی تھی اور ہمیشہ پروردگار کے مشاہدے مین ایسے تھے جو انسمین کچھہ شک نہین ہوتا ہی اور اس بھید
مین کوئی مقابلہ نہین کر سکتے تھے اور دل ایسا تھا جو اسپر کوئی فایق نہین ہو سکتا اور حضرت ملکوت
اکبر کو اپنے پیچھے کئے تھے اور ملک اعظم کو اپنے پانون کے نیچے روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد بن قائد اوانی
سے کہے کہ مینے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضرت کا کام کس چیز سے ثابت ہوا

حضرت فرماتے راستی کے سبب سے جو تھہ مین کبھی نہ کہا حتی لڑکائی مین بعد فرماتے مین بچپن مین عرفہ
کے روز مین کے پیچھے دوڑتا تھا بیل میری طرف پھر کے کہا ای عبدالقادر تو میرے پکڑنے واسطے نہیں پیدا
ہوا اور اس سے مامور نہین ہوا پھر مین دہشت سے گھر کو آیا اور دہانے پر چڑھا دیکھتا ہون لوگ حج کے
لئے عرفات مین کھڑے ہین پھر اپنی والدہ کے پاس آکے کہا مجھے خدای عزوجل کے واسطے بخشو اور
بغداد کو جانے کا اذن دیؤ تا مین علم حاصل کرون اور صلحا کی ملاقات کرون والدہ اسکا سبب
پوچھے مین سب بیان کیا انھون نے روئے اور اُٹھہ کے اَسّی دینار رکھ دئیے جو میرے والد کا ترکہ تھا نکال کے
چالیس دینار میرے بھائی کے واسطے رکھے اور چالیس دینار میرے دلق مین بغل کے نیچے رکھہ کے سئے اور سفر کی اجازت
دئے اور میرے سے عہد لئے کہ کسی حالت مین جھوٹھہ نہ کہے اور میری رخصت کے لئے گھر کے باہر آئے اور
کہے ای لڑکے جا مین نکلی تیرے حق سے خدای عزوجل کے واسطے اور یہہ چہرہ قیامت تک نہ دیکھونگی
پھر مین ایک چھوٹے قافلے کے ساتھہ بغداد کے قصد سے نکلا جب ہم ہمدان سے گذر کے ترتنک کے
سرزمین پر پہنچے یکایک سات سوار ایک پشتے سے نکلے ہمارے پر دوڑے اور قافلے کو گھیر کے لوٹ لئے اور
میرے سے کوئی متعرض نہ ہوا مگر ایک شخص میرے سے پوچھا ای فقیر تجھہ پاس بھی کچھہ ہی تو مین کہا چالیس دینار
ہین کہا کس جگہہ ہی مین کہا بغل کے نیچے دلق مین سئے ہوئے ہین اُسنے سمجھا مین مسخری کرتا ہون پھر مجھے چھوڑ کے
چلے گیا تو ایک دوسرا گذرا اور جیسا اول کا پوچھا تھا ویسا ہی پوچھا اُسکو بھی مین وہی جواب دیا وہ بھی چلے گیا
غرض سب اپنے سردار کے نزدیک جمع ہوے اور وہ دونون میرا احوال ذکر کئے سردار مجھے لانیکا حکم کیا پھر
مجھے اُسکے روبرو لیگئے دیکھا تو سب پشتے پر بیٹھکے مال کی تقسیم کر رہے ہین انکا سردار مجھے پوچھا تیرے ساتھ
کچھہ ہی تو مین چالیس دینار کی خبر دیا اُس نے حکم کیا تا میرا دلق چیرین پھر چالیس دینار پائے سردار انھونکا
کہا کیا واسطے تو اسکا اقرار کیا مین نے کہا میری والدہ سا کچھہ بات کہنے پر عہد لئی ہی مین اُس عہد
مین خیانت نکرونگا قطاع الطریق کا سردار روکے کہا تو تیری والدہ کے عہد مین خیانت نہین کرتا ہی

اور ہم اتنے سال اپنے پروردگار کے عہد مین خیانت کرتے ہین پھر ان سنے میرے ہاتھ پر توبہ کیا اسکے
یاران کہے راہ زنی مین تو ہمارا پیشوا تھا اب توبے مین بھی ہمارا پیشوا رہیگا پھر وہ تمام میرے
ہاتھ پر توبہ کئے اور اُس قافلے کا اسباب پھیر دئے اور وہ اول لوگ تھے جو میرے ہاتھ پر توبہ کئے روایت
ہی فقیہ ابی الفضل احمد بن صالح بن شافع جیلی سے کہے کہ ایکبار مدرسۂ نظامیہ مین فقہا اور فقرا سب جمع
تھے اور حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ قضا و قدر کے مقدمے مین سخن فرماتے تھے یکایک سانپ اوپر سے
حضرت کے گود ہے مین گرا حاضران مجلس سب بھاگے سوائے حضرت کے کوئی نہ رہا پھر وہ سانپ حضرت
کے جامے مین گیا اور حضرت کے بدن پر پھر کے گریبان سے نکلا اور حضرت کی گردن پر پیچ کھایا حضرت
اپنا سخن موقوف نکئے اور حضرت کی نشست مین کچھ تغیر نہ آیا پھر وہ سانپ زمین پر اُتر کے حضرت
کے روبرو دُم پر کھڑے رہا اور ایک آواز کیا حضرت بھی اُسکے ساتھ ایک آواز کئے جو ہم نہین سمجھے
پھر وہ سانپ چلے گیا بعد سب لوگ جمع ہوے اور سانپ کی بات سے اور حضرت کے جواب سے پوچھے
حضرت فرمائے سانپ مجھے کہا مین بہت اولیا کو آزمایا لیکن تیرے سا کسیکو ثابت نہ دیکھا میں نے
اُسکو کہا جب تو میرے پر گرا مین کلام قضا و قدر مین کرتا تھا اور تو نہین مگر ایک کیڑا کہ تجھکو قضا و قدر
حرکت دیتی ہی اور ساکن کرتی سو مین چاہا اپنا فعل اپنی بات کے مخالف نہ ہووے روایت ہے
شیخ ابی بکر عبدالرزاق سے کہے کہ میرے والد شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے
کہ اپنے ایکشب جامع مسجد منصور مین نماز پڑہتا تھا کسی چیز کے چلنے کا آواز بوریئے پر آیا دیکھتا ہون
تو ایک بڑا سانپ منہہ کھول کے سجدے کی جا گار کھا ہی مین سجدے کے وقت اُسکو ہاتھ سے سرکا کے
سجدہ کیا جب تشہد واسطے بیٹھا سانپ میرے پانون پر چڑہا اور گردن پر آکے پیچ کھایا جب نماز سے
فراغت پاکے سلام پھیرا تو اسکو نہ دیکھا جب صبح ہوئی مین مسجد کے باہر وہان ویرانے مین ایک
شخص کو دیکھا کہ دونون انکھ اُسکے دراز اور پھاٹے ہوے ہین مین سمجھا وہ جن ہی مجھے دیکھکے کہا

مین وہی سانپ ہون جو تو نے مجھے شب کو دیکھا تھا اور مین جیسا تجھے آزمایا ویسا ہی بہت اولیا
کو آزمایا لیکن تیرے سا کسیکو ثابت نہ دیکھا بعضے ظاہر و باطن مین مضطرب ہوئے اور بعضے باطن
مین مضطرب ہوئے اور ظاہر مین ثابت رہے تجھے دیکھا نہ ظاہر مین مضطرب ہوا نہ باطن مین پھر وہ
جن مجھے کہا اپنے سے توبہ لیو پھر مین اس سے توبہ لیا لکھا ہی شیخ عبد اللہ بن حسین جبائی کہ
شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب اپنے کو بچا پیدا ہوتا اُسکو اپنے ہاتھون مین
لیکر کہتا آخر یہ مریگا پھر اسکو اپنے دل سے نکال ڈالتا جب وہ مرتا اُسکی موت کا مجھے غم ہوتا
کیونکہ مین اسکو اول ہی اپنے دلسے نکالا تھا راوی کہتا ہی جب حضرت کا لڑکا یا لڑکی وعظ کے روز
مرتے تو حضرت وعظ کی مجلس موقوف نکرتے اور معمول کے موافق کرسی پر وعظ فرماتے اور غسال
مُردے کو غسل دیکے جنازہ حضرت کی مجلس مین لاتا حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کرسی سے
اُترکے جنازے کی نماز پڑھتے اور دفن کا حکم کرتے روایت ہی حافظ ابی محمد بن اخضر حافظ سے
کہے کہ مین عین ہنگام مین گرمے کے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے نزدیک آیا یون حضرت
کے بدن پر ایک پیراہن رہتی اور سر پر تاج رہتا اور حضرت کے جسد شریف سے عرق جاری رہتا
اور خادم پنکھا کرتا رہتا جیسا شدت گرمے مین کرتے ہین روایت ہی شیخ ضیاء الدین ابا نصر
موسی رحمۃ اللہ علیہ سے فرزند محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے کہے کہ اپنے والد شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایکبار سیاحت کرتا ہوا جنگل مین آیا وہان کئے دن پانی نہ ملا مین بہت
پیاسا ہوا دیکھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا میرے پر سایہ کرکے تھوڑا مینھہ شبنم کے سا برسا کہ اس سے میری
تشنگی رفع ہوئی پھر مین ایک نور دیکھا جس سے افق روشن ہوا اور اسمین ایک صورت نظر آئی مجھے دیکھ
کے کہی ای عبد القادر مین تیرا پروردگار ہون سب حرام چیزون کو تیرے پر حلال کیا ہون مین یہہ
آواز سنتے ہی کہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ای لعین تو خار ہوگا کا تک وہ نور

سیاہ ہوا اور وہ صورت دھوان ہوی اور مجھے کہا ای عبدالقادر تو بسبب مطلع ہونے اپنے پروردگار کے احکام پر اور اپنے منازلات کے احکام کو جاننے کے باعث میرے ہات سے نجات پایا اور مین اوسی واقعہ سے ستر اولیا کو اہل طریق سے گمراہ کیا ہون مین کہا یہہ پروردگار کا فضل و احسان ہی راوی کہا مین حضرت سے پوچھا آپ وہ شیطان ہی کرکے کیسا سمجھے حضرت فرمائے اوسنے جو کہا سب حرام چیزون تیرے پر حلال کیا ہون اس بات سے مین سمجھا کہ وہ شیطان ہی چوتھی نہر اولیا حضرت کے آنے کی بشارت دئے اور حضرت کی تنا کئے سو بیان ہین اس نہر مین تین جدول ہین پہلی جدول اولیا حضرت کے تولد کے پیش از بشارت دئے سو بیان ہین امام محمد زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب روضۃ النواظر فی مناقب الشیخ عبدالقادر کے پانچوین باب مین لکھا ہی کہ تاریخ والون نے لکھے ہین کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے وقت سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ظاہر ہوے تک کوئی شخص مجلس مین یا سجادہ پر نہین بیٹھا مگر محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوگے کرکے بشارت اور انہون اپنے زمانیکے قطب ہوے گے کرکے خبر دیا اور اسی کتاب کے چھٹے باب مین ایک عربی قصیدہ اس بشارت مین لکھا ہی روایت ہی شیخ ابی محمد شنبکی بطائحی حمادی سے کہے کہ ایکروز شیخ ابی بکر بن ہرار رحمۃ اللہ علیہ کے مجلس مین اولیا کا احوال ذکر ہوتا تھا شیخ ابوبکر بن ہرار رحمۃ اللہ علیہ فرمائے کہ عنقریب عراق مین اکرم و عجمی بلند منزلت خدا تعالی کے پاس اور بلند منزلت آدمیان کے پاس ظاہر ہوگا اسکا نام عبدالقادر ہوگا رہیگا بغداد مین اور کہیگا قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ اور اس عصر کے اولیا اسکی اطاعت کرینگے اور وہ اپنے زمانیکا فرد ہوگا روایت ہی شیخ ابی محمد شنبکی سے کہے کہ شیخ ابی بکر بن ہرار فرمائے عراق کے اوتاد آٹھ ہین ایک معروف کرخی دوسرے احمد بن حنبل تیسرے بشر حافی چوتھے منصور بن عمار پانچوین جنید بغدادی چھٹے سری سقطی ساتوین سہل بن عبداللہ تستری آٹھوین عبدالقادر جیلانی ہین کہا عبدالقادر کون ہی فرمائے اکرم ہی عجمی سادات سے رہیگا بغداد مین اسکا ظہور پانچوین

صدی مین ہین صدیقان اور اوتاد اور وکہ جو دنیا کے اعیان اور زمانے کے قطب ہین انھون
مین وہ یکا ہی روایت ہی شیخ ابی محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ سے کہی ہمارے پیر شیخ ابوبکر بن ہوارا
ذکر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا کرتے اور کہتے عنقریب انھون عراق مین پانچوین صدی کے وسط مین
ظاہر ہوگے اور محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے بزرگیان کرتے اور مین اسوقت جتنا سنا تھا اُس سے زیادہ نہین
جانتا تھا بعد میرے اولیا کے مقامات کا کشف ہوا تو پایا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ انھون کے سردار
ہین اور اقطاب کے مراتب کا کشف ہوا تو پایا حضرت کو کہ انھون کے سردار ہین اور مقربین کے
مراتب کا کشف ہوا تو پایا حضرت کو بلند مرتبے ہین اور مکاشفین کے اطوار کا کشف ہوا تو پایا حضرت
کو سب سے بزرگتر ہین اور خدا تعالی انھونکو عنقریب ایسا ظاہر کریگا جو ظاہر نہین ہوتے ہین ویسا
مگر صدیقان خدا تعالی کو جاننے والے اور انھون افعال و اقوال مین سب کے مقتدا ہوگے اور عنقریب
خدا تعالی اُنھون کے مدد سے بہتون کو بلند مرتبہ کریگا اور وہ ایسے ہین خدا تعالی قیامت مین
تمام اُمتون پر مباہات کریگا روایت ہی شیخ ابی یعقوب یوسف بن ایوب بن حسن بن شعیب
ہمدانی بوزنجردی سے کہی شیخ ابی احمد عبداللہ بن موسی خولی ملقب بہ جنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے
عنقریب سنہ ۴۶۴ چارسو چوسٹ ہجری ملک عجم مین ایک لڑکا پیدا ہوگا اسکا بڑا ظہور ہوگا اور تمام
عالم پاس مقبول رہیگا اور کہیگا قَدَمِی ہٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ اور اسوقت کے
تمام اولیا اسکے قدم کے نیچے آئینگے اور اُسکے باعث زمانہ مشرف ہوگا اور جسنے اُسکو دیکھیگا تو نفع
پاویگا دوسری جدول اولیا جو حضرت کے ظاہر ہونیکے پیش از بشارت دئیے اُنکے بیان مین روایت
ہی شیخ ابی الحسن عبداللطیف بن شیخ ابی البرکات اسمعیل بن احمد نیشاپوری سے کہی کہ شیخ عزاز
بن مستودع بطایحی رحمۃ اللہ علیہ سنہ چارسو ستیاسی ہجری مین کہتے تھے کہ بغداد مین ایک
جوان عجم کا سادات سے آیا ہی اُسکا نام عبدالقادر ہی عنقریب روشن ہوگا سب کے مقامات

مین اور ظاہر ہوگا بڑی کرامت کے ساتھ عزت کے حال سے اور روشن ہوگا محبت الٰہی کے ساتھ بلند
ہوگا تمام جہان اور جو کچھ اسمین ہی بڑے چھوٹے سب اسیر سپرد ہوگے اور تمکین مین اسکو
ایک مضبوط قدم ہی اسکے سبب قدم سے سب پر مقدم ہوا اور حقایق مین اسکو ید بیضا ہی بسبب اسکے
ازل مین امتیاز پایا ہی اور اسکو حضرت حق پاس قدس کے مقام مین زبان ہی اور وہ ان مرتبے والیون
مین ہی کہ بہت اولیا اس مرتبے کو نہین پائے ہین روایت ہی ایک مرید شیخ منصور بطایحی رحمة
اللہ علیہ نے کہا کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی جوانی کے ایام مین ذکر انکا ہمارے پیر شیخ منصور
بطایحی کے نزدیک آیا شیخ کہے عنقریب ایک زمانہ آویگا کہ سب کو احتیاج ہوگی طرف شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ کے اور عارفان مین وہ بلند مرتبہ ہوگا اور وہ اپنے وفات کے وقت خدا تعالی کے پاس اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دوست ترین اہل زمین ہوگا تمھارے سے جو کوئی اسوقت کو
پائیگا تو لازم ہی اسکی حرمت کرے اور اسکے امر کی تعظیم کرے روایت ہی شیخ علی بن ہیتی عراقی
زریرانی اور شیخ بقا بن بطو عراقی نہر ملکی اور شیخ ابی محمد عبد الرحمن طفسونجی رحمة اللہ علیہم سے کہتے تھے کہ
شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ جوانی کے ایام مین تاج العارفین کے ملاقات واسطے قلمینیہ مین آتے
تاج العارفین حضرت کو دیکھ کے اٹھ کھڑے رہتے اور حاضران مجلس کو فرماتے خدا کے ولی کے واسطے اٹھو
اور کبھی چند قدم استقبال کرتے اور جو شخص کھڑے نہین رہتا تو اسکو تقید کرتے اور کہتے خدا کے ولی کے
واسطے کھڑے رہو جب یہ سخن تاج العارفین سے مگر سُنے بعضے مریدون نے اسکا سبب پوچھے شیخ فرمائے
ایکوقت آویگا سب عام وخاص اس جوان کے محتاج ہونگے گویا مین اسکو دیکھتا ہون بغداد مین حاضران مجلس
کو کہتا ہی قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی للہ اور اس سخن مین وہ حق پر ہی جھکے گے اسکے واسطے
اسوقت کے اولیا اپنے گردنون کو کیونکہ وہ انھونکا قطب ہی اور تمھارے مین جو کوئی اسوقت کو پاوے تو
ضرور ہے کہ لازم کرے اپنے پر اسکی خدمت روایت ہی شیخ ابو سعید [illegible] عطار اور شیخ [illegible]

اور شیخ عمر بزاز اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ماجد کردی سے کہے کہ ایک روز شیخ تاج العارفین کرسی پر
سخن فرماتے تھے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ اس مجلس مین آئے اور حضرت اسوقت جوان تھے اور بغداد
مین تازہ آئے تھے تاج العارفین اپنا سخن موقوف کئے اور حضرت کو مجلس سے نکالو کرکے
حکم کئے مریدان حضرت کو مجلس سے نکالے اور تاج العارفین سخن مین مشغول ہوے پھر حضرت تشریف لائے
اور شیخ تاج العارفین حضرت کو نکالنے کا حکم کئے اور حضرت کو نکالے تیسرے مرتبہ حضرت پھر آئے
تاج العارفین کرسی سے اترے اور حضرت کا معانقہ کئے اور دونون آنکھونکے بیچ مین بوسہ دئے اور اہل مجلس کو
کہے ای اہل بغداد خدا کے ولی کے واسطے کھڑے رہو اور مین اسکے نکالنے کا حکم اہانت کی راہ سے نہین کیا
بلکہ تم اسکی عزت و مرتبہ جانے عزت معبود کی قسم اسکے سر پر خدا کا نور ہی گذرے ہین اسکے جوتیان
از مشرق تا بمغرب من بعد کہے ای عبدالقادر اب وقت ہمارا ہی عنقریب تیرا وقت آویگا
ای عبدالقادر ہر مرغ بانگ دیکے خاموش ہوتا ہی تیرا مرغ قیامت تک بانگ دیتا رہیگا اور حضرت
کو اپنا ایک مصلّی پیراہن تسبیح پیالہ عصا دئے لوگ حضرت کو کہے تاج العارفین کی بیعت کرو تاج العارفین
کہے اسکی پیشانی پر داعی مخرمی کا نام ہی جب مجلس تمام ہوی تاج العارفین کرسی سے اترکے نیچے کے پائے پر
بیٹھے اور اپنے ایک ہاتھ سے حضرت کا ہاتھ پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اپنی داڑھی پکڑکے کہے ای عبدالقادر
تیرا ایک وقت ہی جب وہ وقت آویگا تو اس بوڑھے کو یاد کر شیخ عمر بزاز کہتے مین تاج العارفین
کی تسبیح محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے پاس تھی جب اسکو زمین پر رکھتے تو دانے اسکے خود بخود پھرتے
حضرت کے وفات کے وقت از از بندکو بندی ہوی تھی سو اسکو شیخ علی بن ہیتی لئے انکے وفات کے بعد
اسکو شیخ محمد بن قائد اوانی لئے اور پیالہ جو تاج العارفین حضرت کو دئے تھے سو حضرت کے وفات کے
بعد جو کوئی چھیتا تو اسکا ہاتھ کانپتا روایت ہی شیخ ابی محمد مظفر باذرائی سے کہے کہ ایک روز مین
تاج العارفین کے پاس انکے زاویہ مین تھا جو قلمینیہ مین ہی شیخ مجھے کہے ای مظفر دروازہ بندکر اور ایک جوان

بچہ کے داخل ہونیکا قصد کرے تو اُسکو منع کرین دروازہ بند کرنے واسطے اٹھا یکایک شیخ عبد القادر بھی
آئے اُسوقت حضرت جوان تھے اور داخل ہونیکا قصد کرے مین شیخ سے حضرت کے آنے واسطے
اذن چاہا شیخ اذن نہ دئے اور مین تاج العارفین کو دیکھا تو خانقاہ مین بہت ہی اضطراب سے
پھرتے ہین بعد حضرت کو اذن دئے بعد حضرت کو دیکھتے ہی چند قدم استقبال کرکے معانقہ کرے
اور کہے ای عبد القادر عزت معبود کی قسم مین تجھے انکار کی راہ سے منع نہین کیا بلکہ خوف سے منع
کیا تھا لیکن جب مجھے یقین ہوا کہ تو میرے سے نہ لیگا بلکہ مجھے عطا کریگا پھر مین بے فکر ہوا روایت
ہی شیخ بکر بن قاسم حریمی سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ جوانی کے ایام مین ایکبار شیخ حماد دباس
پاس آئے شیخ حماد حضرت کو دیکھ کے کہے مین دیکھتا ہون اسکے سرپر دو علم ولایت کے کھڑے ہوئے ہین
بہموت اسفل سے ملکوت اعلیٰ تک اور ملکوت کے نقیبان آسمان مین اسکو صدیقان کے لقب سے
پکارتے ہین روایت ہی شیخ ابی النجیب عبد القاہر سہروردی سے کہے کہ سنہ پانسو تین ہجری
مین مین شیخ حماد دباس قدس سرہ پاس تھا اُن ایام مین شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ بھی اُن
کی صحبت مین تھے ایکروز شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ شیخ حماد کے روبرو بہت ہی ادب سے بیٹھ کے گئے
شیخ حماد کہے اس عجمی کو ایک قدم ہی اپنے وقت مین تمام اولیا کے گردنون پر بلند ہوگا اور مامور ہوگا
کہنے سے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے اسوقت کے تمام اولیا اپنے گردنون کو رکھینگے
روایت ہی شیخ عدی بن مسافر اور شیخ ابی عمران موسی بن ماہین زولی سے کہے کہ سنے شیخ عقیل
منبجی سے پوچھا کہ اب قطب الوقت کون ہی کہے قطب اسوقت کا مکہ معظمہ مین مخفی ہی سوا اولیا
کے اسکو کوئی نہین جانتا اور یہان یعنے عراق مین عنقریب ایک جوان سادات سے ظاہر
ہوگا بغداد مین لوگونکو علانیہ وعظ کہیگا اور اسکے کرامتان خاص و عام جانینگے اور وہ اپنے وقت
کا قطب ہوگا کہیگا قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اولیا اسکے واسطے اپنے گردنان رکھینگے

مین اگر اُسکے زمانے مین ہوتا تو البتہ میرا سر رکھتا اور اُسکے کرامتان کی جسنے تصدیق کریگا تو اللہ تعالی اسکو
اس سے نفع دیگا **روایت** ہی شیخ ابی سلیمان داؤد بن یوسف بن علی بن محمد منبجی شافعی سے کہے
کہ کسونے ایک روز شیخ علی منبجی کو کہا ایک جوان عجمی سادات سے اُسکا عبد القادر نام ہی
بغداد مین بہت شہرہ ہوا ہی شیخ عقیل کہے کہ اُسکا شہرہ آسمان مین زمین سے زیادہ ہی اور وہ
جوان بہت بلند مرتبہ ہی عالم ملکوت مین اُسکو باز اشہب کرکے پکارتے ہین وہ عنقریب فرد وقت ہوگا
اور تمام کاروبار اسکے طرف رجوع ہوگے اور تمام احکام اُسکے حکم سے صادر ہوگے **راوی** کہتا ہی
کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا لقب باز اشہب کرکے شام مین اول شیخ عقیل ہی خبر دئے لکھا ہی
عبد اللہ ابی الحسین جبائی کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ فرمائے ایکبار ہمدان والون سے
بغداد کو ایک بزرک آئے نام انکا یوسف ہمدانی تھا لوگ کہتے تھے وہ قطب ہین رباط مین اُترے تھے
مین اُنھون کے آنیکی خبر سُنکے رباط کو آیا تو اُنھونکو نپایا لوگون سے پوچھا شیخ کہان ہین کہے شیخ
ہی پھر مین تہ خانے مین گیا مجھے دیکھکے تعظیم دئے اور کرسی پر مجھے بٹھائے اور میرے تمام احوال کی
مجھے خبر دئے اور میرے تمام مشکلات کو حل کئے بعد کہے ای عبد القادر لوگونکو وعظ کہہ مین کہا مین عجمی ہون
فصحای عرب کو بغداد مین کسطرح وعظ کہون شیخ فرمائے تو یاد کیا ہی فقہ اور اصول اور خلاف اور
نحو اور لغت اور تفسیر قرآن اب تجھے لیاقت ہی لوگونکو وعظ کرنیکی مین دیکھتا ہون تیرے مین
ایک موتر کا عنقریب وہ درخت ہوگا **روایت** ہی شیخ ابی بکر بن عبد الحمید شیبانی سنجاری اور شیخ قیس
بن یونس سامی رحمۃ اللہ علیہما سے کہے ایکروز فقرا کی ایک جماعت شیخ علی بن وہب سنجاری قدس سرہ
کے پاس آئی شیخ کہے کہان سے آتے ہو کہے عجم سے شیخ فرمائے کونسا عجم فقرا کہے جیلان شیخ کہے
خدا تعالی وجود کو روشن کیا ہی بسبب ظاہر ہونے ایک مرد کے تمہارے سے وہ خدا تعالی کا بہت
مقرب ہی نام اسکا عبد القادر ہی اسکا ظہور عراق مین ہوگا کہیگا قدمی ہذہ علی رقبۃ کل

ولی اللہ اسوقت کے اولیا اسکی بزرگی کا اقرار کرگئے **روایت** ہی ابی سعید عبداللہ بن محمد منۃ اللہ
بن علی بن مطہر بن ابی عصرون تمیمی شافعی سے کہے کہ مین اپنی جوانی مین بغداد کو طالب العلمی واسطے
آیا اور مدرسہ نظامیہ مین ابن سقا میرا ہم سبق تھا ہم عبادت بہت کرتے اور اکثر صلحا کی ملاقات
کو جاتے اسوقت بغداد مین غوث کرکے ایک بزرگ مشہور تھے لوگ کہتے تھے وہ کبھی دستے ہین
اور کبھی انکھ سے غایب ہوتے ہین پھر مین اور ابن سقا انکی ملاقات واسطے چلے اس ایام مین شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ بھی جوان تھے غوث کی ملاقات واسطے ہمارے ہمراہ ہوئے اثنائے راہ مین ابن سقا کہا مین
غوث سے ایک ایسا سوال کرونگا کہ جواب دے سکے نہین کہا غوث سے سوال کرونگا دیکھونگا کہ کیا جواب
دیتے ہین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرمائے معاذاللہ مین انھون سے نہ سوال کرونگا نہ جواب چاہونگا
بلکہ انھون کے برکات کا منتظر رہونگا جب ہم انھون کے مکان کو پہنچے غوث کو نپائے پھر تھوڑے وقت
کے بعد دیکھتے ہین تو غوث ہمارے بیچ مین بیٹھے ہوے ہین غوث نے ابن سقا کے طرف غصے سے دیکھکے
کہے ای ابن سقا افسوس تو مجھ سے ایسا سوال کرتا ہی جو مین اسکا جواب جانون تیرا سوال یہہ
اور اسکا جواب یہہ اور مین دیکھتا ہون کفر کی آتش تیرے پر شعلہ مارتی ہی بعد میرے طرف دیکھکے کہے ای
عبداللہ تو مجھ سے سوال کرکے منتظر رہتا ہی کہ مین کیا جواب دیتا ہون سوال تیرا یہہ جواب اسکا یہہ تیری
بے ادبی کے لئے تجھے دنیا کان تک پکڑی ہی پھر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے طرف دیکھکے حضرت کو
اپنے نزدیک بلائے اور کہے ای عبدالقادر تو ادب کرنے کے لئے خدا کو اور اسکے رسول کو راضی کیا مین تجھے
دیکھتا ہون بغداد مین کرسی پر علانیہ وعظ کہتا ہی اور فرماتا ہی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ
اور دیکھتا ہون تیرے وقت کے اولیا کو اپنے گردنون کو تیری تعظیم واسطے جھکائے ہین یہہ کہکے فی الفور
غوث ہماری نظر سے غائب ہوئے بعد چند روز کے غوث کے فرمائے کے بموجب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
مین قرب الہی کے علامتان ظاہر ہوئے اور تمام خواص و عوام حضرت پاس جمع ہوئے اور حضرت فرمائے

قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله اور اولیا انکے فضل کا اقرار کئے اور ابن سقا شرعی علوم
حاصل کیا اور علم اکثر زمانے کے عالمون پر فایق ہوا اور مشہور ہوا کسی علم مین کوئی اسکا مقابلہ نہین
کر سکتا ہی اور ابن سقا بہت فصیح بلیغ وجیہ تھا خلیفہ اسکو اپنا مصاحب کیا اور پادشاہ روم کے نزدیک
اسکو ایلچی کرکے بھیجا پادشاہ روم اسکا علم و فصاحت دیکھ کر بہت متعجب ہوا اور نصاریٰ کے عالمان اور
قسیسان کو اُسکے مباحثہ واسطے جمع کیا ابن سقا مباحثہ مین سب پر غالب آیا پادشاہ روم کے نزدیک
بہت معظم ہو گئے تے روز کے بعد ابن سقا پادشاہ کی بیتی پر جو بہت خوبصورت تھی عاشق ہو کے شادی
کرنا چاہا روم کا پادشاہ نصرانی تھا یہہ بات قبول نکیا تا ایکہ نصرانی ہووے پھر ابن سقا نصرانی ہو کے پادشاہ
روم کی بیتی شادی کیا اور سخن غوث کا یاد کیا اور جانا کہ یہہ اُنھون کے سبب سے ہی راوی کہتا ہی مین دمشق کو
پھر آیا اور سلطان نور الدین شہید مجھے بلا کے بہ جبر اوقاف کا داروغہ کیا اور دنیا میرے پر بہت ہوئی
اور سخن غوث کا صادق آیا تیسری جدول اولیا حضرت کے عصر کے جو ثنا کئے ہین سو بیان مین روایت
ہی شیخ ابن ابی الثنا محمود بن عثمان لعال بغدادی سے کہے کہ مین ایک روز شیخ حماد دباس رحمة الله علیه
پاس حاضر تھا شیخ عبد القادر رضی الله عنه تشریف لائے حضرت اس ایام مین جوان تھے شیخ حماد حضرت کی تعظیم واسطے
کھڑے رہے اور حضرت کی ملاقات کرکے دعا کئے خوشی ہو کے کوہ استوار اور کوہ بلند کو جو حرکت
نہین کرتا ہی اور حضرت کو اپنی بازو سے بتھائے اور حضرت سے پوچھے حدیث مین اور کلام آلہی مین کیا فرق
ہی حضرت اسکا فرق بیان کئے شیخ حماد کہے تم اپنے عصر کے عارفان کے سردار ہو روایت ہی
شیخ نجیب الدین عبد القاہر بن عبد الله سہروردی قدس سره سے کہے شیخ محی الدین عبد القادر رضی الله عنه
شیخ حماد دباس کی صحبت کے کلام عظیم کہے شیخ حماد کہے ای عبد القادر تیرا باتان عجیب کہتا ہی آیا خدا کے
مکر سے نہین درتا حضرت شیخ حماد کے سینے پر اپنی ہتھیلی رکھ کے کہے دل کے آنکھ سے دیکھو میرے ہاتھ
مین کیا لکھا ہی پس شیخ حماد قدس سره تھوڑا خاموش رہے پھر حضرت اپنا ہاتھ اُن کے سینے سے

نکالے شیخ حماد کہے کہ اسکے ہاتھہ مین لکھا ہی کہ خدا تعالی سے ستر مرتبہ عہد لیا ہی کہ اپنے سے مکر نکرے
اور کہے اب کچھہ مضایقہ نہین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ یعنے یہہ فضل ہی خدا تعالی کا دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور خدا تعالی بڑے فضل والا ہی روایت
ہی شیخ ابی حفص عمر بن حجاج صنہاجی ابی عمر سے کہے میرے مریدون سے ایک شیخ ابی یعزا مغربی پاس آیا اور
اُن سے بغداد کے سفر کی اجازت چاہا شیخ اسکو کہے تو جب بغداد کو پہنچیگا مت چھوڑ ملاقات
ایک مرد عجمی کی سادات سے اسکا نام عبد القادر ہی اور جب اُنھون سے ملاقات کریگا تو میرے طرف سے
سلام کہہ دو اور میرے واسطے دعا چاہ اور کہہ کہ اپ ابا یعزا کو اپنے دل سے فراموش نکرے من بعد شیخ ابی یعزا
فرمائے خدا کی قسم عجم مین ویسا کوئی پیدا نہوا اور نہ تو عراق مین اُسکا مثل نہ پاویگا اُنھون کے سبب سے
مشرق بزرگی کرتی ہی مغرب پر اور اُنکے نام سے اور سب سے تمام اولیا کو پوری تمیز حاصل ہی روایت
ہی شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز سے کہے کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ اکثر تعریف
شیخ عدی بن مسافر کی کرتے مین اُنھون کے دیکھنے کا بہت مشتاق ہو کے حضرت سے اذن چاہا حضرت
اذن دئے پھر مین کوہ ہکار کو آیا شیخ عدی بن مسافر اپنے زاویہ مین کھڑے ہوتھے مجھے دیکھہ کے
کہے اہلا یا عمر تو دریا کو چھوڑ کے کوئے کو آیا ای عمر اولیا کے باگون کے شیخ عبد القادر مالک اور
اور اس عصر کے محبان کے پیشرو ہین روایت ہی شیخ ابی محمد علی بن ادریس اور شیخ ابی الحسن جوسقی
اور شیخ ابی حفص عمر بریدی سے کہے کہ ہمارے پیر شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کی ملاقات کا قصد کرتے زریران سے اپنے بڑے بڑے مریدون کے ساتھہ نکلے جب بغداد
کے قریب پہنچے تو مریدونکو حکم کرتے دجلے مین غسل کرو اور آپ بھی انھون کے ساتھہ غسل کرتے
پس سب کو کہتے کہ ہم بادشاہ کے پاس جاتے ہین دلون کو اپنے پاک کرو اور خطرون بیگانہ کو
جب شہر مین داخل ہوتے تو لوگ انکی ملاقات واسطے ہجوم کرتے شیخ انھونکو کہتے شیخ عبد القادر کے

طرف رجوع کر و شیخ عبد القادر کی طرف رجوع کرو جب حضرت نے مدرسے کے دروازے پر پہنچے تو نعلین پاؤں سے نکال کے دروازے پر
کھڑے رہتے پھر حضرت فرماتے میرے پاس آؤ بھائی تو داخل ہوئے اور حضرت کے بازو سے کان بیٹھتے
حضرت فرماتے تم عراق کے شحنہ ہو کسلئے ڈرتے ہین شیخ علی عرض کرتے ای سردار میرے تم میرے پادشاہ
ہو خوف سے مجھکو امن دیو تا مین بیفکر ہون حضرت فرماتے تم کو کچھ خوف نہین روایت ہے بھی وہی
راویان سے کہے کہ ایک روز زریران مین وزیر خلیفے کا نزدیک شیخ علی بن ہیتی قدس سرہ کے بیٹھا ہوا تھا
ایک بعد قریب آکے شیخ کے کان مین کچھہ آہستہ بولکے چلے گیا شیخ علی بن ہیتی کھڑے ہوکے کمر باندھے وزیر
پوچھا یا سیدی یہہ کیون باندھتے ہین شیخ فرمائے مجھے خلیفے کا حکم آیا تو کیا کرتا ہی وزیر کہا آپ جیسا
کئے ہین مین بھی ویسا ہی کرتا ہون کمر باندھتا ہون پادشاہ کا حکم بجا لائے تک اسی حالت پر رہتا ہون
شیخ علی بن ہیتی فرمائے مجھے خلیفے کا حکم آیا ہی اُسکا حکم بجا لانا مجھے بھی ضرور ہی وزیر کہا خلیفہ کون
ہے شیخ علی فرمائے وہ شیخ عبد القادر ہین کہ اسوقت کے اولیا اور مشائخ کے خلیفے اور اس عصر مین
وجود کے پادشاہ ہین حضرت کے نزدیک سے خضر علیہ السلام کبوترون کو پانی پینے کے ذوکشدے
ہونا کرکے پیام لاتے تھے روایت ہے شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر عطار حریمی سے کہے کہ شیخ علی بن ہیتی
ایکبار شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے آئے حضرت سوتے تھے مین چاہا حضرت کو
بیدار کرون شیخ علی بن ہیتی مجھے منع کئے اور کہے واللہ واللہ واللہ مین گواہی دیونگا خدا تعالیٰ کے
نزدیک اسبات کی عیسیٰ کے حواریون مین کوئی حضرت کا مثل نتھا حضرت جب بیدار ہوئے تو فرمائے
مین محمدی ہون حواریان عیسیٰ تھے پھر حضرت معارف مین ایسا خوب کلام فرمائے کوئی شخص ویسا
نہ کہیگا روایت ہے شیخ ابی محمد علی بن ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن ادریس یعقوبی سے کہے کہ شیخ علی بن
ہیتی فرماتے تھے کہ مین ایکبار شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو بغداد مین آیا حضرت
ضحی کی نماز مدرسے کے دھابے پر پڑھتے تھے مین میدان طرف دیکھا تو رجال الغیب کی چالیس صف تھے

ہین ستر ستر آدمی کھڑے ہین ہین اُنھون سے پوچھا تم کسواسطے بیٹھے نہین وہ کہے حضرت نماز تمام کرکے جب تک
ہمکو اذن نہ دیوین تب تک ہم نہ بیٹھینگے کیونکہ اُنھون کا ہاتھ ہمارے پانون پر ہی اور اُنھون کا قدم ہمارے
گردنون پر ہی اور حکم انھون کا ہمارے پر نافذ ہی جب حضرت نماز سے فراغت پائے تو وہ لوگ حضرت کے آگے
جلدی کرکے سلام کئے اور حضرت کے پانون کو بوسے دیئے شیخ علی بن ہیتی یہہ حکایت نقل کرکے کہے جب ہم
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو گویا تمام خوبیون کو دیکھتے **روایت** ہی شیخ ابی الحسن جوسقی سے
کہے ایک روز شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرمائے اسوقت کے ہر طویلے مین میرا ایک نر ہی جو
اُسکی برابری کوئی نہین کرسکتا شیخ علی بن ہیتی فرمائے ای سردار میرے مین تمامی مریدان حضرت کے
غلام ہین **روایت** ہی شیخ ابی حفص عمر بن ابی محمد عبدالرحمن طفسونجی سے کہے ایک روز میرے والد جمعہ کی
نماز واسطے گھر سے باہر آئے اور خچر کی رکاب مین پانون رکھہ کے پھر نکال لئے اور تھوڑا توقف کرکے
بعد سوار ہوئے جمعہ کی نماز سے فراغت ہوئے بعد مین اُسکا سبب پوچھا والد کہے اسوقت شیخ عبدالقادر بغداد
مین جمعہ کی نماز واسطے خچر پر سوار ہوتے تھے ادب کے لئے مین تاخیر کیا تا انھون پر مقدم نہون کیونکہ خدا تعالی
انھونکو اس عصر کے تمام اولیا پر مقدم کیا ہی اور انھونکی منزلت پر حضرت کو بزرگی دیا ہی اور احوال سلب
کرنے پر قدرت دیا ہی **روایت** ہی بھی انھون سے کہے ایک روز میرے والد سفر کے ارادے سے گھر کے باہر
آئے اور رکاب مین پاؤن رکھہ کے پھر نکال لئے اور گھر مین آگئے مین اُسکا سبب پوچھا کہے ای لڑکے
میرا پاؤن رکھنے کو جگہہ نپایا پھر طفسونج سے نہین نکلے تاکہ وہان وفات پائے **روایت** ہی ابی الحسن
طفسونجی سے کہے جب شیخ عبدالرحمن طفسونجی کے وفات کا وقت قریب پہنچا انھونکے فرزند کہے مجھے
کچھہ وصیت کرو شیخ کہے مین تجھے یہی وصیت کرتا ہون تو حرمت شیخ عبدالقادر کی نگاہ رکھہ اور
انھون کا حکم بجالا اور تو انھونکی خدمت لازم کر شیخ عبدالرحمن کا وفات ہوئے بعد انھونکے فرزند
شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے پاس بغداد کو آئے حضرت انھون کا بہت اکرام کئے اور اپنا خرقہ پنہائے

اور اپنی لڑکی نکاح کر دئے اور انھون علما کا لباس پہنتے تھے ایکروز حضرت کے مدرسے مین بیٹھے تھے ایک فقیہ
دیوانہ وضع آکے اُنکے بازو سے بیٹھا اور اُنکے پیراہن کے آستینان پھر اکر دیکھکے کہا یہہ آستینان شیخ
عبدالرحمن طفسونجی کے لڑکے کے نہین بلکہ یہہ آستینان ابن ہبیرہ وزیر کے ہین شیخ عبدالرحمن طفسونجی کے
فرزند گھر مین آکے پیراہن بدن سے نکالے اور ایک کمل پہنکے بغداد سے نکل گئے کہان گئے سو معلوم نہو
بعد ایکمدت کے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اپنے مریدون سے دو شخص کو فرمائے تم عبادان کو جاؤ وہان شیخ
عبدالرحمن طفسونجی کا فرزند رہتا ہے تمھاری نگاہ اُسپر پڑتے ہی وہ تمھارا اسیر ہوگا اسکو یہان لاؤ
بموجب حکم کے وہ دونون شخص روانہ ہوکے عبادان کو پہنچے اور بعضے شکاریون سے جو دریا کے کنارے
رہتے تھے پوچھے شکاریان کہے کہ وہ شخص ہر روز وضو کے واسطے دریا کو آتا ہے اور اُسکا آواز شیر
آواز کے مانند اُسکی ہیبت سے قریب ہوتا ہے دریا لرزنے پھر تھوڑا توقف کئے کہ شیخ عبدالرحمن طفسونجی
کے فرزند ویسی ہی ہیبت پر آئے جب دونون شخص کی نگاہ اُنھون پر پڑی کہے تمنے مجھے اسیر کئے اُسکا
جو تمکو بھیجا پھر دونون شخص کہے حکم شیخ عبدالقادر کا قبول کرو کہے سمعًا وطاعةً اور یہہ دونون
شخص کے تابع ہوکر چلے جب یہہ دونون چلتے تو وہ بھی چلتے اور جب بیٹھتے تو وہ بیٹھتے تا کہ بغداد
کو آئے اور محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے روبرو سر جھکا کے بیٹھے حضرت انکے بدن سے کمل نکال کے
انھونکی پیراہن انھونکو پہنائے اور انکے اہلیہ کے نزدیک بھیجے **روایت** ہے شیخ ابی الغنایم احمد
بن بطو نہر ملکی سے کہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ابتدا مین میرے بھائی شیخ بقا ابن بطو کی ملاقات
واسطے آتے شیخ بقا کی ہیبت سے حضرت لرزتے ناک سے خون ٹپکتا ایکسال کے بعد شیخ بقا ملاقات
واسطے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے جانے لگے اور حضرت کی ہیبت سے لرزنے لگے اور شیخ بقا کی
ناک سے لہو ٹپکنے لگا وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم
روایت ہے شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی سے کہے کہ شیخ بقا ابن بطو اور شیخ علی بن ہیتی کو شیخ

ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہم جب مدرسے پر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے آتے تو مدرسے کے دروازے
کو جھاڑتے اور پانی چھڑکتے اور بے اذن حضرت کے نزدیک نہین آتے جب روبرو آتے تو کھڑے رہتے
حضرت فرماتے بیٹھو عرض کرتے ہم کو امان دیو حضرت فرماتے تم کو امان ہی پھر ادب سے بیٹھتے اور
حضرت جب سوار ہوتے تو اُن بزرگون مین جو حاضر رہتا غاشیہ اٹھاکے حضرت کے روبرو چند قدم چلتا
حضرت منع کرتے وہ عرض کرتے اس عمل سے ہم خدا کی نزدیکی ڈھونڈتے ہین راوی کہتا ہی مین
عراق کے اکثر مشایخ کو دیکھا ہون جب حضرت کے مدرسے کی رباط کے دروازے پر آتے تو دہلیز
بوسہ دیتے اور اسی مطلب مین اعیان مشایخ بغداد یہہ دو بیت بنائے ہین شعر تزاحم تیجان
الملوك ببابه، ویکثر فی وقت السلام ازدحامها؛ یعنے ازدحام کرتے ہین بادشاہون
کے تاج اسکے دروازے پر اور زیادہ ہوتا ہی سلام کے وقت انکا ازدحام اذا عاینته من
بعید ترجلت؛ وان هی لم تفعل ترجل هامها؛ یعنے جب دیکھتے ہین
اسکو دور سے تو پیادہ ہوتے اور اگر اُن نے نکرے تو اُتر یگا سر اسکا روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ
عبد الوہاب اور شیخ ابی بکر عبد الرزاق سے فرزندان شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کہے ایکروز
سحر کے وقت جمعہ کے روز پانچوین تاریخ رجب کی سنہ پانسو ترپالیس ہجری مین شیخ بقا ابن بطو
رحمۃ اللہ علیہ ہمارے والد کے مدرسے مین آئے اور ہم کو کہے مین کیا واسطے آج جلد آیا ہون سو
سمجھے پھر ہمنے جلد آنے کا سبب پوچھے تو کہے کل کے روز مین ایک نور دیکھا ایسا جو اُس سے
تمام آفاق روشن ہوئے ہین اور وجود کے تمام اقطار کو وہ احاطہ کیا ہی اور دیکھا صاحبان اسرار
کو اپنے اسرار کو اُس نور کی طرف رجوع کرتے ہین پھر جب اس نور کے ساتھ ملتے ہین انھون کا
نور دو چند ہوتا ہی مین اُس نور کا چشمہ کہان ہی سو ڈھونڈھا تو پایا وہ نور شیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ سے صادر ہی پھر مین چاہا حقیقت اُس نور کی مجھپر ظاہر ہووے تو پایا وہ نور حقیقت

کے شہود کا ہی دل کے نور کے مقابل ہوا ہی وہ دونوں نور باہمدیگر روشن ہوئے ہیں اور وہ دونوں نور
کا شعاع منعکس ہوا ہی حضرت کے آئنہ حال پر اور حضرت کے جمع کا ملاحظہ جو وصف تفرقہ کی طرف
ہوا اسکی شعاع متصل ہونے سے کائنات روشن ہوئے ہیں اور باقی نہیں رہا شب کو کوئی فرشتہ جو
زمین پر اترا تھا مگر حضرت کے نزدیک حاضر ہوکے مصافحہ کیا اور حضرت کا نام ملائکہ کے نزدیک شاہد
ومشہود ہی شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق قدس اللہ اسرارہما کہے یہہ کہ ہم والد کے نزدیک
آئے اور عرض کیئے حضرت شبکو آیا صلوۃ الرغائب پڑھے ہیں تو حضرت یہہ ابیات فرمائے شعر
اذا نظرت عینی وجوہ حبائبٗ فتلک صلوتی فی لیالی الرغائب جب دیکھتی ہی
میری آنکھہ موؤں کو اپنے دوستوں کے وہی ہی میری نماز رغائب کی راتوں میں وجوہ اذا ما
اسفرت عن جمالہا، اضاءت بہا الاکوان من کل جانب ؛ موؤں ہیں جب
ظاہر کرتے ہیں اپنا جمال تو روشن ہوتے ہیں اسکی کائنات ہر طرف حرمت الرضا ان لم اکن
باذلاً دمی ازاحم شجعان الوغا بالمناکب محروم کئے جاؤنگا میں رضامندی اگر نہ ہوگا
خرچ کرنے والا میرا خون مزاحمت کرتا ہوں جوانمردوں کیتئیں جنگ کے کھاندوں سے اشق صفوف
العارفین بعزمتی، تعلی مجدی فوق تلک المراتب چیرتا ہوں صفوں کو عارفوں کے عزم
سے بلند کرتا ہی میری بزرگی کو اوپر ان مراتب کے ومن لم یوف الحب ما یستحقہ فذاک الذی
لم یات قط بواجب اور جو شخص پوری نکرے دوستی جو اسکو لایق ہی سو وہ لایا نہیں ہرگز وہ جو
اسپر فرض ہی روایت شیخ ابی الخیر سعد بن ابی سعد قیلوی سے کہے جب قریب ہوا وفات میرے والد شیخ
ابو سعد قیلوی کا میں کہا کچھہ وصیت کرو شیخ فرمائے تو محافظت کر شیخ عبدالقادر کی حرمت پھر شیخ محمد
مدنی کہے یا سیدی اب شیخ عبدالقادر کے حال سے خبر دیو ابو سعد کہے ای محمد شیخ عبدالقادر اپنے عصر کے
اولیا میں طرہ ہیں اور خدا تعالی سے بہت نزدیک اور اسکے بہت دوست ہیں جب میرے والد کا وفات

ہوئیں حضرت کے نزدیک آیا میرا بہت اکرام کئے اور مجھے پیراہن اور پگڑی اور طیلسان پہنائے پھر انھو
مرید کرتے تو اپنے والد کے طریق پر کرتے اور خرقہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا پہناتے روایت ہے
ابی الخیر کرم بن شیخ مطر بادرائی سے کہے کہ جب میرے والد شیخ مطر قدس سرہ کے وفات کا وقت قریب
میں کہا آپ کے بعد میں کسکا اقتدا کروں شیخ فرمائے اقتدا کر شیخ عبد القادر کا میں سمجھا شیخ
کے غلبے میں یہہ کہتے ہیں ایک لحظہ خاموش رہ کے پھر پوچھا کہے اقتدا کر شیخ عبد القادر کا میں ا
لحظہ خاموش رہ کے بھی وہی سخن کا اعادہ کیا شیخ کہے ای لڑکے جس زمانے میں شیخ عبد القادر ہے انھو
سوائے دوسرے کی اقتدا کرنا لایق نہیں روایت ہے شیخ ابی بکر محمد بن نصر تیمی سے کہے شیخ مطر باد
قدس سرہ کی ملاقات کو میں آیا میرا بہت مدارا و اکرام کئے ایکروز مجھے کہے کچھ احوال شیخ محی الدین عبد القا
رضی اللہ عنہ کا ذکر کریں حضرت کا تھوڑا احوال بیان کیا شیخ مطر کو وجد ہوا سدھے طرف اور بائیں
ڈولنے لگے اور کہے شیخ عبد القادر خدا کے ریحان ہیں زمین میں اولیا کے اسرار انھوں کے واسطے سے کھلے
ہیں اور انھوں روح قدس کے روح ہیں اور حضرت قدس میں سخن کرنیوالے ہیں اور نعمت کو
اسوقت کسی ولی کو کوئی حال اور کوئی مقام مرحمت نہیں ہوتا مگر انھوں کی وساطت سے اور انھو
واسطے ہیں عقد اولیا کے اور صدر ہیں مجلس اولیا کے اور عین ہیں کون کے اور صاحب عزت ہے
درمیان اولیا کے جب نگاہ کرتے ہیں ہم سب اسکی نگہبانی میں رہتے ہیں اور جب دم مارتے ہیں
ہم سب اسکا پاس کرتے ہیں اور جب قدم اٹھاتے ہیں تو سب اسکے سائے کے نیچے آتے ہیں
روایت ہے شیخ برکہ بغدادی سے کہے کہ شیخ ماجد کردی کہتے تھے شیخ محی الدین عبد القاد
رضی اللہ عنہ طریقت والوں کے امام ہیں اور سب پیروں کے پیر ہیں اور اہل دل اپنے احوال میں انھوں
کے نور سے روشنی لیتے ہیں اور انھوں کے خصلتوں کی خوبی سے اہل حقایق کو معرفت کے اسرار
کشادہ ہوتے ہیں روایت ہے شیخ مسعود حارثی سے کہے ایکبار شیخ جاگیر اور شیخ علی بن ادریس

قدس سرہما مشایخ کا ذکر نکالے شیخ جاگیر رحمۃ اللہ علیہ کہے تاج العارفین ابو الوفا کے بعد مشایخون
مین کوئی شخص مثل شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ظاہر نہین ہوا جو اسکا حال نافذ تر ہووے
تصرف مین اور قوی تر ہووے تمکین مین اور تمام تر ہووے وصف مین اور بلند تر ہووے مقام مین حضرت
کے بعد قطبیت منتقل ہوئی شیخ علی بن ہیتی طرف اور قطبیت کے احوال مین تمکین اور اسکے مقامات
مین ترقی اور اسکے مدارج مین استغراق اور غلبہ تمامی اطراف مین اور اسباب قطبیت مین جمع جو
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مین تھا سو کسی مشایخ مین جو مین انھونکو جانتا ہون نتھا اور کہتا ہے
پھر مین تنہا مین شیخ علی بن ادریس کو شیخ جاگیر کے مقولے سے پوچھا تو کہے شیخ جاگیر جو مشاہدہ کیا
سو اسکی خبر دیا اور تعلیم الٰہی سے جو معلوم ہوا سو وہ سخن کہا وہ معتبر شخص ہے اور اپنے سب
افعال و اقوال مین خدا تعالی کی رضامندی ظاہر کرنے والا ہے روایت ہے شیخ ابی طالب
عبد الرحمن بن ابی الفتح محمد بن عبد السمیع ہاشمی سے کہے شیخ ابی محمد قاسم بن عبد ربہ البصری سے کسی نے
پوچھا خضر علیہ السلام آیا جیتے ہین یا وفات پائے شیخ فرمائے خضر زندہ ہین اور مین انھون سے ملاقات
کیا اور سوال کیا عجیب قصے جو تم کو اولیا کے ساتھ گذرا ہے سو کہو خضر کہے ایکمرتبہ مین بحر محیط کی
ساحل پر گیا وہان کسی آدمی اور جانور کا گذر نتھا دیکھا ایک مرد کمل اوڑھکے سوتا ہے میرے دل
مین آیا یہہ خدا کا ولی ہے پیر پاؤن سے اسکو ملا یا اُسنے سر اٹھا کے کہا کیا چاہتا ہے مین کہا
اُٹھہ خدا کی بندگی کر اُسنے کہا جا او تیرے نفس سے مشغول رہ مین کہا اگر تو نہین اُٹھتا ہے تو
مین خلق مین پکارتا ہون یہہ خدا کا ولی ہے اُس نے کہا اگر تو نہین جاتا ہے تو مین بھی لوگون مین
کہتا ہون یہہ خضر ہے مین پوچھا تو مجھے کیسا سمجھا اس نے کہا خبردار تو ابو العباس خضر ہے تو
کہہ مین کون ہون پھر مین خدا کی طرف متوجہ ہو کے مناجات کیا ای پروردگار مین نقیب الاولیا
ہون اور اس مرد کا حال مجھے معلوم نہین ندا ہوا ای ابا العباس تو نقیب انھون کا ہے جو مجھے دوست

رکھتے ہین اور یہہ مرد ایک نقیب ہی جو ہم اسکو دوست رکھتے ہین پھر وہ مرد میری طرف دیکھے
کہا ای ابا العباس تو سنا ہمارا معاملہ خدا سے مین کہا ہان سنا پھر مین اُس سے دعا چاہا وہ کہا
مین تیرے سے دعا چاہتا ہون پھر مین کہا تو میرے لئے دعا کرنا ضروری ہی اُسنے کہا جا اللہ تعالے
تیرا نصیب کامل کرے مین اور زیادہ دعا چاہا فی الحال میری نظر سے غائب ہوا کسی ولی کو ممکن
نہین کہ میرے سے غائب ہونا مین وہان سے آگے بڑہا اور ایک بلند ٹیبے پاس آیا میرا ارادہ چاہا
اسپر چڑہون جب چڑہا تو ایسا سمجھا گویا آسمان قریب ہوا ہی دیکھا تو وہان ایک
نور ہی اُس سے آنکھ خیرہ ہوتے ہین مین ڈہونڈھنے لگا وہ نور کہان سے آتا ہی دیکھا ایک
عورت کمل اوڑہکے سوتی ہی اِسکی کمل اُس مرد کی کمل سے بہت مشابہ ہی اسکو بھی پانون سے
اُٹھانا چاہا ایک آواز آیا باادب رہ کیونکہ ہم انکو دوست رکھتے ہین مین اُسکا انتظار
کرتا ہوا تھوڑا بیٹھا نماز عصر کے وقت بیدار ہوئی اور کہی اللہ کو تعریف جسنے ہمکو بیدار کیا
بعد موت کے اُسیکی طرف ہی جی اُٹھنا اللہ کو تعریف جسنے مجھے اپنے ساتھہ انسیت دیا اور
اپنے خلق سے مجھے وحشت دیا پھر میری طرف دیکھ کے کہی مَرْحَبًا بِكَ يَا اَبَا الْعَبَّاس
اگر تو ہمیشہ اُس منع کرنیکے ادب سے رہتا تو بہتر ہوتا پھر مین اُسکو خدا کی قسم دیکے پوچھا کیا یا تو
اسی مرد کی عورت ہی تو کہی ہان پھر کہی اس جنگل مین ایک عورت ابدال سے وفات پائی اُسکے
غسل اور تکفین کے لئے حق تعالی مجھے بھیجا مین اُسکو غسل دی اور کفن پہنائی جب تجہیز و تکفین
سے فراغت ہوئی اُسکی لاش میرے روبرو سے اُٹھا کے آسمان پر لیگئے تا کہ میری نظر سے غیب
ہوئی پھر مین اس عورت سے بھی میری دعا چاہا کہی ای ابا العباس مین تیرے سے دعا چاہتی ہون
مین کہا تو دعا کرنا ضروری ہی کہی جا اللہ تعالی تیرا نصیب کامل کرے مین زیادہ دعا چاہا کہی
مجھے ملول مت کر اگر نہین تو مین تیری نظر سے غیب ہونگی فی الحال میری نظر سے غیب ہوئی

شیخ ابو محمد کہے مین خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ یہہ احباب کی گروہ مین بھی کوئی فرد ہوتا ہی جو ہر وقت مین
رجوع انکا اسکے طرف ہووے خضر کہے ہان ہوتا ہی مین کہا ہمارے زمانے مین فرد احباب کون ہی تو کہے
شیخ محی الدین عبد القادر ہی مین کہا انھون کے احوال سے مجھے خبر دیو کہے شیخ عبد القادر احباب
کا فرد ہی اور اولیا کا قطب ہی اس وقت مین اور خدا تعالی کسی ولی کو کوئی مقام مین نہین پہنچاتا ہی
مگر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اس سے برتر ہین اور خدا تعالی کے حبیب کو پیالہ محبت کا نہین چکھاتا ہی
مگر شیخ عبد القادر کو اس سے گوارہ رچکاتا ہی اور کسی مقرب کو کوئی حال بخشتے نہین جاتا مگر شیخ عبد القادر
اُس سے بزرگتر ہین اور خدا تعالی انھون مین اپنے اسرار سے ایک سِر رکھا ہی حضرت بسبب اُس سِر کے
اکثر اولیا پر سبقت لیگئے ہین اور کوئی ولی قیامت تک نہین مگر حضرت اُسکے ادب سے تعظیم کرتے ہین
روایت ہی شیخ ابی اسحق ابراہیم بن مرزبیل مخزومی مصری سے کہے کہ شیخ ابا عمرو عثمان بن مرزوق
قرشی کہتے تھے شیخ عبد القادر ہمارے استاد اور امام اور سردار ہین اور ہمارے زمانے مین کوئی شخص خدا کی
راہ چلتا نہین اور اسکو کوئی حال بخشتے نہین جاتا اور کسی مقام مین قایم نہین ہوتا مگر شیخ عبد القادر
اسکے امام ہین علم مین اور منازلات احوال مین اور مقام حضور حق عز و جل مین اور اس زمانے کے تمام
اولیا اور ارباب مراتب سے عہد لئے گیا ہی کہ حضرت کے قول اور امر طرف رجوع کرین اور حضرت
کا ادب کرین اور اس عصر مین خدا تعالی کسی شخص کو ولایت نہین بخشتا مگر حضرت کے ہاتھہ پر اور حضرت
کو بخشا اُس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ہاتھہ سے ہی اور خدا تعالی اسوقت مین کسی ولی کو اختیار
نہین کیا مگر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو اسکے احوال مین مشارکت ہی اور اسکے مقامات مین
گذر ہی اور اسکے اسرار مین مطالعہ ہی اور کوئی حضرت کے احوال و مقامات اور اسرار مین مشارکت
نہین کرسکتا سوائے انبیا کے علیہم الصلوۃ والسلام اور کسیکی منت حضرت پر نہین ہی سوائے
خدا تعالی اور اسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے **روایت** ہی شیخ ابی عمرو عثمان بن عاشور اسنجی

سے کہے شیخ سوید سنجاری قدس سرہ اکثر کہتے تھے کہ شیخ عبد القادر سردار ہین اور شیخ ہین اور امام
ہین اور قدوہ مین ہمارے خدا تعالی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور پیش مقدم ہین تمامی اہل عصر کے
روایت ہے شیخ ابی محمد اسمعیل بن شیخ سوید سنجاری سے کہے کہ میرے والد شیخ سوید اپنی مجلس
مین اکثر ذکر شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ کا کرتے اور لوگون کو حضرت کے دیکھنے کا مشتاق
کروانے اور ایکبار کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ صدر ہین حضرت قدس مین روایت ہے
شیخ ابی الحسن علی بن محمد مبارک بن احمد بغدادی حربی حنبلی سے کہے کہ شیخ حیات بن قیس حرانی
قدس سرہ کہتے تھے کہ اسوقت مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ عارفون کے بادشاہ ہین روایت
ہے شیخ ابی العباس احمد بن یحیی بن برکۃ بغدادی سے معروف ابن دیبقی کہے شیخ حیات بن قیس حرانی
کہتے تھے کہ اس عصر مین خدا تعالی دودھ پستان مین جو اتارتا ہے اور مینہہ جو برساتا ہے
اور بلا یا جو دفع کرتا ہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی برکت سے ہے اور اس زمانے مین حضرت
اولیا اور مقربان کے سردار ہین روایت ہے شیخ ابی یونس عبد اللطیف بن شیخ ابی البرکات
اسمعیل بن احمد نیشاپوری سے کہے کہ شیخ رسلان دمشقی کے پاس ذکر شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کا آیا شیخ رسلان کہے کہ شیخ عبد القادر حضرت الٰہی مین صدر ہین اور وجود کے
فردمین سخن کرنے ہین حکمت کا اور اس زمانے کے اولیا کا حال سلب کرنا اور دنیا اور قبول کرنا
اور رد کرنا خواہ قریب رہین خواہ بعید سب حضرت کو تفویض ہوا ہے اور حضرت نائب ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوقت مین روایت ہے شیخ ابی محمد صالح دکالی سے کہے شیخ ابا مدین شعیب
مغربی کہتے تھے کہ مین تین سال کے پیش ابی العباس خضر علیہ السلام سے ملاقات کیا اور مشرق و
مغرب کے مشائخ کا احوال جو ہمارے عصر مین ہین پوچھا اور شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کا احوال
دریافت کیا خضر کہے شیخ عبد القادر صدیقون کے امام ہین اور عارفان کے حجت ہین اور

معرفت کے روح ہین انھون کا شان ایک نہر کے مثل ہے جو بہت ہی قوت سے بہتی ہے اور باقی
نہین ہے انھون کے اور خلق کے درمیان مگر ایک نفس اور اولیا کے مراتب اسی نفس کے پیچھے مین او ر
مین تصرف کرتا ہون اولیا کے مراتب مین انھون کی اشارت سے شیخ ابو مدین کہتے ہین خضر علیہ السلام
سے ایسی تعریف کسیکے حق مین نہین سنا روایت ہے شیخ عبد الرزاق سے کہے کہ ہم اکثر مشایخ
سلف کا ذکر نکالے پس شیخ ابو محمد عبد الرحیم مغربی قناوی قدس سرہ کہے کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ
دیکہین دنیا کے اعیان اور وجود کے اوتاد مین اور شہود کو پہنچنے کی سیری مین روایت ہے
شیخ ابی الغرایم مقدام بن صالح بطایحی سے کہے کہ ایکدم مرید محبوب سبحانی شیخ محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ
کا شیخ ابی عمرو عثمان بن مرورہ بطایحی کی ملاقات واسطے آیا شیخ پوچھے کہان سے آتا ہے کہا بغداد سے
اور مین مرید ہون شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا شیخ فرمائے کہ شیخ عبد القادر اس عصر مین بہتر ین
اہل زمین ہین روایت ہے خضر بن عبد اللہ حسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہے کہ بارہا مین شیخ قضیب البان
موصلی کو دیکھا ہون شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے روبرو بہت ہی تواضع اور فروتنی سے بیٹھے
اور کہتے تھے اسوقت مین شیخ عبد القادر جہان آلہی کے سوارون کے قائد ہین اور سالکون کے پیشوا ہین
اور صدیقون کے امام ہین اور عارفان کے حجت ہین اور مقربان کے صدر ہین روایت ہے قاضی القضاۃ
ابی صالح نصر بن حافظ ابی بکر عبد الرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے کہے
شیخ مکارم نہر خالصی کہتے تھے میری آنکھہ نہین دیکھی کسیکو مثل شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے روایت
ہے شیخ یحیی بن محفوظ بن برکۃ بغدادی سے معروف ابن دبیقی کہے شیخ خلیفہ بن موسی نہر ملکی
کہتے تھے ایکبار سوداں کے ملک مین گذرا دیکھا ایک بوڑھا معلق ہوا پر بیٹھا ہے مین اسپر
سلام کیا اسنے سلام کا جواب دیا مین پوچھا کیسا تو ہوا پر بیٹھا اس نے کہا ای خلیفہ مین اپنی خواہش
و ہوا کی مخالفت کیا اور سوار ہوا تقوی پر سو بیٹھا ہون مین پھر مین ملاقات واسطے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ

کے آیا حضرت بیچ خانقاہ کے قبۂ اولیا مین بیٹھے تھے اور وہ شخص حضرت کے روبرو بہت ہی ادب سے
بیٹھا ہوا ہی اور حضرت سے سخن کرتا ہی اور حقایق کے کتنے احکام پوچھتا ہی پھر وہ اور حضرت معارف
مین کچھ کلام کئے جو مین نہین سمجھا حضرت اٹھے بعد اس مرد کو مین خالی دیکھ کے سوال کیا کہ تعجب تو یہان
آیا ہی وہ کہا کہ خدا کا کوئی ولی اور کوئی حبیب مقرب نہین مگر اسکو یہان آمد و رفت ہی اور
یہان سے مدد چاہتا ہی اور پھر سوال کیا کہ مین تمھارا کلام کچھ نہین سمجھا وہ شخص کہا ہر مقام کو
احکام ہین اور ہر حکم کو معانی ہین اور ہر معنی کو عبارت ہی اس سے تعبیر کرتے ہین نہین سمجھی نہین سمجھتا
اس عبارت کو مگر وہ شخص جو سمجھا اسکی معنی کو اور نہین سمجھتا اسکی معنی کو مگر وہ شخص جو ثابت کیا ہی اسکے حکم کو
اور ثابت نہین کرتا ہی اسکے حکم کو مگر وہ شخص جو پہنچا ہی اس مقام کو پھر مین کہا کیا سبب تو
حضرت کے روبرو ادب سے بیٹھا تھا اس نے کہا مین کیون نہ ادب کرون اسکا جو مجھے رجال الغیب کے
سو آدمی کا سردار کیا ہی اور انھون کا احوال قبض اور بسط کرنے مین مجھے اختیار دیا ہی اور وہ رجال الغیب
ہوا پر رہتے ہین انھونکو کوئی نہین دیکھتا مگر خدا تعالی کے اذن سے بعد یہ آیت پڑھا وَمَا نَتَنَزَّلُ
اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا الآیہ یعنے ہم نہین اترتے مگر حکم سے تیرے رب کے اسی کا ہی
جو ہمارے آگے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اسکے بیچ اور تیرا رب نہین بھولنے والا من بعد شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ
کہے اس عصر کے سب اولیا ابرار ابدال وغیرہم کا کام شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے تفویض ہی ایسے
طور پر جو انھون کے تمام احوال و اسرار پر شامل ہی اور حضرت جب کسی طرف دیکھتے خواہ مشرق رہو خواہ
مغرب وہانکے رہنے والے زمین کے آخر تک حضرت سے ڈرتے ہین اور اپنے احوال کی زیادتی ہین حضرت
کی نگاہ رحم کے امیدوار رہتے ہین اور اپنے احوال سلب ہونے سے ڈرتے ہین روایت ہی
شیخ ابی طاہر خلیل بن ابی العباس احمد بن علی جوسقی اور شیخ ابی الفضل اسحق بن احمد علثی سے کہے کہ شیخ
ابا الحسن جوسقی قدس سرہ بارہا کہتے تھے کہ میرے کان بوڑھے ہوا اور میرے انکھ اندھے ہوا گر نہ دیکھا یہان

اسیکو مثل شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے روایت ہے شیخ ابی عبداللہ محمد بن احمد قرشی سے
کہے شیخ ابا الربیع سلیمان مالقی کہتے تھے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ زمانے کے سردار ہیں شیخ
ابو طاہر محمد بن حسین انصاری خطیب کہتا ہے مین ابی عبداللہ محمد قرشی سے پوچھا ایا شیخ عبدالقادر
اہل زمانے کے سردار ہین تو کہے سو سردار ہین اولیا مین حضرت اعلی واکمل ہین علما مین حضرت
اورع و زاہد ہین عارفون مین حضرت اعلم اور اتم ہین مشایخ مین امکن اور اقرہین رضی اللہ عنہ
روایت ہے شیخ ابی البرکات بن صخر اموی سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہر ولی سے
عہد لئے ہین کہ اپنے بے اذن کچھ تصرف نکرین خواہ ظاہر مین خواہ باطن مین اور انھون کو
خدا تعالی کے اذن سے حضرت قدس مطہرہ مین کلام ہے اور اللہ تعالی انھونکو موئے بعد بھی
کائنات مین تصرف دیا ہے جیسا حیات مین تھا رضی اللہ عنہ روایت ہے شیخ ابی احمد
بن علی عزب سے کہے کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہین اور محققان کے استاد ہین اور
صدیقان کے امام ہین اور عارفان کی حجت ہین اور سالکان راہ خدا کے مقتدا ہین روایت
ہے شیخ ابی الحسن علی بن حمید سے معروف ابن صباغ کہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو خدا تعالے
کے یہان ایک خصوصیت ہے جو اسکو بہت صدیقان نہین پائے ہین اور ابن صباغ جب حضرت
کا ذکر کرتے تو یہہ بیت پڑھتے **شعر** حُسْنُكَ لَاتَنْقَضِي عَجَائِبُهُ ، كَالْبَحْرِ حَدِّثْ
عَنْهُ فَلَا حَرَجَ یعنے تیری خوبی سرتی نہین اسکے عجائب دریا کی مانند اوصاف بیان کرا سکے
پھر اس مین کچھ مضائقہ نہین روایت ہے شیخ ابی الحسن علی بن وہب سنجاری سے کہے کہ شیخ عبدالقادر
ایک ہین اعیان دنیا کے اور ایک ہین افراد اولیا کے اور تحفہ ہین وجود کے اور ہدیہ ہین خدا تعالی
کے طرف سے پھر جو کوئی حضرت کو دیکھا یا حضرت کے ہمراہ بیٹھا یا حضرت کے دل مین جا لگا یا تو
اسکو خوشی ہے روایت ہے شیخ الشیوخ ابی الفتح یحیی ابن سعداللہ بن حسین تکریتی سے

کہے کہ شیخ موسی بن ماہین زولی قدس سرہ حج کے ارادے سے نکلے میرے والد بھی انھون کے ہمراہ تھے
جب بغداد کو پہنچے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کئے شیخ موسیٰ حضرت سے ایسا
ادب اور احترام کئے دوسرے کسیکے ساتھ ایسا ادب کرتے ہوئے مین نہین دیکھا تنہائی مین
میرے والد اسکا سبب پوچھے شیخ موسی کہے اسوقت مین شیخ عبدالقادر تمام آدمیان کے بہتر ہین
اولیا کے بادشاہ ہین اور عارفان کے سردار ہین مین انھون کا ادب کیون نکرون جس سے
آسمانون کے فرشتے ادب کرتے ہین **روایت** شیخ شہاب الدین ابی حفص عمر سہروردی سے
کہے ہین سنہ پانسو سات ہجریہ مین اپنے چچا شیخ ابی النجیب سہروردی کے ساتھ نزدیک
شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے آیا پھر میرے چچا حضرت کے طرف بہت متوجہ ہوکر بیٹھے اور
حضرت کا بہت ادب کئے اور حضرت کے روبرو سخن نکئے جب مدرسہ نظامیہ کو آئے مین چچا
سے سبب اس ادب کا پوچھا فرمائے مین کیون نہ ادب کرون اس سے جسکا وجود کامل ہی اور
متصرف ہین تمامی موجودات مین اور عالم ملکوت مین اس سے مباہات کرتے ہین اور
حضرت اسوقت یکے ہین عالم کون مین اور اللہ تعالی انھون کو میرے اور تمامی اولیا کے دلون
مین اور حالون مین تصرف دیا ہی اگر چاہے تو چھین لیتے ہین اور اگر چاہے تو چھوڑ دیتے ہین
روایت ہی شیخ ابی العباس خضر بن عبداللہ حسینی موصلی سے کہے کہ ایکروز مین شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا میرے دل مین آیا شیخ احمد رفاعی کی ملاقات کو جانا حضرت
فرمائے ایا تو ارادہ کرتا ہی ملاقات کرنا شیخ احمد کی مین کہا ہو حضرت تھوڑا وقت جھکا کر
کہے ای خضر شیخ احمد کو دیکھ دیکھتا ہون تو حضرت کے بازو سے ایک بوڑھے انھون کا چہرہ
بہت ہی ہیبت و وقار کا ہی کھڑے ہین مین انکی تعظیم واسطے کھڑے رہا اور انھون کو
سلام کیا وہ کہے ای خضر جو شخص اولیا کے سردار شیخ عبدالقادر کو دیکھے تو پھر میرے دیکھنے کی آرزو

کرنا عبث ہی ہین انکے رعیتون سے ہون یہہ کہکے غائب ہوئے بعد وفات شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے
مین شیخ احمد کی ملاقات واسطے ام عبیدہ کو آیا انھون کے نزدیک جب گیا تو دیکھا وہی بوڑھے بزرگ
جو حضرت کے بازو سے کھڑے تھے دوسرے دفعہ دیکھنے سے انھون کی معرفت میرے نزدیک زیادہ ہوئی شیخ احمد
کہے ای حضر تو اول ہی دیکھا تھا سوا یا کفایت نہین کیا روایت ہی شیخ ابی محمد عبداللہ بطایحی
سے کہے شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کی حیات مین ام عبیدہ کو آیا اور شیخ احمد رفاعی کے رواق
مین کتنے روز رہا ایک روز مجھے شیخ احمد کہے شیخ عبدالقادر کے کچھ مناقب ذکر کر مین تھوڑا ذکر
کرتا تھا اس عرصے مین ایک مرد آکے کہا خاموش رہ اور ہمارے روبرو شیخ احمد کے مناقب کے
سوائے دوسرے کا مت ذکر کر پس احمد غصے سے اسکے طرف دیکھے فی الحال وہ مرد مرکے گرا پھر
شیخ احمد کہے کون شخص شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مناقب بیان کرنیکی طاقت رکھتا ہی
اور کون پہنچیگا انھون کے مرتبے کو اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ایک مرد ہین سیدھے طرف انکے
دریای شریعت ہی اور بائین طرف دریاے حقیقت ہی جس دریا سے چاہتے ہین لے لیتے ہین اسوقت
مین کوئی شخص انھون کے مثل نہ آویگا روایت ہی شیخ ابی محمد بطایحی سے کہے کہ شیخ احمد رفاعی
اپنے ہمشیرزادون کو اور اپنے بڑے مریدون اور جو شخص بغداد کے سفر کی رخصت چاہے تو
وصیت کرتے جب تم بغداد کو پہنچوگے اگر شیخ عبدالقادر زندہ رہے تو حضرت کی ملاقات کرنیکو
مقدم مت کرو اگر حضرت کا وفات ہوا ہی تو انھونکی قبر کی زیارت کرنیکی قبر کی مت زیارت کرو
اور اصحاب احوال سے عہد لئے گیا ہی کہ جب بغداد کو جاوین اور حضرت کی زیارت نکرین اگرچہ حضرت
کا وفات ہوا ہووے تو اسکا حال سلب کیا جاویگا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی جسنے زیارت
نکرین تو اسکو حسرت ہی **پانچوین نہر حضرت کی زبان شریف پر باتان جو جاری**
ہوے اور حضرت کے فضائل پر دلالت کرتے تھے سو بیان ۲۴ روایت

ہی شریف ابی عبداللہ بن ابی الغنایم محمد حسینی دمشقی اور حافظ ابی بکر عبدالرزاق بن شیخ محی الدین
سے کہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کسینے پوچھا آپ خدا کے ولی ہین کر کے کب پہچانے حضرت
فرمائے میری عمر دس برس کی تھی مین گھر سے نکل کے مکتب کو جاتا تو فرشتے بچونکو کہتے کہ خدا کا ولی بیٹھنے
واسطے جگا دیو اور ایکروز ایکمرد مین اسکو نہین جانتا تھا گذر کیا سو فرشتونکی آواز سنکے
پوچھا یہہ لڑکا کون ہی فرشتہ جواب دیا عنقریب اس لڑکے کو بڑا نشان ہوگا بخشش کیئے جایگا اور
منع نہین کیئے جایگا تمکین دیئے جایگا اور محجوب کیئے جایگا مقرب ہویگا اور مکر نہین کیئے جایگا
چالیس سال کے بعد مجھے معلوم ہوا وہ مرد اسوقت کے ابدالون مین تھا حضرت فرمائے مین جب چھوٹا
تھا بچون کے ساتھ کھیلنے کا قصد کرتا تو سنتا ای مبارک ہماری طرف رجوع ہو مین ڈرکے بھاگتا
اور والدہ کے گودھ مین آکے پڑتا اب وہ سخن خلوت مین سنتا ہون بھی حضرت فرمائے مین جوانی مین
جب سیاحت کرتا تھا تو مجھے آواز آتا ای عبدالقادر ہم تجھے اپنے واسطے بنائے ہین اور یہہ کون
کہتا ہی سو مجھے معلوم نہین ہوتا بھی حضرت فرمائے مجاہدے کے ایام مین میرے پر جب نیند غالب
ہوتی تو سنتا ای عبدالقادر سونے واسطے نہین پیدا ہوا ہی تحقیق ہم تجھے پیدا کرے حالانکہ تو
کچھ شی تھا ہمارے سے غافل مت ہو اب جو تو شئی ہوا ہی روایت ہی شریف ابی عبداللہ سے کہے
شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ بغداد مین سنہ پانسو اُنسٹ ہجریہ مین فرمائے
مین اول بار حج کیا سو بغداد سے قدم تجرید پر اور مین جوان تھا جب منارۂ ام القرون کو پہنچا
شیخ عدی بن مسافر کی ملاقات کیا انھون بھی جوان تھے اور قدم تجرید پر تھے مجھے پوچھے کہان
جاتے ہو مین کہا مکہ معظمہ کو کہے تمھاری صحبت مین کون ہی مین کہا قدم تجرید پہ نکلا ہون
شیخ عدی کہے بھی مین قدم تجرید پر ہون پس ہم اور وہ ملکے چلے اثنائے راہ مین ایک حبشن پاندی پتلی
بلند قد برقعہ اُوڑکے ہمارے آگے آکے کھڑے رہی اور میرے منہ کو گھورنے لگی اور پوچھی ای

جوان تو کہان سے آتا ہی مین کہا عجم سے کہی کونسا عجم مین کہا گیلان کہی آج تو مجھے بہت محبت مین
ڈالا مین پوچھا کیسا کہی اسوقت مین جبکہ مین تھی خدا تعالی میرے پر کشف کیا کہ تیرے دل پر تجلی
کیا ہون اللہ تعالی اپنے فضل سے تجھپر اتنا احسان کیا ہی جو میری دانست مین اتنا فضل کسی پر
نہین کیا پھر مجھے شوق ہوا کہ تجھے سمجھون اور مین آج تمھارے ساتھ رہکے افطار کرونگی پھر راہ مین
ہم ایکطرف سے چلتے تھے اور وہ ایکطرف سے چلتی تھی جب افطار کا وقت ہوا ایک طبق
آسمان سے اُترکے ہمارے روبرو دھرے گیا اس خوان مین چھے نان اور سرکہ اور ترکاری تھی
وہ عورت کہی اللہ کا شکر آج مجھے اور میرے مہمانون کو اکرام کیا کیونکہ ہر شب دو نان آتے تھے
آج چھے نان آئے ہین ہر ایک شخص دو دو نان کھائے پھر تین کوزے پانی اُترا ہم اسکو پئے وہ
پانی کی لذت اور شیرینی دنیا کے پانی سے بہت برتر تھی پھر اُسی شب کو وہ عورت چلے
گئی اور ہم مکہ معظمہ کو پہنچکے طواف مین تھے اللہ تعالی شیخ عدی پر اپنا فضل کیا اور اُنھون کو
خدا کی تجلی ہوئی شیخ عدی بیہوش ہوئے لوگ سمجھے مر گیا ہی دیکھا تو وہ جبکہ شیخ عدی
کے سرہانے کھڑے رہکے انھونکو پھراتی ہی اور کہتی ہی زندہ کرے تجھے اُسنے جو تجھے مردہ کیا خدا تعالی
کو پاکی ہی مقاومت نہین کرسکتی حادثات اسکے نور جلال کی مگر خدا تعالی ہی ثابت رکھے اور
اسکے صفات جب ظاہر ہوئے تو کائنات قایم نہین رہ سکتے مگر اُسی کی تائید سے اُسکے قدس کے
چمکارات عقل کے آنکھونکو لیجاتے ہین اور اُسکی روشنائی کے خوشیان عقلمندونکو گم کرتے ہین پھر اُسی
طواف مین خدا تعالی میرے پر فضل کیا اور اپنے انوار میرے پر نازل کیا میرے باطن سے سنا ایک خطاب
اسکا آخر یہہ تھا تو چھوڑ ظاہر کی تجرید کو اور لازم کر تفرید توحید اور تجرید تفرید اور عنقریب دکھائینگے
ہم تجھے ہمارے عجائب آیات اور ہماری مراد کو اپنی مراد کی ساتھ مخلوط مت کر تا تیرا قدم ہمارے
روبرو ثابت رہے اور عالم کی تصریف کو ہمارے غیر مین مت دیکھ تا تجھے ہمارا شہود دایم رہے

خلق کے نفع پہنچانے واسطے ہتھ کیونکہ ہمارے چند خاص لوگان ہین تیرے وساطت سے ہمارا قر
اُنھونکو حاصل ہوگا پھر وہ جننس مجھے کہی ای جوان ہین نہین سمجھتی آج تیری کیا نشان ہی تیر
لورکا خیمہ دئے ہین اور تیرے گرد آسمان تک فرشتے ہین اور اولیا کے دیدے اپنے مقاموں سے تجھ
حیرت سے دیکھتے ہین اور تیرا مقام ہویگا انھونکو آرزو ہوئی ہی من بعد وہ جننس چلے گئی پھر مین
نہین دیکھا روایت ہی شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار اور شیخ ابی عبداللہ محمد بن قائد او
سے کہے کہ شیخ صدقہ بغدادی سے ایک سخن خلاف شرع صادر ہوا خلیفہ خبر پاکے انھونکو تعزیر کا حکم
کیا پھر اُنھونکو متولی کے دروازے پر حاضر کئے انھون کا سر جب برہنہ کئے خادم انکا واسطے تشہیر کرنے
ہاتھ مارا تعزیر کرنے والے کا ہاتھ شل ہوا اور خدا تعالی شیخ کی ہیبت متولی کے دل مین ڈالا
وزیر کو اطلاع کیا وزیر کے دل مین ہیبت پڑی خلیفے کو اطلاع کیا خلیفہ ہیبت ناک ہوکے حکم کیا
انھونکو چھوڑ دیو شیخ وہان سے چھوٹکے شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر کے خانقاہ کو آئے
دیکھے مشائخ وغیرہ حاضر ہین حضرت کے آنے کا انتظار ہی بعد حضرت گھر سے تشریف لائے مشائخ او
مین بیٹھے بعد کرسی پر تشریف فرمائے ہنوز سخن نہینا کہے اور قاری کو قرأت واسطے نہین فرمائے یکایک
لوگونکو وجد عظیم ہوا شیخ صدقہ کے دل مین خطرہ ہوا کہ شیخ رضی اللہ عنہ سخن نہین فرمائے اور قاری کچھ
نہین پڑا یہہ وجد کسواسطے ہی حضرت شیخ صدقہ کے طرف متوجہ ہوکے فرمائے میرا ایک مرید
بیت المقدس سے یہان ایک قدم مین آیا اور میرے ہاتھہ پر توبہ کیا حاضران مجلس آج اسکی ضیافت
مین ہین شیخ صدقہ دل مین لائے جو شخص بیت المقدس سے یہان ایک قدم مین آوے تو
توبہ کیا واسطے کرے اور شیخ طرف اسکو کیا احتیاج ہی پھر حضرت اسکے طرف متوجہ ہوکے
فرمائے توبہ کرتا ہی اسلئے تا دوسرے مرتبہ ایک قدم مین نہ آوے اور اسکو محبت الہی کی طریق
سیکھنا کا مجھ احتیاج ہی من بعد فرمائے مین وہ ہوا مہری تیغ مشہور ہی اور مہری کمان

چلہ کھینچی ہوئی ہی اور میری تیر کے حال دھنستے ہین اور میری تیر خطا نہین کرتی اور میرا نیزہ چوکتا نہین
میرا گھوڑا زین بندھا ہوا ہی اور مین آتش سوزان الٰہی ہون مین سلب کرنے والا ہون احوال کا
مین دریائے بیکران ہون مین اسوقت کا راہ نما ہون مین سخن کرنے والا ہون میرے غیر مین مین ہون
محفوظ مین ہون ملحوظ مین ہون مخلوط ای سوزہ داران ای شب بیداران ای کوہ نشینان
پست ہو تمھارے پہاڑ ان ای صومعہ نشینان تمھارے صومعے شکستہ ہو آؤ امر الٰہی کیطرف
امر الٰہی مین ہون ای راہ چلنے والے ای مردان ای پہلوانان ای ابدال ای اطفال آؤ اور لیؤ
فیض دریائے بیکران سے دریائے بیکران مین ہون ای عزیز تو ایک ہی آسمان مین نہین ہی
کوئی خدا سوائے تیرے کہے جاتا ہی مجھے رات دن مین ستر بار کہ ہم تجھے پسند کئیے ہین اور تو ہمارے
حضور مین پرورش پایا ہی اور کہے جاتا ہی مجھے ای عبد القادر کہہ تیرا قول مسموع ہی ای عبد القادر
قسم ہی میرے حق کی جو تجھ پر ہی تو کہہ ہم تجھے امن دئے ہین تیری بات رد نہوگی اور قسم ہی میرے
حق کی جو تجھپر ہی تو کھانا کھا اور قسم ہی میرے حق کی جو تجھپر ہی تو پانی پی **روایت** ہی شیخ ابی القاسم
عمر بن مسعود بزاز سے اور شیخ ابی حفص کیماتی سے کہے کہ ہمارے پیر شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ ہوا مین علانیہ اڑھتے اور حاضران مجلس کو کہتے آفتاب مجھے سلام کئیے سوائے نہین نکلتا اور
جب نیا سال یا مہینہ یا ہفتہ آتا ہی تو میرے پر سلام کرتا ہی اور مجھے خبر دیتا ہی اپنے مین کیا کیا ظاہر ہوگا
معبود کے عزت کی قسم سب نیکبختان اور بدبختان مجھپر عرض ہوتے ہین اور میری آنکھ کی تپلی لوح محفوظ
مین ہی اور مین ہون دریائے علم الٰہی مین اور اسکے مشاہدے مین تیرنے والا اور مین ہون خدا تعالی
کی حجت تم تمام پر اور مین ہون نائب اور وارث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمین مین
روایت ہی شیخ شہاب الدین ابی حفص عمر بن محمد بن عبد اللہ سہروردی سے کہے شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ
اپنے مدرسے مین کرسی پر فرماتے تھے ہر ولی ایک پیغمبر کے قدم پر رہتا ہی اور مین اپنے جد محمد مصطفی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں کہیں قدم رکھے ہیں میں بھی وہاں قدم رکھا مگر نبوت
کا قدم وہاں سوائے نبی کے غیر کو راہ نہیں **روایت** ہے شیخ ابی محمد علی بن ادریس یعقوبی سے کہے کہ
شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے تھے آدمیوں کو مشائخ ہیں اور جنوں کو مشائخ ہیں اور فرشتوں کو
مشائخ ہیں میں تمام کا شیخ ہوں اور حضرت اپنے مرض الموت میں اپنے اولاد کو فرماتے
تھے میرے میں اور تمھارے میں اور تمام خلق میں فرق ہے جیسا آسمان زمین میں ہے مجھے کسی اور
کسیکو مجھ پر قیاس مت کرو **روایت** ہے حافظ ابی محمد عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی مقدسی حنبلی
اور حافظ ابی محمد عبد العزیز بن ابی نصر بغدادی سے معروف ابن اخضر رحمۃ اللہ علیہما کہے شیخ محی الدین
عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں خلق کے کاموں کے ورے ہوں اور میں تمھارے عقلوں
کے ورے ہوں تمام مردان خدا جب قدر کو پہنچتے ہیں تو باز رہتے ہیں مگر میں جب قدر کو
پہنچتا ہوں تو کھولتے ہیں میرے واسطے اس میں ایک روزن پھر میں اسکے اندر آتا ہوں اور حق کے قدروں
کے ساتھ منازعت کرتا ہوں حق کے واسطے حق کے ساتھ اور مرد وہی ہے جو قدر کے ساتھ منازعت
کرے نہ کہ اسکے موافق رہے **جانئے** اس کلام کا معنی غامض ہے اسکا دریافت عقل سے ممکن نہیں ہے
اسکی تاویل اولیاء اللہ پر مفوض ہے **روایت** ہے شیخ ابی مسعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار سے
کہے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے خوشی ہے جسنے مجھے دیکھا یا دیکھا میرے دیکھنے والے
کو یا دیکھا دیکھنے والے کو میرے دیکھنے والے کے اور جس نے مجھے نا دیکھے تو اسکو حسرت ہے **روایت** ہے
شیخ ابی الحسن علی بن ہیتی زریرانی سے کہے میں ایکبار شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شیخ معروف
کرخی کے قبر کی زیارت کو گیا حضرت کہے السلام علیک یا شیخ معروف تم ہمارے پر
ایک درجہ بڑھے ہیں بعد ایکمدت کے بھی میں حضرت کے ساتھ شیخ معروف کرخی کے زیارت کو گیا
حضرت کہے السلام علیک یا شیخ معروف ہم تمھارے پر دو درجے بڑھ گئے شیخ معروف کرخی

قبر کے اندر سے جواب دئے السلام علیک یا سید اہل زمانہ راوی کہتا ہی حضرت
اپنے یارون کو فرمائے میرے پر عراق تفویض ہوا یا بعد چند روز کے فرمائے مین تمکو کہا تھا کہ عراق
میرے پر تفویض ہوا ہی اب کہتا ہون تمام روے زمین مشرق اور مغرب آبادی اور ویرانہ بر و بحر
سہل اور جبل سب میرے پر تفویض ہوا راوی کہتا ہی اسوقت کوئی ولی اس زمانے کا باقی نہ رہا مگر حضرت
کے نزدیک حاضر ہوا اور حضرت کی قطبیت کو قبول کیا **روایت** ہی عبدالرزاق فرزند محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ کے اور شیخ ابی الحسن علی قرشی سے کہے کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کرسی پر فرماتے تھے تم
جب چاہیگے کچھ حاجت خدا تعالی سے تو میری وساطت سے چاہو **روایت** ہی شیخ ابی عمر عثمان
صریفینی اور شیخ ابی محمد عبدالحق حریمی سے کہے کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کرسی پر فرماتے تھے ای اہل زمین
از مشرق تا مغرب ای اہل آسمان خدا تعالی فرمایا ہی **وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ** یعنے پیدا کرتا ہی
خدا تعالی وہ چیز تم نہین جانتے ہو مین انھین سے ہون جو تم نہین جانتے ای اہل مشرق تا مغرب آؤ
اور سیکھو میرے سے ای اہل عراق تمھارے احوال میرے نزدیک کپڑون کے مثال ہی جو میرے گھر مین
معلق مین جو چاہتا ہون سو پہنتا ہون تم لازم پکڑو سلامتی میرے غصے سے وگرنہ نہین تو مین دوڑاونگا
تمھارے پر لشکران جو اسکے مقابلے کی قدرت تمھارے مین نا ہوئیگی ای لڑکے میری ایک بات سننے واسطے
ہزار برس کی راہ کا سفر کر ای لڑکے ولایت یہان ہی درجے یہان ہین میری مجلس مین خلعتان
تقسیم ہوتے ہین اور کوئی نبی اور کوئی ولی نہین مگر میری مجلس مین حاضر ہوا ہی اگر زندہ ہین تو اپنے جسد سے
آئے اور اگر میت ہین تو اپنے روح سے آئے ای لڑکے منکر اور نکیر جب تیری قبر مین آئیگے تو میرا احوال تجھ
سے وہ میرے حال کی خبر دیگے **روایت** ہی شیخ ابی محمد عبداللطیف بغدادی سے کہے ہمارے پیر شیخ الاسلام محی الدین
عبدالقادر رضی اللہ عنہ جب کچھ سخن عظیم فرماتے تو لوگو تمکو خدا کی قسم دے کے کہتے میرے سخن کو راست
سمجھو کیونکہ مین یقین بات کہتا ہون اسمین کچھ شک نہین جب مجھے بات کراتے ہین تو مین سخن کہتا ہون

اور جب عطا کئے جاتا ہون تو اسکی تقسیم کرتا ہون اور جب مامور ہوتا ہون تو کام کرتا ہون اسکا عہدہ
اسُی پر ہی جو مجھے امر کیا جیسا دیت عاقلہ پر ہوتی ہی مجھے جھٹلانا تمھارے دین کے حق مین زہر قاتل ہی
اور تمھاری دنیا اور آخرت کے زوال کا سبب ہی اور مین ہی ہون تلوار بہت مارنے والا اور مین ہی
ہون قتل بہت کرنے والا ویحذر کم اللہ نفسہ یعنے تم کو ڈراتا ہی خدایتعالی اسکی نفس سے اگر
شریعت کی لگام میری زبان پر نہ ہوتی تو تم اپنے گھرون مین جو جو کھاتے ہن اور جمع کرتے ہین سو
اسُ سے خبر دیتا اور تمھارے احوال میرے نزدیک شیشے کے مانند ہین اندر اور باہر جو کچھ ہی سو معلوم ہوتا ہی
اگر حکم الٰہی کی لگام میری زبان پر نا ہوتی تو یوسف علیہ السلام کا مانپ اور اسمین کیا ہی سو خبر دیتا لیکن
عالم کے دامن کو علم کھینچتا ہی تا اسکی پوشیدگی ظاہر نہ ہووے روایت ہی شیخ ابی عبدالرزاق اور
شیخ ابی البقا عبداللہ عکبری اور شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزار سے کہے سنہ پانسو ساون ہجری مین
حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اپنے مدرسے مین جو باب ازج کے نزدیک تھا دو دھ بیٹھے
دیر تک ساکت رہے من بعد فرمائے اس ساعت مین علم لدنی کے اسی دروازے میرے دل پر
کھُلے ہر ایک دروازے کی چورائی آسمان زمین مین جتنا فرق ہی وتنی ہی پھر اہل خصوص کے
معارف مین حضرت بہت دراز تقریر فرمائے جو اسُ سے حاضران مجلس کو دہشت ہوئی اور
آپس مین کہنے لگے ایسا سخن حضرت کے بعد کوئی نہ کہیگا روایت ہی شیخ ابی الرضا محمد بن داؤد
بغدادی مؤدب محاسب سے معروف مفید کہے قطب کے اوصاف دریافت کرنے کی مجھے بہت
آرزو تھی ایکبار سنہ پانسو ارتالیس ہجری مین مین اور شیخ ابو الخلیل احمد بن سعد بن وہب
بن علی مقری بغدادی رصافہ کی جامع مسجد مین آئے وہان شیخ ابا سعید قیلوی اور شیخ علی
بن ہیتی بیٹھے تھے مین شیخ ابا سعید قیلوی سے قطب کے صفات پوچھا انھون کہے اسکا دریافت
قطب الوقت پر موقوف ہی اہل کون کا امر اُسی کو القا ہوتا ہی مین کہا ہمارے وقت مین قطب

کون ہی کہ قطب الوقت شیخ محی الدین عبدالقادر ہی پھر مین حضرت کی ملاقات کے ارادے سے
بے اختیار اُٹھا تمام لوگان بھی اُسکی آرزو سے میرے ہمراہ ہوئے جب حضرت کے نزدیک آئے تو حضرت
وعظ مین تھے ہم مجلس مین جا بیٹھے حضرت سخن قطع کرکے فرمائے قطب کے اوصاف بیان کرنے کی طاقت
کہان ہی حقیقت مین کوئی راہ نہین مگر قطب کو اُسمین مضبوط پکڑ ہی اور کوئی درجہ ولایت مین نہین
مگر وہان اُسکو ثابت راہ ہی اور کوئی مقام نہایت مین نہین مگر اُسکو وہان راسخ قدم ہی اور مشاہدے
مین کوئی منازلہ نہین مگر اُسکو وہان گوارا مشرب ہی اور مراقی حضور مین کوئی سیڑھی نہین مگر اُسکو
وہان سیرگاہ ہی اور ملک اور ملکوت مین کوئی امر کوئی نہین مگر اُسکو وہان کشف خارق ہی اور
عالم غیب و شہادت مین کوئی بھید نہین مگر اُسکو وہان مطالعہ ہی اور وجود مین کوئی مظہر نہین مگر اُسکو
وہان مشارکت ہی اور قوی کا کوئی فعل نہین مگر اُسکو وہان مباطنت ہی اور کوئی نور نہین مگر
اُسکو اُس مین ایک شعلہ ہی اور کوئی معرفت نہین مگر اُسکو اُسمین ایک نفس ہی اور سابق کو کوئی
مجری نہین اُسنے اُسکی غایت کو لینے والا ہی اور واصل کو کوئی مسافت نہین مگر اُسنے اُسکی نہایت
کا مالک ہی اور کوئی مکرمت نہین مگر اُسکو اُس کرامت کا خطاب ہی اور کوئی مرتبہ نہین مگر اُسکو
اُسکے طرف کشش ہی اور کوئی نفس نہین مگر وہ اُسکے پاس محبوب ہی اور وہ عزت کے علم کا حامل ہی
اور قدرت کی تلوار کا کھینچنے والا ہی اور دست قدرت کا حاکم ہی اور محبت کے لشکرونکا بادشاہ ہی
اور تولیت وعزل کا ولی عہد ہی اُسکا ہمنشین اُسکے سبب شقاوت نہین کرتا اور اُسکا شہود اُس سے
پوشیدہ نہین رہتا اور اُسکا حال اُس سے مستور نہین ہوتا اور اُسکے جاگے سے کوئی جاگا بلند نہین اور
اُسکی معنی سے کوئی معنی بالا نہین اور کسیکا وجود اُس سے کاملتر نہین اور اُسکا شہود سب سے ظاہر ہی
اور وہ شریعت کا بہت تابع ہی کوئی اُسکا مقابلہ نہین کرسکتا اور وہ کائن و بائن ہی متصل و
منفصل ہی ارضی و سماوی ہی قدسی و غیبی ہی اور وہ واسطہ وہ خالصہ ہی وہ ایک بشر ہی ناہی و آمر اور

اور اسکو ایک حال ہی تان منتہی ہوتا ہی اور ایک صف ہی اُس ہی مین منحصر دوسری مین وہ صف
نہین اور اسپر ایک تکلیف ہی واجب کی دوسری پر وہ تکلیف نہین حضرت اسکے بعد بھی قطب کے
چند اوصاف بیان فرما کے یہہ ابیات بداہتہً کہے شِعر مَا فِی الصَّبَابَۃِ مَنْہَلٌ مُسْتَعْذَبٌ
اِلَّا وَلِیْ فِیْہِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ؛ عشق مین کوئی چشمہ شیرین نہین مگر مجھے اُس مین حصہ بہت
ہی خوش مزا خوشبو اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَۃٌ مَخْصُوْصَۃٌ؛ اِلَّا وَمَنْزِلِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ
اور وصال مین کوئی مرتبہ مخصوص نہین مگر میری منزلت بہت نیک اور قریب ہی وَھَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ
رَوْنَقَ صَفْوِھَا؛ فَحَلَّی مَنَاھِلُھَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ؛ مجھے بخشے ایام اپنے صفائی کے
خوبیان سوا اسکے چشمے شیرین ہو اور پینے کا جاگا بہتر ہوا وَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا بِکُلِّ
کَرِیْمَۃٍ؛ لَا یَھْتَدِیْ فِیْھَا اللَّبِیْبُ وَیَخْطُبُ؛ اور ہوا مین ہر خوبی کا مانگے ہوا جو راہ
نہین پاتا ہی اُسمین عاقل اور مخاطب نہین ہوتا؛ اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُھُمْ
رَیْبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یَرْھَبُ؛ مین ان لوگون مین ہون جو ہمنشین اُنکا
ڈرتا نہین زمانے کی سختی سے اور دیکھتا نہین وہ جو ڈرے قَوْمٌ لَھُمْ فِیْ کُلِّ مَجْدٍ رُتْبَۃٌ؛
عُلْوِیَّۃٌ وَبِکُلِّ جَیْشٍ مَوْکِبٌ؛ لوگان ہین انھون کو ہر شرف مین رتبہ ہی بلند اور لشکر
مین جلو ہی اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَأُ دَوْحَھَا؛ طَرَبًا وَفِی الْعَلْیَاءِ بَازٌ
اَشْھَبُ؛ مین خوشیان کا بلبل ہون بھرتا ہون باغون کو خوشی سے اور آسمان مین
شہباز ہون اَضْحَتْ جُیُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِیْئَتِیْ طَوْعًا وَمَھْمَا رُمْتُہٗ
لَا یَعْزُبُ؛ ائے ہین دوستون کے لشکران میرے حکم کے نیچے آرزو سے اور جب مین اسکو طلب کرتا ہون
تو دور نہین ہوتا اَصْبَحْتُ لَا اَمَلًا وَلَا اُمْنِیَّۃً اَرْجُوْ وَلَا مَوْعُوْدَۃً اَتَرَقَّبُ
ہوا مین نہ آرزو طمع کی اور نہ امید اور نہ وعدہ جو اسکی امید رکھون مَا زِلْتُ اَرْتَعُ فِیْ

مَیَادِیْنِ الرِّضَا؛ حَتّٰی وُهِبْتُ مَکَانَهٗ لَا تُوْهَبُ؛ مین تھا رضامندی کے میدانون
مین چرتا ہوا یہانتک کہ دئے گیا مجھے ایک مرتبہ جو دوسرے کو نہین دئے جاتا ہی اَضْحَی الزَّمَانُ کَحُلَّةٍ
مَرْقُوْمَةٍ؛ نَتَزَهُوْ وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ زمانہ ہوا نقشی خلعت سا
چمکتا ہوا اور ہم اسکے سنہری دردامن مین ہین اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا؛ اَبَدًا
عَلٰی فَلَکِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ غروب ہوے اول کے لوگون کے آفتاب اور ہمارا آفتاب ہمیشہ
بلندی کے آسمان پر غروب نہین ہوتا مین بعد حضرت کہے تمام پرندے بولی بولتے ہین اور کام نہین کرتے
باز کام کرتا ہی بولی نہین بولتا اسلئے بادشاہون کے ہاتھ اسکو جاگاہ ہو یہہ کہے بعد شیخ علی بن ہیتی
قدس سرہ اُٹھے حضرت کے قدم کو بوسہ دئے روایت ہی شیخ ابی الحسن جوسقی رحمۃ اللہ علیہ سے کہے
مین اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ بقا ابن بطو قدس سرہما ایکروز شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے نزدیک
حاضر ہوئے حضرت فرمائے ہر طویلے مین میرا ایک نرہی کوئی اسکی برابری نہین کرسکتا اور ہر زمین
مین میرا ایک گھوڑا ہی اسپر کوئی سبقت کرنہین سکتا اور ہر لشکر مین میرا ایک بادشاہ ہی اُسکی
کوئی مخالفت نہین کرسکتا اور ہر منصب مین میرا ایک خلیفہ ہی معزول نہین ہوتا روایت
ہی ایکروز شریف مسعود بن عمر ہاشمی مقری رحمۃ اللہ علیہ حضرت کے روبرو یہہ آیت پڑہا نَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ حضرت قاری کو فرمائے ای ارے خاموش ہو بعد حضرت ایک آواز
کرکے کہے کبتک ہم تیری حمد کرین اور کب تک تیری تسبیح کرین اور کب تک تیری تقدیس کرین تسبیح والے
ہمین ہین تم اپنے اسرار ظاہر کرے اور ہم اسکو دیکہے پھر قرب تو ہم کو فنا کرتا ہی اور رویت بیجان کرتی ہی
پھر کون ہم سے جاوے بعد سر اٹھا کے حضرت کہے خدا کے فرشتے اتر و ہماری مجلس مین حاضر ہو کیونکہ
ہماری جماعت تمھاری جماعت سے کبھی بہت کامل ہوتی ہی روایت ہی شیخ عبد الکریم جیلی سے کہے
ایک روز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرمائے ای پیغمبران اور ای سولان تم اگر صاحب لقب ہوے

نبوت سے لیکن خداتعالی ہم کو کچھہ جیران عطا کیا ہی جو تم کو نہیں دیا جاننئے اس قول سے حضرت
کو انبیا پر فضیلت ہو سولازم نہیں آتا کیونکہ انبیا کی فضیلت متفق علیہ ہے اولی یہی ہے اس کلام
کا معنی صاحبان حال کے دریافت و تاویل پر موقوف رہے چھٹی نہر حضرت قدمی ھذہ
علی رقبة کل ولی اللہ فرمانیکے بیان مین اس نہر مین چار جدول ہین پہلی جدول
مین صورت مجلس کا بیان ہی روایت ہی شیخ ابی الثنا محمود بن احمد کردی حمیدی جیلانی بغدادی
شافعی اور شیخ شرف الدین ابی عبداللہ محمد بن علی شنبکی شافعی اور شیخ ابی محمد عبداللہ بن احمد خشاب
بغدادی حنبلی نحوی کو شیخ ابی بکر عبداللہ بن نصر بن حمزہ تیمی بکری بغدادی حنبلی اور حافظ ابی العز
عبدالمغیث بن ابی الحرب زہیر بن علوی بغدادی حربی حنبلی سے کہے بغداد مین محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
کی مجلس مین حضرت کی رباط مین جو حلبے مین ہی ہم حاضر ہوئے اس روز حضرت کی مجلس مین عراق
کے اکثر مشایخ حاضر تھے چنانچہ اس مجلس مین شیخ علی بن ہیتی زریرانی اور شیخ بقا بن بطو نہر ملکی
اور شیخ ابی سعد قیلوی اور شیخ موسی بن ماہین زولی بیت اللہ کے قصد سے نکل کے بغداد کو پہنچے
اور شیخ ابی النجیب عبدالقاہر بن عبداللہ سہروردی اور شیخ ابی المکارم اکبر معمر اور شیخ ابی العباس احمد
بن علی جوسقی صرصری اور شیخ ماجد کردی اور شیخ ابی حکیم ابراہیم بن دینار نہروانی اور شیخ ابی عمرو عثمان
بن مرزوق قرشی بغداد کو بزرگون کی ملاقات واسطے آئے تھے اور شیخ مکارم اکبر مطر باذرائی اور شیخ جاگیر
اور شیخ خلیفہ بن موسی الاکبر اور شیخ صدقہ بن محمد بغدادی اور شیخ یحیی بن محمد دوری معروف بہ مرتعش
اور شیخ ضیاء الدین ابراہیم بن ابی عبداللہ بن علی جولی اور شیخ ابی عبداللہ بن محمد دریانی قزوینی کہ
بغداد کو آئے تھے اور شیخ ابی عمرو عثمان بن مروزہ بطایحی اور شیخ قضیب البان موصلی اور شیخ
ابی العباس احمد بقلی معروف بہ یمانی اور شیخ ابی العباس احمد بن علی قرشی کہ تصرفات ظاہر رکھتے تھے
اور انھون کے شاگرد شیخ داؤد بن سلیمان کہ جوان تھے اور پانچوقت کی نماز مکہ معظمہ مین پڑھتے تھے

اور شیخ ابی عبد اللہ محمد بن احمد معروف بہ خلاص اور شیخ ابی عمرو عثمان بن احمد عراقی معروف بہ شوکی کہتے
ہیں کہ وہ رجال الغیب میں تھے اور شیخ سلطان بن احمد مزین اور شیخ ابی بکر بن عبد المجید شیبانی
معروف بہ حجازی اور شیخ ابی العباس احمد بن الاتا اور شیخ ابی محمد احمد بن عیسی معروف بہ کوشیخ اور شیخ ممار
بن علی جمیل اور شیخ ابی البرکات بن معدان عراقی اور شیخ عبد القادر بن حسن بغدادی اور شیخ
ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار اور شیخ ابی عبد اللہ محمد بن ابی المعالی بن قاید اوانی اور شیخ
ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز کہ جوان تھے اور شیخ شہاب الدین عمر بن شیخ محمد سہروردی کہ یہ
بھی جوان تھے اور شیخ ابی الثنا محمود بن عثمان بقال اور شیخ ابی حفص عمر بن ابی نصر غزال اور شیخ ابی محمد
فارسی بغدادی اور شیخ ابی محمد علی بن ادریس یعقوبی کہ جوان تھے اور شیخ ابی حفص عمر کیماتی اور شیخ عباد
اور شیخ مظفر جمال اور شیخ ابی بکر حامی معروف بہ مزین اور شیخ جمیل بدوی صاحب خطوہ وزعقہ اور شیخ
ابی عمرو عثمان صریفینی اور شیخ ابی الحسن جوسقی معروف بہ ابی عرجا اور شیخ ابی محمد عبد الحق حریمی اور
قاضی ابی یعلی محمد بن محمد فرا وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین حاضر تھے اور حضرت سخن فرماتے تھے اثنائے
سخن میں حضرت کا دل حاضر ہوا سو فرمائے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنے
میرا یہہ قدم خدا کے ہر ولی کے گردن پر ہے پھر شیخ علی بن ہیتی اٹھ کے کرسی پر چڑھے اور حضرت کے
قدم کو اپنے گردن پر رکھے اور حضرت کے دامن کے نیچے آئے اور حاضران مجلس تمام اپنے گردنونکو جھکائے

دوسری جدول گردنان جھکانے کے بیان میں اس جدول میں تین شعبے ہیں پہلا شعبہ

حاضران مجلس میں روایت ہے شیخ ابی بکر احمد بن شیخ ابی الغنایم اسحق بن بطو نہر ملکی سے کہے کہ
میں اپنے چچا شیخ بقا بن بطو کے ہمراہ مجلس میں حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر تھا حضرت
فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ شیخ بقا بن بطو اپنی گردن جھکا دئے روایت
ہے شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی سے کہ میں مجلس میں ہمارے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر تھا حضرت

فرمائے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله میری بازو سے شیخ بقا بن بطو بیٹھے تھے سو اپنی
گردن جھکا دئے روایت ہی شیخ ابی الخیر سعد بن ابی سعد قیلوی اور شیخ ابی محمد طلحہ بن مظفر
بن غانم علثی سے کہے بغداد مین رباط مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے ہم حاضر تھے حضرت فرمائے
قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله شیخ ابو سعد قیلوی اپنی گردن جھکا دئے روایت
ہی شیخ ابی محمد رجب بن ابی منصور بن نصر اللہ عونی داری نصیبینی سے کہے مین اور شیخ ابی مسعود حاذ
سنہ چھے سو ستر ہجری مین شیخ ابی محمد علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات واسطے
یعقوبا کو گئے اور انھون سے پوچھے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے قدمی هذه علی رقبة
کل ولی الله تو شیخ علی بن ہیتی حضرت کا قدم اپنی گردن پر لئے یا نہین شیخ علی یعقوبی کہے مین
اس مجلس مین حاضر تھا شیخ علی بن ہیتی کو دیکھا کرسی پر آکے حضرت کا قدم لیکے اپنی گردن پر رکھے
اور حضرت کے دامن کے نیچے آئے اور کہے اس مین حضرت کی پوری اطاعت ہی روایت ہی
شیخ ابی محمد عبد اللطیف بن شیخ ابی النجیب عبد القادر سہروردی سے کہے میرے والد شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر تھے حضرت فرمائے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله
میرے والد اپنی گردن جھکا دئے اور تین بار کہے علی راسی یعنے یہہ قدم میرے سر پر ہی روایت
ہی شیخ ابی الفتوح یحیی بن شیخ ابی السعادات سعد اللہ بن ابی عبد اللہ تکریتی سے کہے مین اپنے والد
کے ہمراہ تکریت سے کبھی شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو آتا اور کبھی شیخ موسی بن ماہین عولی
کی ملاقات واسطے ماردین کو جاتا ایکبار ہم شیخ موسی کے ہمراہ بغداد کو آئے اور شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوے حضرت فرمائے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله
شیخ موسی اپنی گردن جھکا دئے روایت ہی شیخ مرزوق بن جمیل بن سلامہ قرشی حنبلی
مصری سے کہے ایکبار مین مصر سے حج کو گیا وہان سے بغداد کو بزرگون کی ملاقات واسطے

و شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا اس روز وہاں عراق کے بڑے بڑے
مشایخ حاضر تھے میری ایک بازو سے شیخ ابی الکرم اکبر معمر تھے اور ایک بازو سے شیخ ابی عبد اللہ
محمد بن ابی قزوینی تھے حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ "کل ولی اللہ" حاضران
مجلس تمام اپنے گردنان جھکا دئے اور میں بھی اتنا سر جھکا دیا کہ قریب ہوا زمین کو پہنچے اور شیخ
ابوالکرم بھی اس ہی طرح کئے جب لوگ وہاں سے پھرے شیخ ابوالکرم مجھے کہے روئے زمین پر
کوئی ولی اللہ باقی نہیں رہا مگر اپنی گردن جھکا دیا مگر ایک شخص اصفہان میں اپنی گردن نہ جھکایا
پھر حال اسکا سلب ہوا ابو عبد اللہ دریائی بھی انھونکی تصدیق کئے روایت ہے شیخ ابی النجاۃ سلیمان
بن شیخ ماجد کردی سے کہے میں اپنے والد کے ساتھ رباط میں شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر
تھا حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ "کل ولی اللہ" پھر میرے والد اپنی گردن جھکا دئے
روایت ہے شیخ ابی المجد سے کہے میں حبش کے ملک میں شیخ مکارم کی ملاقات کیا وہاں سے انھوں
بغداد کو آئے اور شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کی رباط میں حاضر ہوئے میں بھی انکے ہمراہ تھا
اور وہاں عراق کے اکثر مشایخ حاضر تھے شیخ مکارم درمیان میں شیخ ابی النجیب عبد القاہر سہروردی
اور شیخ سلطان مزین کے بیٹھے حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اثنائے وعظ میں فرمائے قدمی
ھذہ علی رقبۃ "کل ولی اللہ" شیخ مکارم اپنی گردن جھکا دئے حاضران مجلس بھی اپنے
گردنوں کو خم دئے روایت ہے شیخ یحیی بن برکت بغدادی سے کہے میں رباط میں شیخ الاسلام
محی الدین رضی اللہ عنہ کی جو جلسے میں تھا حاضر ہوا وہاں اکثر مشایخ جمع تھے اور میں شیخ خلیفہ کی
بازو سے بیٹھا تھا اس میں حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ شیخ خلیفہ اپنے
سر کو جھکا دئے اور کہے کیا عجب ہے سخن فرد عصر کہا ہے روایت ہے شیخ ابی حفص عمر بن مصدق
بن حسین واسطی شافعی سے کہے میں شیخ ابی عمرو عثمان بن مرزوق بطائحی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک

مدت تک رہے انھون کی خدمت کیا ایکبار تین روز وہان رہا جو تھے روز صبح کو کہے ای عمر میرا ا
بغداد کو جانیکا ہی مین کہا یا سیدی مین بھی تمھارے ساتھ ہون کہے خدا تعالی کا نام لے اور میرے
ہو اور تیرا قدم میرے قدم کی جگھہ رکھہ پھر شیخ بطایح سے نکلے مین پیچھے ہوا اور میرا قدم انھون کے قدم
جگھہ پر رکھا سو تھوڑے وقت مین بغداد کو پہنچے اور شیخ الاسلام عبد القادر رضی اللہ عنہ کے
مین حاضر ہوے وہان عراق کے اکثر مشایخ حاضر تھے حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل
ولی اللہ حاضران مجلس اپنے گردنون کو جھکا دئے اور شیخ ابو عمرو بھی اپنی گردن جھکا دئے من بعد
اباعمرو کو محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرمائے تو اپنے مکان کو جلد جا شیخ ابو عمرو عثمان وہان سے اٹھے
وقت نکلے اور مین بھی پیچھے انھون کے ہوا اور میرا قدم انھون کے قدم کی جگھہ پر رکھا تھا تھوڑے وقت
مین بطایح کو پہنچے مین شیخ اباعمرو سے پوچھا حضرت کیا واسطے بغداد کو گئے بھی اسی ہی بار رو
وہان سے پھر کے آئے شیخ کہے مجھے حضرت کی مجلس مین حاضر ہونیکا حکم ہوا تھا و گرنہ بغداد کو جانیکا
مجھے کچھہ کام نتھا دوسرا شعبہ حضرت کی مجلس سے غایب تھے سو لوگون کے بیان مین
روایت ہے شیخ ابی حفص عمر طفسونجی سے کہے ایک روز میرے والد شیخ عبد الرحمن طفسونجی مین
لوگون کے درمیان اپنی گردن جھکا دئے اور کہے علی راسی یعنے میرے سر پر ہے ہم اسکا سبب
پوچھے شیخ فرمائے اسوقت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ بغداد مین فرمائے ہین قدمی ھذہ علی
رقبۃ کل ولی اللہ وہ تاریخ ہم لکھہ رہے پھر بغداد سے اسی ہی طرح خبر پہنچی روایت
ہے ابی الفتح محمد بن ابی المظفر عبد السمیع بن عبد اللہ قرشی سے کہے کہ مین شیخ ابی محمد بن عبد ربہ البصری
نزدیک آیا انھون اپنے دوستون کے ساتھہ سخن کرتے تھے ایک لحظہ خاموش ہوئے لوگ بھی
انکے ادب سے خاموش ہوئے پھر اپنے سر کو زمین پر رکھہ دئے اور کہے میرے سر پر جب شیخ گھر کو گئے
مین بھی انکے ہمراہ ہوا اور خدا کی قسم دیکے کہا مجھے آپ اس فعل سے خبر دیو جو آج کے روز

اور آپ ایسا کبھی نہین کیئے تھے کہے اسوقت بغداد مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے ہین
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ روئے زمین پر کوئی ولی باقی نہین رہا مگر ایسا ہی
کیا پھر مین وہ تاریخ لکھ رکھا جب بغداد کو گیا ویسا ہی خبر پایا روایت ہی شیخ ابی محمد سے
کہے ایک روز شیخ حیات بن قیس حرانی اپنی گردن جھکا کے کہے میری گردن پر ہی ان کے فرزند
شیخ ابی حفص اسکا سبب پوچھے کہے ہمارے پیر شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ اسوقت بغداد مین فرمائے
ہین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ روایت ہی شیخ ابی عمرو عثمان بن عاشورا
سنجاری سے کہے ایک روز ہمارے پیر شیخ سوید سنجاری سنجار مین اپنی رباط مین سر جھکا دیئے
اور کہے میرے سر پر ہی شیخ حسین تعفری اسکا سبب پوچھا کہے اسوقت بغداد مین شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے ہین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ روایت ہی شیخ
اسمعیل بن سوید سنجاری سے کہے میرے والد شیخ سوید سنجاری اکثر محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے
مناقب ذکر کرتے اور خدا تعالی کا فضل جو انھون پر ہی بیان کرتے اور میرے والد کی کوئی مجلس
خالی نتھی جو اُس مین ذکر کرے ہنو ایکبار میرے والد اپنا سر جھکا کے کہے میرے سر پر ہی شیخ حسین
تعفری اسکا سبب پوچھے میرے والد کہے اسوقت بغداد مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے
ہین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ پھر ہم تاریخ لکھ رکھے بعد بغداد سے ویسی ہی
خبر آئی روایت ہی شیخ ابی الفرح عبد الرحیم اور شیخ ابی الحسن سے کہے ہم ام عبیدہ مین شیخ احمد رفاعی
قدس سرہ کے رواق مین تھے شیخ احمد رفاعی اپنا سر جھکا دئے اور کہے میری گردن پر ہی ہم اُسکا
سبب پونچھے کہے اسوقت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ بغداد مین فرمائے ہین قدمی ھذہ علی رقبۃ
کل ولی اللہ روایت ہی شیخ ابی محمد زعیب جبی سے کہے شیخ رسلان دمشقی قدس سرہ
دمشق مین گردن جھکا دئے اور کہے اسوقت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے ہین قدمی

هٰذه علی رقبة کل ولی الله روایت ہی شیخ ابی صالح مغربی تبریزی سے کہے ہمارے پیر
شیخ ابومدین شعیب مغربی ایک روز مغرب مین اپنے دوستون کے درمیان گردن جھکادے
اور کہے ای بار تعالی مین ان ہی لوگون مین ہون تجھے اور تیرے فرشتونکو گواہ رکھتا ہون تحقیق
مین سنا اور اطاعت کیا یاران سب اسکا پوچھے شیخ کہے اسوقت بغداد مین شیخ عبد القادر
رضی الله عنه فرماے ہین قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله پھر ہم وہ تاریخ لکھ رکھے
ہمارا ایک آشنا جب عراق سے آیا سو ویسا ہی خبر دیا روایت ہی شیخ حسن بن ابی محمد
عبد الرحیم حسینی مغربی مصری سے کہے میرے والد شیخ عبد الرحیم قنا مین تھا ایک اپنی گردن جھکادے
اور کہے صدق الصادق المصدوق لوگ پوچھے وہ صادق کون ہی کہے شیخ محی الدین
عبد القادر ہی تحقیق بغداد مین اسوقت کہا ہی قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله پھر
اور خدا کے تمام مردان مشرق و مغرب مین اسکی اطاعت کئے مین پھر ہم تاریخ لکھ رکھے شیخ
جیسا فرماے تھے ویسی خبر آئی روایت ہی شیخ ابی محمد عبد الله بطایحی سے کہے کہ شیخ عدی
بن مسافر اموی جب سفر کا قصد کئے اپنے ساتھ نماز پڑھنے واسطے مجھے شیخ محی الدین عبد القادر
رضی الله عنه درخواست کئے حضرت مجھے اذن دئے مین انکے ہمراہ پانچ سال نماز پڑھتا رہا شیخ عدی
اپنے زاویے سے نکلکے کوہ لالش کو جاتے اور انکے ہاتھ مین لیسر کی لکڑی کا عصا رہتا اس سے
زمین پر دائرہ کھینچے اور اس دائرے مین بیٹھنے او کہتے جو شخص شیخ عبد القادر رضی الله عنه کے
وعظ سننے کا ارادہ رکھتا ہی تو اس دائرے مین بیٹھے تھون کے بڑے بڑے یاران اس
دائرے مین بیٹھکے محبوب سبحانی رضی الله عنه کا کلام سنتے او شیخ عبد القادر رضی الله عنه
اسوقت اپنی مجلس والونکو فرماتے شیخ عدی بن مسافر کے انکھ تمھارے درمیان ہی ایک روز
شیخ عدی اس دائرے مین بیٹھے تھے سو اپنی گردن جھکادئے قریب ہوا سر زمین کو پہنچے

جب وہان سے اُٹھکے اپنے زاویے کو گئے اُنھونکو ایک وجد عظیم ہوا اور اولیا کے حال کے وصف مین
بہت بہتر سخن فرمائے پھر اُنھون سے پوچھے آپ گردن کیا واسطے جھکا دئے کہے آج شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ
بغداد مین فرمائے ہین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ہم وُہ تاریخ لکھہ رکھے مسافران جب
بغداد سے آئے تو ویسی ہی خبر دئے تشبیر اشعبہ علی العموم گردنان جھکائے سو بیان نہین
روایت ہی شیخ ابی یوسف یعقوب بن بدران بن منصور بن بدران انصاری مقری سے
کہے کہ سنہ چھے سو اکیس ہجری مین بغداد کو قاضی القضاۃ ابی صالح نصر کی ملاقات واسطے آیا
اُنھونکو ان کے دادا کا مدرسہ جو باب ازج مین تھا پایا اُن کے نزدیک ایک جماعت بیٹھی تھی
ایک شخص پوچھا آپ کے جد بزرگوار جو فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اسمین آپ
کیا سُنے ہین سو کہے میرے والد ابی بکر عبد الرزاق اور میرے چچایان ابی عبد الرحمن عبد اللہ
اور ابی عبد اللہ عبد الوہاب اور ابی اسحٰق ابراہیم متفرق اوقات مین فرمائے تھے جب والد ہمارے قدمی ھذہ
علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمائے اسوقت پچاس سے زیادہ بڑے بڑے مشایخ عراق کے
حاضر تھے وہ سب اپنے گردنون کو جھکا دئے اور شیخ علی ابن ہیتی حضرت کے قدم کو اپنی گردن پر
رکھے مین بعد ملکون کے مشائخون سے خبر آئی کہ ہر شیخ اپنی مجلس مین گردن جھکا دیا اور حضرت کے
مقولے سے لوگونکو خبر دیا اور کسی مشایخ سے اُسکی انکار کی خبر نہین آئی روایت ہی شیخ عمر
بن سلامہ بغدادی سے مصاحب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے کہے مین اور شیخ محمد بلخی اور شیخ
ابو محمد عبد الباقی بن عبد الجبار ہروی اور شیخ ابو عبد اللہ شاہ میر بن محمد جیلانی مکی بغداد سے
شیخ ابی محمد ماجد کردی کی ملاقات واسطے جبل کو گئے شیخ ماجد ہماری بہت خاطرداری کئے اور
اپنے نزدیک کتنے روز رکھے جب ہم شیخ سے جانے کی رخصت چاہے تو شیخ فرمائے تم کو مین ایک
نوشتہ دیتا ہون تم اسکو میرے سے نقل کرو جب شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے

قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کوئی ولی اسوقت روے زمین پر باقی نرہا مگر اپنی گردن حضرت
کی قدم کے نیچے جھکا دیا اور حضرت کے مرتبے کا اقرار کیا اور صلحاء جن کی کوئی مجلس باقی نہین مگر
اسمین یہہ ذکر ہی اور جن حضرت کے نزدیک آکے حضرت کے ہاتھہ پر توبہ کئے اور حضرت کے دروازے پر
ہجوم کئے یہہ قصہ کہکے شیخ ہم کو رخصت کئے شیخ ماجد کا مقولہ ہمارے دلون مین بہت عظیم معلوم ہوا
پھر ہم وہان سے شیخ مطر باذرانی کی ملاقات کو گئے شیخ مطر رحمۃ اللہ علیہ ہم کو کہے میرے بھائی
شیخ ماجد جو کہا سو سچ کہا روایت ہی شیخ ابی الخیر عطا ابن عبد العزیز بن نعیم بن نازولہ
بن قیماز بن برزین مصری سے کہے سنہ پانسو چیاسی ہجری مین مکہ معظمہ مین رہتا تھا
اسوقت شیخ لولو ارمنی وہان قطب تھے اور انفاس کے محافظ اور شیخ عبد اللہ ماردینی انکی خدمت کرتے تھے
ایک روز مین شیخ لولو ارمنی کے نزدیک حاضر ہوا وہان شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد سہرمی اور شیخ ابو عبد اللہ
محمد دلسنی اور شیخ صلاح الدین معروف بہ امام الحرمین اور شیخ ابو حفص عمر بن محمد مغربی اور شیخ
ابو محمد عبد اللہ بن ابد غنش ماردینی حاضر تھے مین شیخ لولو کا حال خدا تعالی کے ساتھہ ایسا دیکھا
کہ اسوقت ویسا کسی کو نہ دیکھا میرے دل مین آیا حضرت کون ہے شیخ کے طرف منسوب ہین
شیخ میرے خطرے پر آگاہ ہوکے کہے ای عطا میرا پیر شیخ عبد القادر ہی فرمایا ہی قدمی ھذہ
علی رقبۃ کل ولی اللہ او جھکائے ہین تمام روے زمین مین تین سو تیرہ ولی اپنے گردنکو
حرمین شریفین مین سترہ مرد اور مغرب مین ستائیس مرد اور یمن مین تیئیس مرد اور حبش مین گیارہ مرد
اور سد یاجوج و ماجوج مین ساتھہ مرد اور عراق مین سات مرد اور عجم مین چالیس مرد اور شام
مین تیس مرد اور مصر مین بیست مرد اور سراندیپ کے جنگل مین سات مرد اور کوہ قاف مین سینتالیس
مرد اور جزائر بحر محیط مین چوبیس مرد باقی اور اطراف مین اور رجال الغیب بھی ان ہی مین ہین

تیسری جدول اس قول کے صادر ہونیکا منشا اور اسکے بعد اولیا حضرت کی

تھا کئے سو بیان مین روایت ہی شیخ ابی الحسن علی بن عبداللہ بھری البغدادی سے کہ
مین سنہ چھے سو تیس ہجری مین بغداد کو آیا اور ایک مجلس مین حاضر ہوا وہان بغداد کے سب مشائخ
جمع تھے انکے درمیان شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ کہتے
تھے سو قولکا بیان آیا شیخ خلیل بن ابی العباس احمد صرصری کہے سنہ پانسو انیاسی ہجری مین
مین شیخ ابی سعود کی ملاقات کیا اور یہہ قول صادر ہونیکا سبب پوچھا شیخ ابی سعود کہے مین اس
وقت حاضر تھا اور یہہ قول حضرت کے ولولۂ باطن سے آیا وہان اسوقت کے اعیان مشائخ سے پچاس
آدمی حاضر تھے وہ سب اپنے گردنون کو جھکا دئے اور عاجزی کے نشانیان ان سبھون پر ظاہر ہوئے
اور شیخ علی بن ہیتی کرسی پر آکے حضرت کے قدم کو اپنی گردن پر رکھے پھر شیخ ابوالحسن خفاف بغدادی
کہے مین بھی شیخ ابی سعود سے یہہ بہت بار سنا ہون اور شیخ ابو عثمان بن سلیمان معروف بہ قصیر کہے
عاشورے کے روز سنہ پانسو چوراسی ہجری مین شیخ ابی عبداللہ محمد بن قاید اوانی کی مین ملاقات کیا وہ
بھی ایسا ہی کہے روایت ہی شیخ ابی سعد قیلوی اور شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک واسطی اور
شیخ ابی محمد عبداللہ بن ابی الحسن شامی بغدادی سے کہے کہ جب فرمائے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ قدمی
هذه علی رقبة کل ولی للہ تو حقتعالی انکے دل پر تجلی کیا اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے طرف سے الکو خلعت تاتون پر ایک جماعت ملائکہ مقربین کے آئی اور حضرت اس خلعت کو انگلے
پچھلے سب اولیا کے روبرو پہنے زندے اپنے جسدون سے اور مردے اپنے ارواح سے حاضر تھے اور فرشتے
اور رجال الغیب حضرت کی مجلس کے گرداگرد ہوا مین صفوف باندھکر اتنے کھڑے تھے کہ انکے سبب
افق نظر نہین آتا تھا اور روے زمین مین کوئی ولی باقی نرہا مگر اپنی گردن جھکایا روایت ہی شیخ
بقا بن بطو نہر ملکی سے کہے جب محبوب سبحانی فرمائے قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ و شیخ
کہے تو سیجھ کہا ای عبدالقادر روایت ہی شیخ ابی محمد عبدالرحمن بن شیخ ابی حفص عمر بن ابی نصر

بن نصر بن علی بن عبد الدایم بغدادی واعظ سے معروف بہ ابن غزال کہے سنہ پانسو انہتر ہجری
مین مین شیخ ابا عبد الرحمن عبد اللہ بن شیخ الاسلام محی الدین رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو اُن کے
والد کے مدرسے مین جو باب ازج کے نزدیک تھا آیا اور اُن سے پوچھا تمھارے والد جب فرمائے
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ تم بھی حاضر تھے شیخ کہے مین بھی حاضر تھا اور وہان
اسوقت کے اعیان پچاس مرد سے زیادہ حاضر تھے تمام اپنے گردنونکو حضرت کے آگے رکھے
جب مجلس برخاست ہوی سوائے شیخ مکارم اور شیخ محمد خاص اور شیخ محمد بن احمد قزوینی اور اُنکے
شاگرد شیخ داؤد کے کوئی باقی رہا ہین اور میرے بھایان شیخ عبد العزیز اور شیخ عبد الجبار اُنکے
نزدیک آکر بیٹھے شیخ مکارم کہے آج کے روز خدا تعالی مجھے مشاہدہ کروایا کہ روے زمین پر کوئی ولی
باقی رہا کیا قریب کیا بعید مگر دیکھا علم قطبیت کا حضرت کے آگے کھڑے کئے ہین اور تاج غوثیت کا
انکے سر پر رکھے ہین اور خلعت تصریف عام کی عزل کرنا اور تولیت دینا ہیچ تمام موجودات کے اُنکو
پہنائے ہین طراز اُس خلعت کا شریعت ہی اور بڑا اُسکا حقیقت ہی اور اسنا مین حضرت کو فرمائے
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی للہ پھر ہر ولی اپنا سر آگے رکھہ دیا اور دل سے عاجزی کیا
یہان تک کہ دس ابدال جو خاصان مملکت اور بادشاہان وقت تھے وہ بھی اپنے گردنون کو جھکائے
مین پوچھا وہ دس ابدال کون ہین کہے شیخ بقا بن بطو اور شیخ ابو سعد قیلوی اور شیخ علی بن ہیتی
اور شیخ عدی بن مسافر اموی اور شیخ موسی بن ماہین زولی اور شیخ احمد رفاعی اور شیخ عبد الرحمن
طفسونجی اور شیخ ابو محمد بن عبد ربہ البصری اور شیخ حیات بن قیس حرانی اور شیخ ابو مدین شعیب
مغربی یہہ سنکے شیخ محمد خاص اور شیخ محمد بن شیخ احمد قزوینی اُن کے قول کی تصدیق کئے پھر مین اور میرے
بھایان اسکو یاد کئے اور اپنے نزدیک لکھہ رکھے ابن غزال کہتا ہی پھر مین وہان سے اُنھون کے بھایان
شیخ عبد الجبار اور شیخ عبد العزیز کے نزدیک آیا اور اس مقولے سے خبر دیا وہ بھی بے تفاوت ایسا کہے

روایت ہی شیخ خلیفہ سے اور وہ اکثر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھتے تھے
کہے مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور کہا یا رسول اللہ شیخ محی الدین عبد القادر
فرماتے ہین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے شیخ عبد القادر
راست کہا اور کیون نہ کہیگا وہ قطب ہی اور مین اسکی عایت مین ہون روایت ہی شیخ
ابی الحسن علی بن محمد بغدادی صوفی حنبلی سے کہے مین ایکمدت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت
کیا جب حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ مین بھی حاضر تھا اور عمر
میری اسوقت بیس برس سے زیادہ تھی اور شیخ علی بن ہیتی کرسی پر آئے اور حضرت کا قدم اپنی
گردن پر رکھے جب لوگ پھر گئے شیخ علی کے دوستان اس فعل کا سبب پوچھے شیخ فرمائے
مین جو دیکھا سو تم دیکھتے تو البتہ حضرت کا قدم اپنی گردن پر رکھتے روایت ہی شیخ ابی البرکات
بن صخر سے کہے مین میرے چچا شیخ عدی بن مسافر اموی سے پوچھا شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ
کے سوائے دوسرا کوئی سابق کے مشایخون مین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ
کہا ہی کہے کوئی نہین کہا مین اس قول کا معنی پوچھا کہے یہہ کلمہ ہی خبر دیتا ہی انکے مقام فردیت
پر اسوقت مین کہا ہر وقت مین کیا ایک فرد ہوتا ہی سو کہے ہوتا ہی پر سوائے حضرت کے کوئی
فرد یہہ کہنے کا مامور نہوا پھر مین کہا آیا حضرت کو یہہ کہو کر کے امر ہوا تھا سو کہے تمامی اولیا
اپنے گردنون کو نہین رکھے مگر امر الہی سے جیسا ملائکہ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہین کئے مگر بامر الہی
روایت ہی شیخ ابی الحسن علی قرشی سے کہے ایک شخص ابی سعد قیلوی سے پوچھا شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ
جو کہے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ سو امر الہی سے تھا شیخ کہے امر الہی سے تھا
اس مین کچھ شک نہین وہ کلمہ لسان قطبیت کا ہی ہر زمانے مین قطب ہتا ہی لیکن بعضے
مامور ہوتے ہین جیسے ہمارے شیخ پس انکو سوائے سکوت کے گزیر نہین اور بعضے مامور ہوتے ہین

کلام کرنے پر پھر اُنھوں کو سوائے کلام کئے کے گزیر نہین اور شیخ عبدالقادر مقام قطبیت مین سب سے
زیادہ کامل ہین کیونکہ اُنھون لسان شفاعت مین روایت ہی شیخ عبد ربہ البصری سے کہے
کہ جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ مامور ہوے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کہنے پین دیکھا
مشرق و مغرب کے اولیا کو حضرت کی تعظیم واسطے اپنے سرون کو جھکا دئے مگر بلاد عجم مین ایک مرد نے جھکایا
سو اسکا حال سلب ہوا روایت ہی شیخ ابی المعالی بن راشد عراقی مقدسی سے کہے ماہ رمضان کے
مین سنہ پانسو نیاسی ہجری مین جمعہ کا دن حران کی جامع مسجد کو شیخ حیات بن قیس حرانی پاس
آیا میرا ارادہ تھا شیخ حیات کا مرید ہوں شیخ فرمائے تیرے پر دوسرے کا نشان ہی مین کہا نامزد
ہو سو ہون شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے طرف کسی سے انکا خرقہ نہین پہنا شیخ فرمائے ہم ایک زمانہ دراز
شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے سائے مین رہے اور انکے چشمہائے عرفان سے پیالے پئے حضرت سے پچھا
ایک دم صادر ہوتا تھا اور اسکی روشنائی کا شعاع آفاق مین منتشر ہوتا تھا جیسا اندھیری رات
مین آتش کی روشنی نمود ہوتی ہی اس نور سے اصحاب احوال موافق اپنے مرتبون کے نور لیتے تھے
اور جب حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اللہ تعالی حضرت کا نور تمامی
اولیا کے دل مین زیادہ کیا اور ان کے علوم مین برکت دیا اور انکے احوال مین رفعت دیا بسبب
گردنان رکھنے کے اور حضرت خدا تعالی طرف انبیا اور صدیقین و شہدا و صالحین صلوات اللہ علیہم
اجمعین کی گروہ کے ساتھ گئے چوتھی جدول یہہ قول صادر ہوئے بعد اولیائے کرام اور
اصفیائے عظام حضرت کی تعظیم کئے سو بیان مین روایت ہی شیخ ابی القاسم
بطائحی حدادی شامی سے کہے سنہ پانسو اُنیاسی ہجری مین بزرگوں کی ملاقات واسطے مین لبنان
پہاڑ کو آیا وہان ایک مرد اصفہانی تھے شیخ عبداللہ جیلی نام اُن کے نزدیک مین بیٹھے پوچھا آپ
یہان کتنے سال سے رہتے مین فرمائے سات برس سے مین کہا آپ یہان کچھ عجیب و غریب چیز

دیکھے ہو تو بیان فرماؤ کہے سنہ پانسو انسٹھ ہجری میں چاندنی رات تھی دیکھا ہون اُس پہاڑ کے
رہنے والے جمع ہو کر اور لنگریان باندھ باندھ کر عراق طرف اُڑھتے ہین میرا ایک آشنا تھا اُس سے
پوچھا تم سب کہاں جاتے ہو کہا خضر علیہ السلام ہمکو حکم پہنچائے ہین بغداد کو جا کے قطب کی مجلس
مین حاضر ہونا ہین پوچھا قطب کون ہے وہ شخص نے کہا شیخ عبد القادر ہے مین اسکو کہا تیرے ہمراہ مین
بھی آتا ہون پھر اُسنے مجھے اجازت دیا میں بھی اسکے ساتھ اُڑھا تھوڑے عرصے مین ہم بغداد کو
پہنچے دیکھا تو سب حضرت کے حضور مین صفان باندھکے کھڑے ہین اُنھون کے سرداران حضرت
کو یاسیدنا یاسیدنا کرکے پکارتے اور حضرت رضی اللہ عنہ انھونکو حکم کرتے مین اور
اُس حکم کے بجالانے مین بہت جلدی کرتے ہین جب حضرت سب کو رخصت کئے تب تمام حضرت کے
حضور سے پچھلے پاؤن ہٹتے ہوئے نکلے اور باہر آکے ہوامین اُڑھے مین بھی میرے آشنا کے ساتھ
اُڑا جب لبنان پہاڑ کو پہنچے میرے آشنا سے پوچھا حضرت کے حضور مین کیا واسطے ایسا
ادب کئے اور اُنکا حکم جلد بجالائے اُسنے کہا بھائی ہم اسکا ادب کیون نہ کرین اُسنے فرمایا ہے
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اور اسکی اطاعت اور تعظیم کرنیکا ہم کو امر ہوا روایت
ہے شیخ ابی الحسن علی زنجانی ملقب بہ اسد انوس اور شیخ ابی الثنا محمود بن احمد کردی سے کہے محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمائے بعد تمام اولیا ابدال اوتاد جب حضرت
کے نزدیک آتے تو سلام اسطور سے کرتے السلام علیک یا ملک الزمان یعنے سلام
تجھپر ای زمانیکے بادشاہ و یا امام المکان اور ای پیشوا جگہہ کے و یا قائما بامر اللہ اور ای
کھڑے ہو حکم پر خدا کے و یا وارث کتاب اللہ اور ای وارث اللہ کی کتاب کے و یا نائب
رسول اللہ اور ای نائب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے و یا من السماء والارض مائدتہ
واھل وقتہ کلھم عائلتہ اور ای وہ جو آسمان زمین اسکا سفرہ ہے اور اسکے وقت کے

سب لوگ اسکے محتاج وبا من ینزل القطر بدعوته ویدر الفرع ببرکته اور ای وہ
جو بیہ بتا ہی منہہ اسکے دعا سے اور اترتا ہی دودھہ کاسون مین اسکی برکت سے **روایت** ہی شیخ
ابو الحسن قرشی سے کہے ہین شیخ قضیب البان موصلی سے پوچھا تم کسی کو شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے سا دیکھے ہو
کہے مین انکے مثل کسیکو نہین دیکھا اور حضرت قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی اللہ فرمائے بعد حضرت
کے روبرو اولیا اور رجال الغیب آتے تو حضرت کی ہیبت سے اپنے سرون کو جھکائے ہوئے رہتے **ستانوین**
نہر حضرت کے کرامات کے بیان مین اس نہر مین دو جدول ہین **پہلی جدول حضرت کے**
کرامات کے اثبات مین امام یافعی مرأت الجنان مین لکھا ہی کرامات شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کے بحد ہین شمار مین نہین آتے مجھے ایک برا عالم جو حضرت کے صحبت مین تھا سو خبر دیا حضرت کے
کرامات حد تواتر کو پہنچے ہین اور سب کا اتفاق ہی اسپر جو کرامات حضرت سے ظاہر ہوئے سو کسی شیخ
آفاق سے ظاہر نہین ہو **روایت** ہی شیخ علی بن ہیتی سے کہے میرے زمانون کے مشایخون مین کسیکو
کرامتان شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے زیادہ نہین دیکھا جو چاہتا حضرت کی کچھہ کرامت
دیکھین تو دیکھتا اور خرق عادت کبھی حضرت سے ظاہر ہوتی اور کبھی حضرت کے ساتھہ اور کبھی حضرت مین
روایت ہی شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی اور شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی سے کہے کہ واللہ خدا تعالی
ظاہر نہین کیا اور ظاہر نکریگا دنیا باقی رہی تک مثل شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کسی ولی کو اور
کرامات حضرت کے جواہر کی لری کے مانند تھے پی در پی اگر کوئی شخص چاہتا تو ایک دن مین حضرت
کے بہت سے کرامات گنتا سمجھے یہہ جو شیخ کہے اللہ تعالی ظاہر نہین کیا اور ظاہر نکریگا دنیا باقی
رہے تک بعضون نے اسپر اشکال کرتے ہین کیونکہ ابی بکر صدیق تو سب سے افضل ہین ایسا ہی باقی
کے صحابہ بھی اولیا سے افضل ہین سو میرے عقل ناقص مین اسکا جواب یہہ ہی اس مقولے کو فضیلت
پر حمل نکرنا بلکہ فقط کرامتین ظاہر ہونے پر حمل کرنا واقعی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسقدر کرامتین

ظاہر نہین ہوئے جو حضرت سے ظاہر ہوئے اسکے ظہور سے حضرت کی فضیلت صحابہ پر لازم نہین آتی صحابہ کو کرامات
ظاہر کرنیکی احتیاج نہتی کیونکہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے دیکھہ چکے تھے اور
سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کے شرف سے ہادی ہو چکے تھے اُنھونکی راہ بتانے سے
بعد کے بہت لوگ ایمان لائے اور دین کے کامون پر متوجہ تھے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے وقت مین دین
کے بہت سے احکام جاری نہین ہوتے تھے مسلمانونکو غفلت تھی اسلئے بہت سے کرامات اللہ تعالی نے
حضرت کے ہاتھہ پر ظاہر کیا اور بہت سے یہود و نصاری کرامات دیکھکر ایمان لائے چنانچہ محی الدین حضرت
کا لقب ہونا اسپر دلالت کرتا ہے واللہ اعلم **دوسری جدول حضرت کے کرامات کی**
تفصیل مین اسمین پچیس شعبے ہین **پہلا شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہے حضرت کی ذات سے**
رضی اللہ عنہ۔ روایت ہے شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک واسطی اور شیخ ابی سعود مدلل
اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ناصر الدین بن قایداوانی سے کہے اکہ شیخ بقا ابن بطو اور شیخ علی بن ہیتی
اور شیخ ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہم شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت کی گھر مین جو باب
ازج مین تھا جمع ہوئے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ شیخ علی بن ہیتی کو فرمائے کچھہ سخن کہو شیخ علی عرض
کئے مین آپ کے حضور مین کیسا کلام کرون پھر شیخ بقا کو فرمائے شیخ بقا بھی ویسا ہی عرض کئے
بعد شیخ ابا سعد قیلوی کو فرمائے شیخ ابا سعد تھوڑا کلام کرکے خاموش ہوئے اور کہے آپکے
امتثال امر کے کلام کیا اور آپکے تعظیم کے لئے خاموش ہوا من بعد حضرت آپ ہی حقایق مین سخن
شروع کئے حاضران مجلس پر حضرت کا سخن بہت عظیم ہوا پھر حضرت سے کچھہ گانے کا اذن چاہے
حضرت حکم دئے قوال چند بیت گایا اسمین حضرت اُڑنے لگے یہانتک لوگون کے نظر سے غایب
ہوئے لوگ حضرت کے مدرسے مین آئے تو دیکھے ہین حضرت وہان بیٹھے ہین **روایت ہے** شیخ
ابی محمد عبد اللطیف بن شیخ ابی النجا سالم بغدادی سے معروف بہ خطاب خادم محبوب سبحانی کے کہے ایک روز

حضرت شیخ فرماتے تھے یکایک ہوا مین چند قدم جا کے کہے ای اسرائیلی ٹھہر سنو سخن محمدی کا پس پھیر
اکے بیٹھے لوگ اسکا سبب پوچھے تو حضرت فرمائے ابو العباس خضر میری مجلس سے تیز تیز گذر رہا تھا
اسلئے مین اُسکو یہہ کہا **دوسرا شعبہ وہ جو متعلق ہی علویات کے ساتھہ روایت ہے**
شیخ ابی بکر عبد الرزاق اور شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز سے کہے رمضان کے غُرّے کو سنہ ۵۴۵ھ
یا اسو ہینا الیس بجری مین محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ دوپہر رات کو مدرسے کے موذن کو کہتین فرمائے منارے پر
جا کے ندا کر موذن حضرت کا امر بجا لایا بعد جب شب کا تیسرا حصہ باقی رہا پھر فرمائے ندا دوسری کر موذن
حضرت کا امر بجا لایا پھر سحر کا وقت شروع ہونے ہی تیسری ندا کا امر کئے موذن حکم بجا لایا پھر ایکساعت
کے بعد فرمائے اب سحر کی ندا کر موذن امر بجا لایا جب صبح ہوئی حضرت کے بعض خاص مصاحبون نے
اسکا سبب پوچھے حضرت فرمائے جب اول ندا کیا عرش کو ایک بڑی حرکت ہوئی اور اُسکے نیچے منادی
پکارا ای مقربان اخیار ہوشیار ہو جب دوسری ندا کیا عرش کو پہلی حرکت سے کم ہوی اور اسکے نیچے
سے منادی پکارا ای لعو لیا لے ابرار بیدار ہو اور جب تیسری ندا کیا عرش کو حرکت ہوئی پہلی حرکت سے کم
اور اسکے نیچے سے منادی ندا کیا ای مستغفران اسحار اُٹھو سنو اُس مرتبے لوگون کو اذان سے اشتاہ
لیا کہ یہہ تمھارا وقت ہی **تیسرا شعبہ وہ جو تعلق رکھتا برے مقامون پر روایت ہے**
شیخ ابی الحسن علی بن ادریس یعقوبی اور حافظ ابی بکر عبد الرزاق اور شیخ ابی سعود حریمی اور شیخ عمر کیماتی
اور شیخ عمر بزاز سے کہے ایکروز شیخ عبد الرحمن طفسونجی کرسی کہے میرا مرتبہ اولیا مین ایسا بلند ہے
جیسا کلنگ پرندون مین بلند گردن ہی سو اس مجلس مین شیخ ابو الحسن بن احمد جبنی حاضر تھے اور بہت
حال فاخر رکھتے تھے کھڑے ہوئے اور بدن سے دلق نکال کر کہے شیخ عبد الرحمن آؤ اور میرے ساتھہ تو
کشتی کر شیخ عبد الرحمن طفسونجی تھوڑا خاموش رہ کے اپنے یارون کو کہے اسکے بدن مین کوئی بال نہیں جو
عنایت الٰہی سے خالی ہو پھر اُنکو کہے دلق پہنو شیخ ابو الحسن جواب دئے جس سے ہم نکلے پھر اُسمین نہیں جاتے

پھر جست کر کر ایک قریہ طفسونج سے سات میل پر تھا متوجہ ہوکر اپنی عورت کو کہے ای فاطمہ پہننے
واسطے پیراہن لا انھون کی بی بی وہان سے آواز سنکے لباس لائے اور راہ مین ملاقات کئی غرض
پھر شیخ عبدالرحمن طفسونجی انھون سے پوچھے تیرا پیر کون ہی وہ کہے میرا پیر شیخ عبدالقادر ہی شیخ
عبدالرحمن طفسونجی نے کہے مین شیخ عبدالقادر کا ذکر نہین سنتا ہون مگر زمین مین اور مین چالیس برس
سے درکات مین باب قدرت الٰہی کے رہتا ہون کبھی انھون کو وہان نہین دیکھا نہ آتے سو جاتے
سوا اور اپنے بعضے یارون کو کہے تم بغداد کو شیخ عبدالقادر کے پاس جاؤ انھونکو کہو شیخ عبدالرحمن طفسونجی
تم کو سلام کہا ہی اور کہتا ہی چالیس برس سے درکات مین باب قدرت الٰہی کے رہتا ہون تم کو کبھی وہان
آتے اور جاتے سو نہین دیکھا محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اُسی ہی وقت بغداد مین ابو العباد بواب
اور شیخ مظفر جمال اور عبدالحق حریمی اور عثمان صریفینی کو فرمائے تم طفسونج کو جاؤ اثنائے راہ مین
شیخ عبدالرحمن طفسونجی کے یارونکو پاؤ گے وہ ایسا پیغام لیکے آتے ہین انھونکو اپنے ساتھ پھر لیکے
جاؤ اور شیخ عبدالرحمن کو کہو شیخ عبدالقادر تمکو سلام کہا ہی اور کہا ہی تم درکات مین ہی جسنے درکات
مین ہی سو دیکھتا نہین اسکو جو حضور آلٰہی مین ہی اور جو حضور مین ہی دیکھتا نہین اسکو جو خلوت خانے
مین ہی اور مین خلوت خانے مین ہون اور ایک مخفی دروازے سے آتا ہون اور جاتا ہون سو تو مجھے
نہین دیکھتا اسپر یہہ دلیل ہی فلانی خلعت فلانے وقت مین حق کے حضور سے تجھے میرے ہاتھہ پر آئی اور
وہ خلعت رضا کی تھی اور درکات مین فلانی تشریف فلانی شب مین تجھے میرے ہاتھہ پر رحمت ہوئی
اور وہ تشریف فتح کی تھی اور درکات مین تجھے ولایت کی خلعت بارہ ہزار ولی اللہ کے حضور مین
میرے ہاتھہ پر آئی وہ خلعت فرجی تھی سبز اسکا طراز سورۂ اخلاص تھا پھر وہ چار شخص
وہان سے روانہ ہوئے اثنائے راہ مین شیخ عبدالرحمن طفسونجی کے یارون کو پائے اپنے ساتھ طفسونج کو
پھر لیکر گئے اور حضرت کا حکم پہنچائے شیخ عبدالرحمن کہے شیخ عبدالقادر راست فرمائے اور وہ پادشاہ

وقت اور صاحب تصریف ہین **چوتھا شعبہ وہ تعلق رکھتا ہی ملائکہ اور غیبین کے ساتھ**
روایت ہی شیخ ابی النجا سالم بن احمد بغدادی سے خادم شیخ
عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کہے ایک مرتبہ محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے ذمے پر دو سو چار
دینار کا قرض ہوا پھر ایک شخص جو اسکو مین نہین جانتا تھا بے اذن آکے حضرت سے بانان کرتا ہوا
دیر تک بیٹھا بعد کچھہ پیسے دیکے کہا اس سے تم قرض ادا کرو اور آپ چلے گیا حضرت مجھے فرمائے
یہہ پیسے لیکے لوگون کا قرض ادا کراو کہے یہہ مرد خزانچی ہی قدر کا مین پوچھا خزانچی قدر کا
کون ہی فرمائے ایک فرشتہ ہی اولیا کے ذمے پر کچھہ قرض ہوتا ہی تو اللہ تعالی اسکو ادلے
دین واسطے بھیجتا ہی **روایت** ہی شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی الغنایم حسنی دمشقی سے کہے ایک روز
شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی قدس سرہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے دولت خانے کو آئے اور مین
بھی ہمراہ تھا جب حضرت کے گھر کی دہلیز مین پہنچے تو ایک جوان چتّا پڑا ہی شیخ علی بن ہیتی کو
دیکھہ کے کہا شیخ عبدالقادر کے پاس میری سفارش کرو شیخ علی بن ہیتی حضرت کے پاس اُسکی
سفارش کئے حضرت فرمائے تمھارے خاطر سے اُسکو مین بخشا شیخ علی بن ہیتی نے باہر آئے اور مین
بھی اُنکے ہمراہ ہوا شیخ علی بن ہیتی اسکو کہے مین تیری سفارش کیا پھر وہ جوان اُٹھا اور دہلیز مین
ایک روزن تھی اُس مین سے نکل کے ہوا مین اُڑتا اور ہمارے نظر سے غائب ہوا پھر ہم آکے حضرت
سے اسکا سبب پوچھے حضرت فرمائے وہ شخص ہوا مین گذرتا تھا جب بغداد کو پہنچا تو اپنے
دل مین کہا بغداد مین کوئی مرد نہین پھر ہم اُسکا حال سلب کئے اگر شیخ علی بن ہیتی نہ ہوتے تو
اسکو حال نہ بخشتے **روایت** ہی اُسی راوی سے کہا سنہ پانسو ماون ہجری مین
ربیع الآخر کی نوین شب تھی مغرب اور عشا کے مابین مدرسے کے ایام مین مین مدرسے کے
دھابے پر چتّا لیٹا ہوا تھا دیکھا تو ایک مرد اُدھیڑ عمر کا ہوا لباس بہت سفید پہنے پگڑی درست

شملہ چھوڑا ہوا اور کمر سے تنکہ باندھا ہوا مین تیر کے مانند گذرتا ہی جب حضرت کے سر کے قریب
ہوا تو شاہین جیسا شکار پر گرتی ہی ویسا اترا اور حضرت کو سلام کرکے بیٹھا پھر ہوا مین اڑ ہا
تا کہ میرے نظر سے غائب ہوا پھر مین اٹھکے حضرت سے پوچھا یہہ کون تھا حضرت مجھے کہے
کیا تو اسکو دیکھا تو مین عرض کیا دیکھا حضرت فرمائے وہ رجال الغیب مین ہی جو دنیا مین
سیر کرنے مین روایت ہی شیخ ابو التقی محمد بن ازہر صریفینی سے کہے مدت سے مجھے آرزو تھی خدا تعالی
کسی شخص کو رجال الغیب سے دکھلاوے اتفاقاً ایک شب خواب مین دیکھتا ہون کہ مین امام احمد
بن حنبل کے قبر کی زیارت کرتا ہون اور وہان ایکمرد دیکھا ہی میرے دل مین آیا وہ رجال الغیب سے ہی
پھر مین بیدار ہوا اور آرزو کیا اسکو بیداری مین دیکھون اسی ہی وقت امام احمد رضی اللہ عنہ
کی قبر پاس گیا دیکھا تو وہی شخص وہان ہی اسکی ملاقات واسطے مین جلدی کیا اور وہ میرے
اگو جانے لگا مین اسکے پیچھے ہوا تا کہ دجلے کے کنارے پر پہنچے دجلے کے دونون کنارے ملا کر
اسنے دوسرے طرف ہو گیا اور مین اسطرف ٹھہر گیا پھر مین اسکو قسم دیکے کہا کھڑے رہ اور
مجھہ سے بات کر تب اسنے کھڑا ہو مین پوچھا تیرا مذہب کیا ہی کہا حَنِیفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ میرے دل مین آیا وہ حنفی المذہب ہی مین وہان سے پھرا اور اپنے دل مین
مقرر کیا شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس جاکے اسبات کی خبر دینا مدرسے کے دروازے پر
حاضر ہوا حضرت دروازہ کھول کے فرمائے ای محمد اسوقت روے زمین پر از مشرق تا
مغرب کوئی ولی اللہ حنفی المذہب نہین سوائے اس مرد کے پانچوان شعبہ جو تعلق رکھتا ہی
انوار سے۔ روایت ہی شیخ ابو محمد علی بن ابی بکر بن ادریس و حانی یعقوبی سے کہے سنہ ۵
پانسو سات ہجری مین شیخ علی بن ہیتی قدس سرہ مجھے نزدیک شیخ محی الدین عبد القادر کے لیجا کے
عرض کئے کہ حضرت اسکو باطن کی خلعت عنایت فرمانا حضرت دیر تک سر جھکا کے بیٹھے

پھر مین دیکھا ایک نور حضرت کے سینے سے چمکھے میرے مین داخل ہوا فی الفور قبرون کا احوال مجھے
معلوم ہونے لگا اور فرشتے اپنے مقامات مین اقسام کے زبانون سے تسبیح کرتے سو سننے لگا اور
انسان کی پیشانی پر جو لکھا ہی سو معلوم ہوا اور امور جلیلہ کشف جلیل کے ساتھ مجھپر روشن ہوئے
پھر حضرت فرمائے اس کو لے اور حضرت شیخ علی بن ہیتی عرض کئے اسکی عقل زائل ہونیکا مجھے
اندیشہ ہی پس حضرت اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارے اُس سے میرے دلپر ایک چیز مستوری کے شکل پر
پایا اور کسی چیز سے ڈرتا نہین اور اُس نور کے چمکات سے ملکوت کے راہ مین اب تک مین روشنائی
لیتا ہون روایت ہی شیخ ابی عبد الملک ذیال قدس سرہٗ سے کہے سنہ پانسو سات ہجری مین
مدرسے مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کھڑا تھا حضرت دولت خانے سے تشریف لائے ہاتھ
مین حضرت کے عصا تھا میرے دل مین آیا حضرت اس عصے سے کوئی کرامات مجھے بتاوین تو بہتر
ہی فی الفور حضرت میرے طرف دیکھے تبسم کئے اور عصا زمین مین گاڑ دئے دیکھتا ہون وہ عصا
نور ہو کے آسمان تک پہنچگیا ہی اور فضا اس سے روشن ہو گیا ایکساعت اُسی طرح تھا پھر
حضرت اسکو نکال لئے پھر اپنی اصلی حالت پر آیا اور حضرت فرمائے ای ذیال تو اس کو چاہا تھا
روایت ہی شیخ ابی محمد شاور ہیسنی مجلی سے کہے کہ ایکبار بغداد کا خلیفہ شادی کا کھانا تیار
کر کے عراق کے تمامی مشایخ اور علما کو دعوت کیا سب حاضر ہوئے مگر شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر
اور شیخ عدی بن مسافر اور شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہم حاضر نہین ہوئے جب لوگ کھانے سے فراغت
پا کر روانہ ہوے وزیر خلیفے کو کہا شیخ عبد القادر اور شیخ عدی اور شیخ احمد رفاعی نہین آئے
خلیفہ کہا جتنے لوگ نہین آئے تو گو یا کوئی نہین آیا اور حاجب کو فرمایا شیخ عبد القادر کے
نزدیک جا کے انھو نکو دعوت کر اور کوہ ہکار اور ام عبیدہ کو جا کے شیخ عدی اور شیخ احمد رفاعی
کو کہہ حاضر ہوین راوی کہتا ہی ہنوز حاجب حضور سے خلیفے کے اُٹھا نہو گا اور دعوت کے

رقعے لکھے نہ گئے ہونگے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ مجھے فرمائے ای شاہ در حلبے کے دروازے پاس
مسجد ہے وہان جا اور شیخ عدی بن مسافر اور اُنکے ساتھ دو شخص ہین تینونکو میرے پاس روانہ کر
اُسکے بعد شونیزی کو جا وہان شیخ احمد رفاعی کو اور اُنکے ساتھ بھی دو شخص ہین میرے پاس لے آ
مین گیا حضرت کے فرمائے موافق مسجد مین شیخ عدی اور انکے ہمراہ دو شخص کو پایا پھر انھونکو کہا یا سیدی
شیخ عبدالقادر تم کو طلب کئے ہین شیخ عدی کہے سمعًا و طاعۃً تینون شخص اٹھ کے چلدئے مین بھی
انھونکے ہمراہ ہوا شیخ عدی کہے ای شاہ در تجھ کو شیخ عبدالقادر امر کئے ہین شیخ احمد پاس جا انکا مسجد
وہان جانا نہین پھر مین مقبرہ شونیزی کو گیا وہان شیخ احمد اور انھون کے ہمراہ دو شخص تھے حضرت
کا پیغام پہنچایا کہے سمعًا و طاعۃً اور تینون اٹھ کے روانہ ہوئے مغرب کے وقت حضرت کے خانقاہ
مین جمع ہوئے حضرت اُنھونکو تعظیم دیکے ملاقات کئے تھوڑے وقت کے بعد خلیفے کا حاجب
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہان شیخ عدی اور شیخ احمد کو دیکھکے جلد خلیفے پاس گیا اور
کہا تمامی شیوخ ایک ہی جگہہ جمع ہین پھر خلیفہ دعوت کا رقعہ اپنے ہاتھہ سے لکھکے حاجب کے ساتھہ اپنے لڑکے کو روانہ کیا
تینون شیخ دعوت قبول کرکے خلیفے کے گھر آئے اور مجھے بھی ہمراہ لیگئے دجلے کنارے پر جب پہونچے تو شیخ علی بن حیتی تھے ملاقات کئے انھونکو بھی ہمراہ لئے
خلیفے کے مکان پر پہنچے تو ہم کو ایک بہتر حویلی مین لیگئے وہان خلیفہ کمر باندھہ کھڑا ہوا تھا اور اسکے ساتھہ دو
خادم تھے پھر کوئی وہان نہین تھا خلیفہ شیوخ سے ملاقات کرکے کہا ای سادات بادشاہان رعایا کے
ساتھہ سلوک کرتے ہین تو پانون رکھنے واسطے حریر بچھاتے ہین تا اُسپر چلکے آوین اور مین اپنا
دامن بچھاتا ہون تا اُسپر چلین پھر ویسا ہی کئے اور سفرہ تیار تھا اُسپر بیٹھے اور کھانا کھائے حضرت
کے ہمراہ مین بھی کھایا کھانے سے فراغت پاکر جب نکلے سب امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت واسطے
چلے شب بہت تاریک تھی اسلئے جس پتھر پر یا لکڑی پر یا دیوار پر یا قبر پر گذرتے تو حضرت اپنے ہاتھ
سے اشارہ کرتے وہ چیز چاند کے مثل روشن ہوتی سب اُس نور کی روشنائی مین چلتے اور ان

بزرگون مین کوئی امام کی قبر کی زیارت مین حضرت پر تقدیم کرنے والا نتھا پھر چار شیخ شہر مین
لگے امام کی قبر کی زیارت کیئے اور مین مقبرے کے دروازے پر کھڑا تھا جب وہان سے متفرق ہونا چاہے
شیخ عدی حضرت کو کہے مجھے کچھ وصیت کرو حضرت فرمائے مین تجھے یہی وصیت کرتا ہون تو کتاب اللہ
اور سنت رسول کی متابعت کرے پھر سب متفرق ہوکے اپنے مکانون کو گئے روایت ہے شیخ
عمر بزار سے کہے مین ایکروز خلوت مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیٹھا تھا حضرت فرمائے
ای فرزند میرے پیٹھ کو گار سے بچار کھہ میرے دل مین آیا گار کہان سے آویگا سقف مین تو روزن
نہین پھر میرا خطرہ تمام نہین ہوا تھا حضرت کی پیٹھ پر گار گرا حضرت اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھے فی الفور
ایک نور آفتاب کے قرص کے موافق میرے دل مین پیدا ہوا اوسی وقت مین حق کو پایا ہنوز وہ نور
ترقی مین ہے چھتوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی شریعت کی نصرت مین - روایت ہے
شیخ ابی العباس احمد صرصری اور شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی سعید صرصری اور شیخ ابی الحسن علی
بن ادریس یعقوبی اور شیخ شہاب الدین ابی حفص عمر بن محمد بن سہروردی سے کہے ایکبار شیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ شیخ ابابکر بن حمامی کو فرمائے ای ابی بکر شریعت غرا میرے پاس تیری شکایت کرتی ہی اور چند
چیزون سے اسکو منع کیئے غرض جسسے اوس کامون سے باز نہ آیا ایک روز اسکو حضرت رصافے کی جامع مسجد
مین پائے اور اپنا دست مبارک اسکے سینے پر پھیر کے کہے ہم تجھہ سے جدا کیئے ای ابابکر اب بغداد
سے باہر ہو فی الفور بڑے بڑے احوال اور معاملات انھون کے خدا کے ساتھہ جو تھے سو گم ہوئے اور انھونکے
تمام منازلات پوشیدہ ہوئے اور بغداد کے باہر فرق کرکے ایک قریہ تھا وہان گئے جب بغداد کو آنیکا
قصد کرتے تو اوندھے ہوکے گرپڑتے اگر کوئی شخص انکو اوٹھاکے لیجانا چاہتا تو دونون ملکے گرپڑتے
چند روز کے بعد شیخ ابابکر بن حمامی کی والدہ حضرت کے پاس روتی آئی اور اپنے لڑکے کو دیکھنے کا شوق
اور اپنی عاجزی کی شکایت ظاہر کیئی حضرت تھوڑا وقت اپنا سر جھکا کے کہے ہم اسکو پیسا اذن

دے ہاں فرق سے بغداد کو زمین میں سے آوین اور تیرے گھر مین جو کوا ہی شخص میں سے نکل کے تیرے
ساتھ صحبت کرین ویسا ہی اُن نے ہر ہفتے مین ایکبار فرق سے اپنی والدہ کی ملاقات کو زمین کے
اندر سے بغداد کو آتا اور کوئے کے اندر سے اپنے والدہ کی ملاقات کرتا بعد چند مدت کے شیخ عدی
بن مسافر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس ابی بکر بن حمامی کی سفارش واسطے شیخ قضیب البان موصلی
کو بھیجے حضرت اُن سے نیک وعدہ کئے اور ابی بکر بن حمامی اور مظفر حمال میں بہت دوستی تھی
سو مظفر حمال واقعے میں خدا تعالی کو دیکھے خدا تعالی مظفر حمال کو فرمایا ای میرے بندے کچھ چیز
مانگ مظفر حمال کہے ای پروردگار تو میرے بھائی ابی بکر کا حال پھر دے اللہ تعالی فرمایا میرا ولی
دُنیا اور آخرت مین جو عبد القادر ہی اُسکے حضور مین یہہ آرزو کر اسکے نزدیک جا اور اسکو کہہ تا ہی
تجھکو پروردگار تیرا مین ابی بکر سے راضی ہوا اب تو بھی راضی ہو اسکی علامت یہہ ہی مین چاہا تھا
خلق پر بلا نازل کرون تو انھون کے حقمین سفارش کیا پھر ہم تیری سفارش قبول کئے اور تو میرے
چاہا تھا جو مومن تجھہ کو دیکھے سو اُسپر میرا افضل شامل ہو اور اسکو مین رحم کرون میر جو سے
مین قبول کیا مین بعد مظفر حمال یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھے فرماتے ہین ای مظفر
عبد القادر جو میرا نائب اور وارث ہی زمین مین اسکو کہہ کہ تیرا جد تجھہ کو کہتا ہی ابی بکر کا حال پھیر دے
اور تو اُسپر میری شریعت واسطے غصہ ہوا تھا اب مین اسکو بخشا جب مظفر حمال واقعے سے بیدار
ہوئے خوشی سے ابی بکر بن حمامی کے طرف گئے تا انکو بشارت دیوین اور ابی بکر پر بھی یہہ واقعہ مکشوف
ہوا اور انکا حال مفقود ہونے بعد کبھی مکاشفہ نہین ہوا تھا پھر دونون اثنای راہ مین ملاقات کئے
اور دونون مل کے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے حضرت انکو دیکھہ کر فرمائے
ای مظفر پیام پہنچا پھر مظفر حمال جو کچھہ واقعے مین دیکھے سو بیان کئے اور جتنا کچھہ فراموش کرتے تو
حضرت انکو یاد دلاتے پھر حضرت ابی بکر حمامی سے مخالف شرع کے نا کرنا کرکے توبہ لئے اور اپنے

سینۂ مبارک سے انکو لگائے فی الحال انکا احوال بیح زیادتی حاصل ہوا ابی بکر بن حامی کہتے ہیں تم والدہ
کے پاس کسطرح آتے تھے کہے میں جب والدہ کو دیکھنے کا ارادہ کرتا تو مجھے اٹھا کے زمین کے نیچے
سے لے آتے اور کوے سے نکل کے والدہ کی ملاقات کرتا پھر اسی طرح اٹھا کے لیجاتے روایت ہے
وہی راویان سے کہے ایک روز شیخ عباد کہا میں شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے وفات کے بعد زندہ
رہونگا اور انکے حال کا وارث ہونگا حضرت انکا ہاتھ پکڑ کے فرمائے ای عباد ہم تیرے اور تیرے مقام کے
درمیان دوری ڈالے پھر حضرت کا ہاتھ جدا ہوتے ہی شیخ عباد کے سب احوال سلب ہوئے اور تمام معاملات
مفقود ہوئے اسی ہی حالت پر ایکمدت گذرے پھر شیخ جمیل بدوی رحمۃ اللہ علیہ ایکرات خلوت میں تھے یکایک انپر
ایک حال وارد ہوا اس سے جسد انکا ایکطرف اور سر ایک طرف ہوگیا اور ایک نور لطیف بہت ہی روشن
جو سنتا تھا اور دیکھتا تھا اور ادراک کرتا تھا ظاہر ہوا من بعد انکو عالم ملکوت طرف لے گئے
اور ایک مشایخوں کی مجلس میں حاضر کئے شیخ جمیل کہتے ہیں میں بعضے مشایخوں کو جانتا تھا اور
بعضونکو نہیں جانتا تھا پھر ایک معا انوشتن ہوا اس سے اہل مجلس مست ہوگئے کہے یہ خوشبو اتی شیخ
عبد القادر کے مقام کی ہے اور ان کے کام میں القا ہوا مقام حضرت کا بہت بلند ہے جو محبوب کا
وصف اسکو ادراک نہیں کرتا اور رغائب کا علم اسکے وصف کی انتہا کو نہیں پہنچتا اسکے وصف کو
انتہا نہیں اور میرے باطن سے ایک سخن ہوا کہ ای پروردگار تیرے سے میرے بھائی عباد کا حال مانگتا ہوں
میرے کان میں آواز آیا حال اسکا نہ دیگا مگر جس نے سلب کیا ہے شیخ جمیل بدوی پھر اپنی حالت
بشری طرف آئے اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت انکو دیکھتے ہی
فرمائے ای جمیل تو عباد کے واسطے سوال کیا میں کہا درست پھر حضرت عباد کو لے آنیکا حکم
کئے جب شیخ عباد حاضر ہوئے حضرت فرمائے ای عباد تو حاجیوں کے ہمراہ حج کو جا عباد نے عراق
کے سواروں کے ہمراہ بغداد سے نکلے جب فید کو پہنچے ایک درخت دیکھے پھر اسکو دیکھتے ہی شیخ عباد

کو وجد ہوا اور ایک ہانک مار کے بیہوش ہوئے اور انکے مسامات سے خون جاری ہوا اور قدمون
تک پہنچا بعد ہوش مین آئے اور سلب ہوئے سو تمام احوال مضاعف ہو کے انکو ملے شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ اسوقت شیخ جمیل بدوی کو فرمائے ای جمیل خدا یتعالی عباد کو اسکا حال
اول سے مضاعف اسوقت عطا کیا اور مین خدا پر قسم کھایا تھا کہ اُن نے اپنے خون مین ڈوبے
تک اسکو حال نہ دیونگا سو آج اُسنے اپنے خون مین ڈوبا پھر شیخ عباد جب کوئی چیز چاہتے تو آواز کرتے
فی الفور وہ کام وقوع مین آتا غرض شیخ عباد حج کر کے حاجیون کے ہمراہ نکلے جب فید کو پہنچے
قطاع الطریق آکے قافلے کو گھیر لئے شیخ عباد انکی دفع واسطے ہانک مارے انکا آواز اُن ہی پر
رد ہوا اُسی جگہہ مرے اُس ہی جگہہ اُنکو دفن کئے اور حضرت اُس ہی روز شیخ جمیل بدوی کو شیخ عباد
کے موت کی خبر دئے اس واقعے کے بعد حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میرے حال مین دو
شخص نزاع کئے سو دونون کی گردن حضور الہی مین مارا روایت ہے شیخ بقا ابن بطو نہر ملکی سے کہے
ایک بوڑھا ایک جوان کو لیکے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حضور مین آیا اور عرض کیا یہہ میرا لڑکا ہے
آپ اسکے حق مین دعا کرنا حقیقت مین وہ اسکا لڑکا نہ تھا بلکہ دونون بدفعلی کرتے تھے سو حضرت
غضب مین آکے فرمائے تمہارا کام یہان تک پہنچا اور محل کے اندر تشریف فرمائے فی الفور بغداد کی
آبادی کو آتش لگی ہر چند بجھانے پر بجھتی نہین ایکطرف بجھتی تو دوسرے طرف سلگتی اور مین
دیکھا ابر کے ٹکریون کے مثال بغداد پر بلا اُترتی ہے مین جلد حضرت کے حضور مین گیا دیکھا تو
حضرت کا غصہ اپنے حال پر ہے حضرت کی بازو سے بیٹھکے عرض کیا ای سردار میرے سب خلقت ہلاک
ہوتی ہے اُنپر رحم کرو حضرت کا غصہ تسکین پایا آتش فی الفور بجھہ گئی اور بلائین متفرق ہوئے ساتوان
شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہے باطنی اور ظاہری بخششون پر روایت ہے شیخ ابی الخیر
بشر بن محفوظ بن غنیمہ سے کہے مین اور شیخ ابو سعود بن ابی بکر حریمی اور شیخ محمد بن قائد اوانی اور

شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزاز اور شیخ ابو محمد حسن فارسی اور شیخ جمیل صاحب خطوہ وزعقہ اور شیخ ابو حفص عمر
بن نصر غزال اور شیخ خلیل بن شیخ احمد صرصری اور شیخ ابوالبرکات عیسی بن غنایم بن فتح بغدادی عمری
بطایحی ہاشمی اور شیخ ابوالفتوح نصر بن ابی الفرج محمد بن علی بغدادی معروف ابن حصری اور ابو عبداللہ
بن محمد بن وزیر عون الدین ابی المظفر بن ہبیرہ اور ابوالفتوح عبداللہ بن ہبۃ اللہ اور ابوالقاسم علی بن
محمد الصاحب مدرسے ہیں شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے بیٹھے تھے حضرت فرمائے تم کو کچھ
حاجتیں ہیں تو مانگو تا میں اسکو عطا کروں سو شیخ ابوسعود بن ابی بکر حریمی کہے میں چاہتا ہوں
اپنا اختیار ترک ہونا اور شیخ محمد بن قاید اوانی کہے مجھے مجاہدہ سعید قوت ہونا اور شیخ ابوالقاسم عمر
مسعود بزاز کہے مجھے خوف الہی ہونا اور شیخ ابو محمد حسن فارسی کہے میرا ایک حال گم ہوا ہی سو پھر ہونا
اور شیخ جمیل صاحب خطوہ وزعقہ کہے مجھے حفظ وقت ہونا اور شیخ ابو حفص عمر بن نصر غزال کہے مجھے علم ہونا
اور شیخ خلیل بن احمد صرصری کہے میں قبل موت کے قطبیت کے مقام کو پہنچا اور شیخ ابوالبرکات عیسی بن
غنایم بن فتح بغدادی عمری بطایحی کہے مجھے محبت الہی میں استغراق ہونا اور شیخ ابوالفتوح نصر
بن ابی الفرج حصری کہے مجھے قرآن اور حدیث کا حفظ ہونا اور میں کہا کہ مجھے ایک معرفت ہونا اس سے
میں فرق کروں مواد ربانی اور اسکے غیر کے درمیان اور ابو عبداللہ بن محمد بن وزیر کہا مجھے وزیری
نیابت ہونا اور ابوالفتوح بن ہبۃ اللہ کہا مجھے خلیفے کے گھر کی ناظری ہونا اور ابوالقاسم بن الصاحب
کہا مجھے خلیفے کی دربانی ہونا پھر حضرت یہہ آیت پڑھے کُلًّا نُّمِدُّ ھٰٓؤُلَآءِ وَھٰٓؤُلَآءِ مِنْ
عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا یعنے ہر ایک کو ہم پہنچائے جاتے ہیں
انکو اور انکو تیرے رب کی بخشش میں سے اور تیرے رب کی بخشش کوتاہ نہیں راوی کہتا ہی خدا کی
قسم وہ سب لوگ اپنے مرادونکو پائے اور میں ہر ایک کو جو حالت مانگا تھا اسمیں پایا اما شیخ ابوسعود
ترک اختیار میں نہایت کو پہنچے اور اکثر متقدمین پر فایق ہوئے اور سنہ ۵۸۱ھ اکیاسی ہجری میں

اُن سے سنا کہتے تھے اپنے تئین چالیس برس سے کوئی چیز سجادے کے باہر خطور نہین کی اور ایسے
بہت سے احوال مجھے اُسی سجادے پر حاصل ہوئے اما شیخ محمد بن قائداوانی کو مجاہدے مین اسقدر قوت
ہوئی جو اُنکے حال کے موافق مین کسی سے نہین سُنا ایکبار چودہ برس باب ازج کے تہ خانے میں
بیٹھے پھر دوسری بار چودہ سال بیٹھے مین اُن سے سنا ہون کہتے تھے مین بھوک کو بھوکی کیا اور
تشنگی کو تشنہ کیا اور نیند کو سُلا دیا اور بیداری کو بیدار کیا اور ڈر کو ڈرایا بلا میرے سے بھاگتی تھی
فَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ یعنے اللہ تعالی اپنے حکم پر غالب ہے اما شیخ عمر بزاز کو خوف آلہی نہایت درجے
مین ہوا یہانتک شدت خوف آلہی سے بعضے اوقات انکے دماغ سے خون ٹپکتا اما شیخ حسن فارسی
حضرت کی مجلس مین بیٹھے تھے سو حضرت اُن کے طرف ایک نظر کئے انھون مضطرب ہو کے وہان سے
نکل گئے مین دوسرے روز اُن سے ملاقات کرکے انکا حال پوچھا کہے حضرت کی ایک نظر سے خدا تعالی میرا
حال اول سے زیادہ دیا اما شیخ جمیل حفظ اوقات اور مراعات انفاس مین نہایت مرتبے کو پہنچے
مین انکے مثل کسیکو نہین دیکھا یہانتک تسبیح دیوار پر میخ سے لگا کے پایخانے کو جاتے تو اسکے
دانے خود بخود پھرتے اور مین اکثر مرتبہ دیکھا ہون اما شیخ خلیل صرصری کو حضرت اُسی مجلس
مین فرمائے ای خلیل قطب ہوئے تک نہ مریگا اور مین بارہا حضرت سے سنا ہون یہہ فرماتے تھے
نہ مریگا شیخ خلیل صرصری تا کہ قطب نہ ہووے اما شیخ عمر غزال اکثر علوم کے فنون کو جامع ہوئے اور بہت
سے علوم یاد کئے اور ایکبار اپنے کتاب خانے سے ہزار کتاب سے زیادہ فروخت کئے لوگ اُن پر
ملامت کرنے لگے تو کہے وہ تمام کتب مجھے یاد ہین اما شیخ ابو البرکات ہمامی کے طرف حضرت
ایک نگاہ کئے اُنھون نے فی الفور بیہوش ہو کر گرے اور حضرت کے حضور سے اُسی بیہوشی
مین اٹھا کے لیگئے اور بغداد سے گم ہوئے ایک مدت کے بعد مین انکو کرخ کے ویرانے مین دیکھا
آسمان کے طرف نگاہ باندھ کے کھڑے ہین مین بات کیا تو جواب نہین دئے کتنے ایک

سال کے بعد مین بصرے کو گیا اُنھون کو وہان دیکھا تو مٹی کے ایک تیّبے پر اُسی ہی طرح نظر باندھے
کھڑے ہین مین اُن کے نزدیک آکے سخن کیا تو جواب نہین دئے پھر مین اُنکے مقابل بیٹھکے دعا
کیا ای بار تعالی شیخ عبدالقادر کی حرمت سے اُنکو تو ہوش مین لا تا مین سخن کرون پھر اُنھون نے
ہوش مین آئے اور مجھے سلام کئے مین اُنسے پوچھا تمھاری یہہ کیا حالت ہی کہے ای بھائی
شیخ عبدالقادر کی ایک نگاہ سے مجھے محبت آلٓہی اسقدر حاصل ہوی جو مجھے اپنے وجود اور نفس سے
غائب کئی اور مین اس مرتبے کو پہنچا جو تو دیکھتا ہی یہہ کہکے پھر اپنے مکان پر جاکے اُس ہی
حالت سے کھڑے ہوئے اور مین وہان سے روتا ہوا پھر العبد سنہ پانسو ترستر ہجری مین
سُنا اُس ہی حالت پر اُنکا وفات ہوا اما شیخ ابو الفتوح قرآن ساتون قرأت سے چھے مہینے
کے عرصے مین حفظ کئے اس کے پیش از قرأت اُن پر بہت صعب تھی اور بہت سے حدیث کے
کتب حفظ کئے اور انتقال پانے تک حدیث کا درس ہمیشہ دیا کرتے تھے اور میرے سینے پر حضرت
اپنا ہاتھ رکھے ہنوز حضرت کے حضور سے مین نہین اٹھا تھا کہ میرے سینے مین ایک نور
پایا اب تک اُس ہی نور سے تفرقہ کرتا ہون موارد حق اور باطلہ مین اور تمیز کرتا ہون ہدایت
اور ضلالت کے احوال مین اسکے پیش از مجھہ پر موارد حق اور باطل التباس ہوکے سخت قلق
واضطراب ہوتا تھا اما ابو عبداللہ بن ہبیرہ وزیر کا نائب ہوا اما ابو الفتوح بن ہبۃ اللہ خلیفے کے
محل کا ناظر ہوا اما ابو القاسم بن الصاحب خلیفے کے دروازے کا حاجب ہوا اور یہہ اشخاص
اپنے خدمتون پر بہت دن تک منصوب تھے شیخ ابو الفتوح محمد بن یوسف قطعی کہتا ہی مین سنہ
چھے سو بیس ہجری مین شیخ ابی عمرو عثمان بن سلیمان معروف قصیر سے سُنا اور سنہ چھے سو
تربالیس ہجری مین شیخ ابی الخیر علی بن سلیمان معروف خبازی سے سنا کہتے تھے شیخ
خلیل صرصری موت کے قبل سات روز کے قطب کے مقام کو پہنچے اور شیخ ابو الحسن علی بن ہبۃ اللہ

بن سعید بن احمد یمنی زبیدی شافعی کہے شیخ ابی الغیث عبداللہ بن جمیل یمنی سے سنا کہتے تھے
رجب کا مہینا سنہ چھے سو چوتیس ہجری مین بغداد مین انکے مدرسہ کے سات روز پیش از قطب ہوا اُسکا
نام شیخ امر مصری ہی روایت ہی حجاج بن یعلی بن عیسی مغربی فاسی مالکی محدث سے کہے
مین سنہ پانسو اٹھیاسی ہجری مین شیخ ابی محمد صالح دکالی کے ہمراہ حج کیا ہم جب عرفات کو
آئے وہان شیخ ابا القاسم بن مسعود بغدادی سے ملاقات ہوئی ہا ایکدیگر سلام کئے اور شیخ
عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھے اسمین شیخ ابو محمد صالح دکالی کہے میرے
پیر شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہٗ مجھے کہے ای صالح بغداد کو جا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
کے نزدیک حاضر ہو تا تجھے فقر سکاوے پھر مین بغداد کو آیا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو ایسی
ہیبت اور وقار مین پایا کہ اسکو ویسا نہین دیکھا تھا حضرت مجھے اکیسو بیس روز خلوت مین
بٹھائے اسکے بعد حضرت میرے نزدیک آکے فرمائے ای صالح ادھر دیکھ اور اشارہ کئے قبلے کے
طرف اور کہے کیا دیکھا مین عرض کیا کعبہ دیکھتا ہون پھر حضرت فرمائے ادھر دیکھ اور اشارہ
کئے مغرب کے طرف اور فرمائے کیا دیکھا مین عرض کیا میرے پیر شیخ ابو مدین مغربی کو دیکھتا ہون
حضرت پوچھے تو کسطرف جائیگا کہا میرے پیر کے پاس جاؤنگا حضرت فرمائے ایک قدم مین
جائیگا یا جیسا آیا تھا ویسا ہی جائیگا مین کہا جیسا آیا ہون ویسا ہی جاؤنگا حضرت فرمائے
یہہ پورا ہی پھر حضرت فرمائے ای صالح اگر تو فقر چاہتا ہی تو اسکو ہرگز نہ پائیگا تاکہ اُسکی سیڑھی
پر نہ چڑھے اور فقر کی سیڑھی توحید ہی توحید کا مدار محدثات ہر شئی کو اپنے چشم باطن سے دور
کرنا ہی مین حضرت سے عرض کیا اس وصف مین آپ میری مدد کرنا حضرت میری طرف ایک نگاہ
کئے فی الفور میرے دل سے ارادے کے جواذبات متفرق ہوئے جیسا شب کی تاریکی متفرق ہوتی
ہی دن کی روشنائی سے اور اس ایک نگاہ سے مین اب تک بخشش کرتا ہون روایت ہی شیخ

ابی محمد علی بن ابی بکر بن ادریس و حانی یعقوبی سے کہے اوّل بار مین جب بغداد کو آیا تو ایک بہتر
مدرسہ میرے نظر آیا مین وہان گیا وہ مدرسہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا تھا دیکھا کوئی شخص وہان
نہین ہے ناگاہ ایک اندر سے آواز آیا ای عبدالرزاق باہر جا دیکھ کون ہے پس شیخ عبدالرزاق باہر
دیکھکے جاکے عرض کئے کوئی شخص نہین مگر ایک لڑکا ہے سوادی حضرت فرمائے اس لڑکے کا بڑا شان
ہے اور نان اور دودھ اور کھانا آپ لیکے میرے نزدیک آئے اور مین حضرت کو ہیبت از انکے دیکھتا
حضرت فرمائے ای علی یہان آ اور میرے روبرو کھانا رکھے اور تین بار فرمائے تیرے سے خدا تعالے
نفع دیوے عنقریب ایک زمانہ آئیگا اسوقت کے لوگ تیرے طرف محتاج ہوینگے اور تو بلند مرتبہ ہوگا
شیخ علی کہتے ہین مین حضرت کی وہی دعا ہون روایت ہے شیخ ابی الحسن قرشی سے کہے ہین ایکروز
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے نزدیک آیا حضرت مجھے ایک کام فرمائے مین وہ کام جلد بجالایا حضرت
مجھے فرمائے کیا آرزو رکھتا ہے سو چاہ مین چند چیز امور باطن سے بیان کیا حضرت فرمائے انکو لے
فی الفور مقصود میرا حاصل ہوا آٹھوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہے قدر کے ساتھ روایت
ہے شیخ ابی العباس احمد بن علی بن خلیل صرصری اور شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی سے کہے سنہ
پانسو بادیس ہجری مین ابو المظفر حسن بن تمیم بن احمد بغدادی تاجر شیخ حماد دباس کے پاس
جاکے کہا یا سیدی قافلہ شام کے طرف جاتا ہے اور میرے بھی سات سو دینار مین شیخ
حماد فرمائے تو اگر اس سال سفر کریگا تو مارے جایگا اور تیرا مال غارت ہوگا تاجر وہان سے
مغموم ہوکے نکلا اور شیخ محی الدین عبدالقادر کے پاس آیا حضرت ان ایام مین جوان تھے بادشاہ
قصہ حضرت کے جناب مین ظاہر کیا حضرت فرمائے تو جا سالم جایگا غانم آئیگا اسکا عہدہ میرے
ہے چسپا انگور کا عہدہ انگور کی بیل پر ہے تاجر شام کو گیا اور اپنا مال ہزار دینار کو بیچکے وہان سعد
پھر اثناء راہ مین ایکروز حلب کے آبدار خانے مین قضاے حاجت واسطے آیا اور بیسونکی ہمیانی ایک

طاق مین رکھہ کے فراموش ہوا جب منزل مین اُترکے سورہا تو خواب مین دیکھا قطاع الطریق
آکے قافلے کو غارت کیئے ان مین سے ایک تاجر پاس آکے اسکی گردن پر ضربہ مارا تاجر دہشت ناک
ہوکے بیدار ہوا دیکھا خون کا اثر گردن پر ہی ہمینی کو تب یاد کیا اور مضطرب ہوکے ادرا خانے کو
پھر آیا دیکھا مال اُس ہی طاق مین ہی جب بغداد مین داخل ہوا دل مین اپنے کہا مین کیا شیخ حماد
کے پاس اوّل جاؤن کیونکہ وہ مُسن مین یا شیخ عبدالقادر کے پاس جاؤن اسلئے کہ قول اُنکا راست
آیا یکایک شیخ حماد سلطانی بازار مین ملاقات کرکے کہے ای ابا المظفر تو اوّل شیخ عبدالقادر کے
پاس جاوہ اللہ کا محبوب ہی ستر بار تیرے واسطے خدا تعالی سے سوال کیا تا کہ بدل ہو تیرا قتل بیداری
کا خواب پر اور مال جانا بھولنے پر پھر تاجر اوّل شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ
کے پاس آیا قبل اُن عرض کرنیکے حضرت فرمائے شیخ تجھے کہے مین ستر مرتبہ خدا تعالی سے سوال
کیا عزت معبود کی قسم ہین تیرے واسطے ستر مرتبہ پھر ستر مرتبہ پھر ستر مرتبہ سوال کیا تا کہ بدل
کیا خدا تعالی قتل تیری بیداری کا خواب پر اور مال جانا بھولنے پر نوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی
علوم کے ساتھہ روایت ہی شیخ ابی حفص شہاب الدین عمر بن محمد بن عبداللہ سہروردی
سے کہے مین جوانی کے ایام مین علم کلام پڑھتا تھا کتنے ایک کتاب اُسکے یاد کیا تھا اور
اس فن کا خوب ماہر تھا اور میرے چچا شیخ ابو النجیب سہروردی ہمیشہ مجھے منع کرتے لیکن مین
باز نہین آیا ایکروز میرے چچا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے گئے
مین بھی ہمراہ تھا چچا فرمائے ای عمر خدا تعالی فرماتا ہی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ
الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً یعنے ای ایمان والو جب تم کلام
مین بات کہو رسول سے تو آگے دھر لو اپنی بات کہنے سے پہلے خیرات سو آپ ہم اُنکے
نزدیک چلنے ہین جو اُسکا دل حق جل و علا سے خبر دیتا ہی آج تو اُنکا کیسا ادب کرتا ہی

اور اُنکے برکتون کا کیون منتظر رہتا ہی سو مین دیکھتا ہون غرض حضرت کے حضور مین ہم
جب بیٹھے میرے چچا عرض کیئے یا سیدی یہہ میرا بھتیجا ہی اسکا نام عمر علم کلام مین مشغول ہی چند مرتبہ
مین اسکو منع کیا لیکن باز نہین آتا حضرت فرمائے ای عمر کون سے کتابان علم کلام کے تو یاد
کیا ہی مین کہا فلانی فلانی کتاب حضرت اپنا ہاتھہ میرے سینے پر پھیرائے خدا کی قسم اللہ تعالی
وہ تمام علم میرے سینے سے محو کیا لیکن در عوض اسکے فی الفور میرے دل کو علم لدنی سے روشن
کیا مین حضرت کے حضور سے حکمت گویان ہوکے اٹھا اور حضرت مجھے فرمائے ای عمر تو عراق
کے آخری مشہورون مین ہی شیخ شہاب الدین کہتے ہین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ طریقت کے
بادشاہ تھے اور موجودات مین علی الحقیقت متصرف تھے روایت ہی شیخ نجم الدین تفلیسی
سے کہے میرے پیر شیخ شہاب الدین سہروردی پاس بغداد مین چالیس روز چلا بیٹھا چالیس
روز کے بعد خواب دیکھا شیخ شہاب الدین بلند پہاڑ پر بیٹھے ہین انکے پاس بہت سے جواہر ہین
اور بہت سے لوگ پہاڑ کے نیچے کھڑے ہوے ہین شیخ کے ہاتھہ مین ایک مانپہ ہی اُس سے لوگونکو
جواہر ڈالتے ہین وہ لوگ اسکو چل لیتے ہین اور جواہر جب کم ہوتے ہین تو پھر زیادہ ہو جاتے ہین
گویا چشمے سے ابلتے ہین جب وہ روز آخر ہوا مین چلے سے نکل کے شیخ کی خدمت مین حاضر
ہوتا ہہہ خواب بیان کرون عرض کرنیکے قبل شیخ فرمائے تو خواب دیکھا سو حق ہی اور مجھے
اسکے ساتھہ بھی وسناہی ہی اور اس تمام کا اصل شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ ہین جو
مجھے علم کلام کا عوض دئے ہین حقتعالی کی عنایت سے اُنکو تصرف نافذ کرنے مین دست فراخ
تھا اور ان سے خرق عادت ہمیشہ جاری تھی روایت ہی شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک
واعظ واسطی سے کہے مین اپنے جوانی کے ایام مین شیخ محی الدین عبد القادر کے پاس آیا
اور میرے ہمراہ ایک کتاب علم فلسفی کی اور علم روحانی کی تھی اور حضرت اسکو نہین دیکھے مجھ

لکھنے لگے ہی فرمائے ای منصور یہہ کتاب بہ تحقیق ہی آیکے اسکو دھو ڈال از بسکہ مجھے اس کتاب سے بہت محبت تھی اور اسکے احکام میرے ذہن میں بہت تعلق پکڑے تھے اسکو دھونا دل قبول نکیا لیکن حضرت کے خوف سے مین ارادہ کیا گھر کو جاکے اس کتاب کو وہان کھون اور دوسری بار حضرت پاس لاؤن اٹھنے کا جب قصد کیا حضرت تعجب سے میرے طرف دیکھے مجھے اٹھنے طاقت نرہی گویا مقید ہوا پھر حضرت فرمائے وہ کتاب مجھے دے مین کتاب کھولا دیکھا تو کوئی حرف اس مین نہین سفید کاغذ مین پھر حضرت کے ہاتھہ مین دیا حضرت اسکے اوراق گردان کے فرمائے یہہ کتاب فضائل قرآن کی محمد بن ضریس کی تصنیف ہی اور میرے ہاتھہ مین دئے دیکھا حضرت فرمائے سو کتاب ہی ہی خوشخط بعد حضرت میرے سے توبہ لئے کہ ایک بات ظاہر مین کہکے دل مین اسکا خلاف نرکھون اور مین جب وہان سے اٹھا تو کوئی مسئلہ فلسفے کا اور احکام روحانیات کا مجھے یاد نرہا اور میرے دل سے تمام محو ہوا گویا کبھی وہ مسائل میرے خاطر پر نہین گذرے تھے

دسوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی زندہ کرنے اور مارنے سے روایت ہی

شیخ ابی اسحق ابراہیم بن ابی عبداللہ بن علی طبری اور شیخ نورالدین ابی عبداللہ محمد جیلی قزوینی سے کہے جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا نام شہرون مین مشہور ہوا جیلان کے مشائخون سے تین شخص حضرت کی ملاقات واسطے آئے حضرت کے مدرسے مین داخل ہوے تو دیکھے حضرت بیٹھے ہین اور حضرت کے ہاتھہ مین ایک کتاب ہی اور آفتابہ قبلے طرف متوجہ نہین اور خادم حضرت کے روبرو کھڑا ہی تینون شخص انکار کے طور پر ایک کو ایک دیکھنے لگے حضرت کتاب ہاتھہ سے رکھہ کے انکے طرف دیکھے اور خادم کے طرف ایک نگاہ کئے فی الفور خادم مرکے گرا اور آفتابے طرف ایک نگاہ کئے آفتابہ خودبخود قبلے طرف پھر گیا روایت ہی شیخ عمر کیمیاتی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی سعود مدلل اور شیخ خلیل بن احمد صرصری اور حافظ تاج الدین ابی بکر

عبدالرزاق اور شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قایداوانی سے کہے ایک عورت اپنے لڑکے کو شیخ
عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس لا کے عرض کئی یہہ لڑکا آپکے ساتھ بہت مالوف ہی مین اسکو
آپکو بخشی حضرت قبول فرمائے اور اس لڑکے کو مجاہدے کا اور سلف کے طریقے پر چلنے کا امر کئے
چند روز کے بعد اسکی والدہ آکے دیکھی رنگ اسکا زرد اور بدن لاغر ہوا ہی بھوک اور بیداری کے
آثار اسپر ظاہر ہین اور جَو کی روٹی کا ایک ٹکڑا نمک اور پانی لگا کے کھاتا ہی وہ عورت حضرت
کے نزدیک آئی سو دیکھی مرغ کو بریان کرکے حضرت کھائے ہین سو ہاڑ پڑے ہین عرض کری
یا سیدی آپ مرغ کھانا اور میرا لڑکا جَو کی روٹی کا سوکا ٹکڑا کھاتا یہہ سنکے حضرت اپنا ہاتھ
اس ہاڑون پر رکھہ کے کہے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِی یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ یعنے اٹھہ
اللہ کے حکم سے جسنے زندہ کرتا ہی ہاڑون کو بوسیدہ ہوئے بعد فی الفور مرغ زندہ ہوکے
بانگ دیا حضرت فرمائے تیرا لڑکا جب اس مقام کو پہنچے تو جو چاہے سو کھاوے روایت ہی
بھی وہی راویون سے کہے ایک روز بڑا شدت سے چلا اور ایک چیل آواز کرتی گذری اسلئے مجلس کے
لوگون پر تشویش ہوئی حضرت فرمائے ای ہارے اس چیل کے سر کو لے فی الفور اسکا سر ایکطرف اور
جسد ایکطرف ہوکے گرا حضرت کرسی سے اُترے اور چیل کو ایک ہاتھہ مین لیکے دوسرا ہاتھہ
اسپر پھرا کے کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چیل زندہ ہوکے اُڑھی اور مجلس کے تمام لوگ اسکو دیکھے
روایت ہی شیخ ابو العباس احمد بن محمد قرشی سے کہے ایکروز حضرت سوار ہوکے منصور کی
جامع مسجد کو تشریف لیگئے جب مدرسے کو پھر کے آئے تو سر مبارک سے طیلسان کھولے
اور پیشانی پر سے ایک بچھو نکال کے زمین پر چھوڑے بچھو چلنے لگا حضرت فرمائے مر اُسی ہی
جگہہ مر گیا پھر حضرت فرمائے ای احمد یہہ بچھو مسجد سے یہان آئے تک سات مرتبہ مجھے کاٹا روایت
ہی شیخ ابی حفص عمر بن عثمان صریفینی اور شیخ ابی محمد عبدالحق حریمی سے کہے کو سنہ پانسو چھپن ہجری

ہین ایکشنبے کا روز صفر کی مہینے کی تیسری تاریخ ہم شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس مدرسے
ہین حاضر تھے حضرت وضو کئے اور کپڑے نئے پہنکے دوگانہ نماز گذارے نماز تمام کئے بعد ایک
آواز کرکے ایک کھڑاؤن پھینکے وہ کھڑاؤن ہمارے نظر سے غائب ہوا بعد ایک آواز کرکے
دوسرا کھڑاؤن پھینکے وہ بھی نظر سے غائب ہوا کسی شخص کو جرات نہ ہوئی حضرت سے اسکا
پوچھین تیویس روز کے بعد عجم کے ملک سے ایک قافلہ آیا قافلہ والے ہمارے سے کہے شیخ عبد القادر
کے واسطے ہم نذر لائے ہین پھر ہم اسکو حضرت سے اطلاع کئے حضرت اسکو لینے کا حکم دئے سو
وہ لوگ تھوڑا حریر اور ریشمی کپڑے اور کچھ نقد اور حضرت کے کھڑاؤن کا جوڑا ہمارے پاس دئے
ہم اُن سے پوچھے یہہ کھڑاؤن کا جوڑا تم پاس کیون آیا وہ کہے ایکشنبے کے روز صفر کی تیسری
تاریخ ہم راہ چلتے تھے یکایک قطاع الطریق ہمارے پر گرے اور ہمارا تمام مال غارت کئے اور
قافلے کے بعضے لوگون کو قتل کئے اور ایک جنگل ہین آکے اموال تقسیم کرتے ہوئے بیٹھے ہم بھی اُسی
جنگل ہین ایک طرف کنارے اُترے ہم باہم یکدیگر کہے اسوقت اگر ہم شیخ عبد القادر کو یاد کرین
تو ہماری مدد کرینگے غرض حضرت کو یاد کئے اور کچھ مال حضرت کی نیاز کرکے نذر کئے ہم
اسکے ہم دو آواز سنے کہ اُس سے جنگل کو بخ کیا اور قطاع الطریق پراگندہ ہوئے ہم سمجھے دوسرے
کوئی قطاع الطریق اُن پر آگرے ہین اس عرصے ہین وہ ہمارے نزدیک آکے کہے تمھارا مال لیو
اور دیکھو ہمپر کیا مصیبت ہوئی ہی ہم جاکے دیکھے تو انھون ہین دو سردار تھے سو دونون
مرگئے ہین اور ہر ایک پاس ایک کھڑاؤن پڑا ہی قطاع الطریق ہمارا مال ہم کو پھیر دئے اور
کہے یہہ امر عظیم ہوا ہی گیارہوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی صحیح کو مریض اور مریض
کو صحیح کرتے ہین۔ روایت ہی شیخ ابو الحسن قرشی سے کہے پانسو انچاس ہجری
ہین ہین اور شیخ علی بن ہیتی شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس مدرسے ہین حاضر تھے ابو غالب

فضل اللہ بن اسمعیل بغدادی ازجی تاجر حاضر ہوکے عرض کیا یا سیدی آپکے جد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمائے ہین دعوت قبول کرو اور مَین میرے گھر آنے واسطے آپکو دعوت کرتا ہون
حضرت فرمائے مجھے اذن ہوگا تو آونگا پھر دیر تک سر جھکائے بعد دعوت قبول کئے اور خچر پر
سوار ہو تاجر کے گھر کو آئے شیخ علی بن ہیتی سیدھا رکاب پکڑے تھے اور مَین بائون رکاب
اور وہان بغداد کے تمام مشایخ اور علما اور اعیان جمع تھے اور سفرہ تیار تھا اسپر اقسام کے
کھانے دھرے تھے اور ایک بڑا خوان سربمہر دو شخص اٹھا کے لا کر سفرے نزدیک رکھے ابو غالب
کہا الصلوٰۃ حضرت سر جھکائے اور کھانے طرف متوجہ نہ ہوئے اور کسیکو اذن کھانیکا بھی نہ دئے
حضرت کی ہیبت سے کوئی شخص کھانے طرف متوجہ نہوا بعد حضرت مجھے اور شیخ علی بن ہیتی کو
وہ خوان لانے واسطے اشارہ کئے پھر ہم خوان حضرت کے روبرو اٹھا کے رکھے خوان بہت
بھاری تھا پھر اسکو کھولنے کا حکم کئے جب کھولے تو دیکھے اُس مین ابی غالب کا لڑکا ہی اندھا
مادرزاد لنگ مجذوم لُنجھ جھولا مارا ہوا حضرت اسکو فرمائے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ معافی یعنے کھڑے رہ
اللہ تعالی کے اذن سے تندرست ہوکے دوڑا اور کوئی علت اُس مین باقی نہ رہی حاضران مجلس غل
مچائے حضرت اُس شور و آواز مین کچھ تناول نفرما کے وہان سے نکلے پھر مَین شیخ ابی سعد قیلوی
کے پاس آیا اور اس واقعے سے خبر دیا کہے شیخ عبد القادر درست کرتے ہین کوڑیون اور برصان
کو اور زندہ کرتے ہین مردونکو خدا تعالی کے حکم سے روایت ہی شیخ ابی الحسن قرشی سے کہے
ہجری مین مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر تھا روافض کی ایک جماعت دو ۵۵۹
خوان سربمہر لا کے حضرت سے پوچھے اس خوان مین کیا ہی حضرت کرسی سے اُترکے ایک
خوان پر اپنا ہاتھ رکھکے فرمائے اس مین ایک لڑکا ہی لنگڑا اور شیخ عبد الرزاق کو وہ خوان
کھولنے کا امر کئے خوان کھولے تو دیکھے اُس مین حضرت فرمائے بموجب لڑکا ہی لنگڑا اخضر حضرت

اسکا ہاتھہ پکڑ کے کہے اٹھہ لڑکا اٹھہ کے دوڑا بعد دوسرے خوان پر ہاتھہ رکھکے کہے اس مین
لڑکا ہی صحیح اور اسکو کھولنے کا حکم بھی شیخ عبدالرزاق کو کئے کھولے تو دیکھے اسمین لڑکا ہی تندرست
اٹھکے دوڑنے لگا حضرت اسکی پیشانی پکڑ کے فرمائے لنجھہ ہو فی الفور لنجھہ ہوا اور رافضی حضرت
کے ہاتھہ پر توبہ کئے اور اس روز حضرت کی مجلس مین تین شخص مرے شیخ ابوالحسن قرشی کہتے
ہین قرن گذشتہ کے ابتدا مین مین مشایخ سے سنا ہون کہتے تھے چار شخص اولیا سے
درست کرتے ہین لنگڑے اور کوڑی کو خدا تعالی کے اذن سے ایک شیخ عبدالقادر دوسرے
شیخ بقا بن بطو تیسرے شیخ ابو سعد قیلوی چوتھے شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہم اور مین چار شخص
کو دیکھا ہون موے بعد بھی تصرف کرتے ہین جیسا زندگی کے وقت تصرف کرتے تھے
ایک شیخ عبدالقادر دوسرے شیخ معروف کرخی تیسرے شیخ عقیل منبجی چوتھے شیخ حیات بن
قیس حرانی رضی اللہ عنہم روایت ہی شیخ علی خباز سے کہے شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزاز
سے سنا ہون کہتے تھے صدر اول کے مشایخون سے چار شخص کو ہم دیکھے درست کرتے تھے
لنگڑے اور کوڑی کو خدا تعالی کے اذن سے ایک شیخ عبدالقادر دوسرے شیخ علی بن ہیتی تیسرے
شیخ بقا بن بطو چوتھے شیخ ابی سعد قیلوی رضی اللہ عنہم شیخ ابوالفرج صرصری کہتا ہی یہہ
حکایت کرتے وقت شیخ علی خباز پاس شیخ محمد خیاط بغدادی معروف واعظ بیٹھے تھے ان کے
کانون کو سننے نہین آتا تھا اپنی بازو سے ایک شخص بیٹھا تھا سو اس سے پوچھے شیخ
کیا کہتے ہین شیخ نے پھر اس قول کا اعادہ کئے شیخ محمد خیاط کہا ای بار تعالی الہا بزرگون
کی حرمت سے میرے کان درست کر فی الحال اسکے کان درست ہوئے یہان تک تو دھیرے
آہستہ بات کرتے سو سنتے تھے روایت ہی خضر حسینی سے کہے مین شیخ محی الدین عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کی خدمت تیرا سال کیا اور حضرت کی خرق عادت بہت سے دیکھا از انجملہ

یہہ بھی اطبّا علاج سے کیسے جب عاجز ہوئے تو اس مریض کو حضرت کے نزدیک حاضر کرتے حضرت اسکو دعا کرتے اور اپنا ہاتھہ اُسکے بدن پر پھراتے مریض تھوڑے وقت مین درست ہوتا اور ایکبار مستنجد باللہ خلیفے کے قرابت والون سے ایک شخص کو استسقا ہوا حضرت کے جناب مین اسکو حاضر کئے حضرت اپنا ہاتھہ اُسکے شکم پر پھرائے فی الفور آماس اُسکی اترگئی گویا کچھہ مرض نتھا اور بھی ایکبار ابو المعالی احمد بن مظفر بن یونس بغدادی حنبلی حضرت کی خدمت مین آکے عرض کیا میرا لڑکا محمد پندرہ مہینے سے تپ زدہ ہی ہرچند مین اُسکی دوا کیا لیکن تپ اسکے بدن سے جدا نہین ہوتی حضرت اس تاجر کو کہے تیرے لڑکے کے دونون کانون مین جاکے کہہ ای ام ملدم تجھے شیخ عبد القادر کہتا ہی میرے لڑکے سے نکل کے حلّے کے طرف جا راوی کہتا ہی بعدہ مین ابو المعالی سے اسکے لڑکے کا احوال پوچھا تو کہا حضرت کے فرمائے بموجب عمل کیا اب تک تپ پھر نہین آئی اور حلّے سے خبر آئی وہان کے لوگ بہت تپ زدہ ہوئے ہین اور بھی ایکبار ابو حفص عمر بن صالح حدادی اپنا اونٹ حضرت کے پاس لاکے عرض کیا مین حج کا ارادہ کیا ہون اور یہہ اونٹ چل نہین سکتا اسکے سوا اور کوئی سواری مجھے نہین حضرت اپنے پانون سے اُس اونٹ کو مارے اور اپنا ہاتھہ اسکے پیشانی پر رکھے پھر وہ تمام سوارون سے جلد تر ہوا قبل اُسکے تمام سے پیچھے رہتا تھا اور بھی ایکبار شیخ ابو الحسن علی بن احمد بن وہب ازجی بیمار ہوئے حضرت عیادت کے واسطے اُنکے گھر کو تشریف لیگئے وہان ایک راعبی اور ایک قمری تھی ابو الحسن عرض کئے یہہ راعبی چھے مہینے سے انڈے نہین دیتی اور یہہ قمری نو مہینے سے بات نہین کرتی پھر حضرت راعبی کے نزدیک جاکے فرمائے تیرے مالک کو نفع کرا اور قمری کو فرمائے تیرے خالق کی تسبیح کر فی الحال قمری باتان کرنے لگی یہان تک کہ اہل بغداد اُسکا آواز سننے جمع ہوتے اور راعبی مرتے تک انڈے دیتی تھی روایت ہی شیخ ابی اسحٰق ابراہیم

بن ابی عبد اللہ بن علی طبری اور شیخ نور الدین ابی عبد اللہ محمد جیلی سے قزوینی سے کہے سنہ پانسو چھیالیس ہجری میں شیخ بقا ابن بطو اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ابو سعد قیلوی اور شیخ ماجد کردی خدمت میں شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوئے حضرت سفرہ بچھانیکا حکم کئے جب طعام حاضر ہوا اور لوگ کھانا شروع کئے حضرت خادم کو کہے تو بھی شریک ہو خادم کہا میں روزہ ہوں حضرت فرمائے کھا تجھے روزے کا ثواب ہوگا پھر کہا روزہ ہوں حضرت فرمائے کھا ایک ہفتے کے روزونکا ثواب ہوگا پھر کہا میں روزہ ہوں حضرت فرمائے کھا تجھکو ایک مہینے کا ثواب ہوگا پھر کہا روزہ ہوں حضرت فرمائے کھا تجھے ثواب ایکسال کا ہوگا پھر کہا میں روزہ ہوں فرمائے کھا تجھے تمام عمر کے روزونکا ثواب ہوگا پھر کہا میں روزہ ہوں حضرت غصے سے اسکے طرف دیکھے فی الفور مرکے گرا اور بدن پھول کے پیپ اور لہو جاری ہوا حاضران مجلس حضرت کی جناب میں اسکی سفارش کئے تا کہ غصہ حضرت کا اترا اور خادم سے راضی ہوئے فی الفور درست ہوکے اپنی حالت اصلی پر آیا گویا کچھ اسے نہ ہوا روایت ہے شیخ ابو محمد علی بن ابی بکر بن ادریس یعقوبی سے کہے شیخ علی بن ہیتی قدس سرہ میرا ہاتھ پکڑ کے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حضور میں لے آئے اور عرض کئے یہہ میرا لڑکا ہے پھر حضرت اپنی پیراہن مجھے پہنا کے فرمائے ای علی تو عافیت کی پیراہن پہنا اس روز سے اب تک بیست سال ہوئے پر کوئی درد مجھے عارض نہ ہوا

بارھواں شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہے عناصر سے روایت ہے شیخ ابی سعود

مدلل حریمی اور شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی محمد علی بن ادریس یعقوبی اور شیخ ابی الحسن علی قرشی اور شیخ عدی بن مسافر سے کہے ایکبار شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سخن فرماتے تھے کہ مینہہ شروع ہوا اور مجلس کے لوگ متفرق ہوئے حضرت آسمان

طرف دیکھکے فرمائے مین جمع کرتا ہون اور تو پراگندہ کرتا ہی فی الفور باران مجلس سے موقوف ہوا مجلس کے باہر برستا تھا اور مجلس پر ایکقطرہ نہین پرتا تھا اور بھی ایکبار دجلہ طغیانی کری بغداد کی آبادی غرق کے قریب پہنچی لوگ حضرت کے نزدیک فریاد آئے حضرت اپنا عصا لیکے دجلہ کے کنارے پر آئے اور پانی مین ایک جگہہ عصا گاڑے اور فرمائے اس جگہہ ہ فی الحال پانی کم ہوکے عصے کے نزدیک آیا روایت ہی شیخ عماد الدین ابراہیم مقدسی حنبلی سے کہے ایکبار شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ آسمان کے نیچے وعظ کہتے تھے مینھہ شروع ہوا حضرت آسمان طرف دیکھہ کے فرمائے مین جمع کرتا ہون تو منتشر کرتا ہی خدا تعالی کے حکم سے مینھہ اس جگہہ سے موقوف ہوا شیخ ابی زید عبد الرحمن بن احمد سے منقول ہی کہے سنہ چھے سو انتیس ہجری مین دمشق مین مین اور ملک معظم اور ملک امجد تقی الدین اور ملک صالح مجیر الدین فرزندان ملک ایوب کے شیخ ابراہیم بن سعد داری تغلبی کے پاس آسمان کے نیچے بیٹھے تھے مینھہ آیا شیخ ابراہیم حضرت کا یہہ مقولہ بیان کئے راوی کہتا ہی خدا کی قسم ہنوز سخن شیخ ابراہیم کا تمام نہ ہوا تھا ابر ہماری مجلس سے متفرق ہوکے مجلس کے باہر برسنے لگا لیکن مجلس پر ایکقطرہ نہین پرتا تھا روایت ہی شیخ ابی محمد مفرج بن نبہان بن برکات شیبانی بیسانی سے کہے شیخ عطا ہر جمعہ مریدون کے ساتھہ اپنے شہر سے نکل کے بیسان کو ندی انگل کے جاتے اور اونکے مریدان بڑے بڑے احوال رکھتے تھے چنانچہ بعضے شیر پر سوار ہوتے تھے اس سبب سے میری خاطر پر خلش ہوئی مین جب بغداد کو آیا تو شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سے شیخ عطا کا احوال ذکر کیا حضرت خاموش ہوئے جب مین جانے کی رخصت چاہا حضرت فرمائے تو ندی پاس پہنچیگا تو شیخ عطا کے اوترنے کی جگہہ پر کھڑے ہوکے کہہ عبد القادر تجھکو کہتا ہی شیخ عطا اور اسکے مریدون کو تیرے سے گذرنے نہ دوے جب مین وہان پہنچا

حضرت کا امر بجا لایا پھر شیخ عطا موافق معمول کے جانے کا ارادہ کیئے پانی جوش کیا اور ایک بنا
اُنکے اور پانی کے درمیان تھا سو وہان تک پانی پہنچا اور یہہ لوگ گذرنے سے باز رہے
شیخ عطا اپنے یارون کو کہے یہہ تازہ امر حادث ہوا ہی یہان سے پھر واور اپنے سرونکو
برہنہ کرو تا بغداد کو جا کے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سے تقصیر معاف کراوین انکے فرزند
ابراہیم کہے بلکہ نزدیک شیخ مفرح کے جا کے اُن سے تقصیر معاف کرانا جب اس بات پر عزم کیئے
پانی ندی کا کم ہو کے اپنے اصلی حد پر پہنچا ندی پار ہو کے بیسان کو آئے اور شیخ مفرح سے
تقصیر معاف کروائے بعدہ ہمیشہ انکے نزدیک بتواضع حاضر ہوتے تھے اور انھون اپنی تقصیر
معاف کروائے سو روز بہت عظیم تھا **تیرھوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی جنات**
کو دفع کرنے پر روایت ہی شیخ ابی بکر عبد الرزاق اور شیخ عبد الوہاب اور شیخ عمر کیمیانی
اور شیخ عمر بزاز سے کہے ابی سعید عبد اللہ بن احمد بن علی بن محمد بغدادی ازجی خدمت مین
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہو کے عرض کیا میری لڑکی فاطمہ سولا برس کی اپنے مکان کی
پر چڑھی تھی وہان سے غائب ہوئی حضرت فرمائے آج کی شب کو تو کرخ کے ویرانے طرف
جا اور پانچوین ٹیلے پر بیٹھ اور اپنے گرد زمین پر ایک دائرہ کھینچ اور دائرہ کھینچتے وقت کہہ
بسم اللہ علی نیۃ عبد القادر جب رات اندھاری ہوئیگی تو جنات تیرے پر گروہ گروہ اقسام کے صورتون
مین گذرینگے تیرا قصد نکرینگے سحر کے وقت انکا بادشاہ آکے تیرے سے سوال کریگا کیا حاجت
رکھتا ہی تو کہہ عبد القادر مجھے تیرے پاس بھیجا ہی اور اپنی لڑکی کا ماجرا بیان کر ابو سعید
کہتا ہی پھر مین کرخ کے ویرانے طرف گیا اور حضرت کے امر کے بموجب عمل کیا پھر جنات
گروہ گروہ ڈراونے صورتون مین گذرے اور دائرہ رہنے کے سبب کوئی میرے
نزدیک نہ آسکا بعد انکا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کے آیا اسکے روبرو ایک بڑی جماعت

جنونگی تھی دائرے کے مقابل آکے کہا ای انسان تو کیا حاجت رکھتا ہی مین کہا مجھے شیخ
عبدالقادر تیرے پاس بھیجے ہین فی الفور گھوڑے سے اُتر پڑا اور زمین کو بوسہ دیکے دائرے کے
باہر بیٹھا اسکے ہمراہان بھی بیٹھے بعد مجھے پوچھا تو کیا حاجت رکھتا ہی مین اپنی لڑکی کا قصہ
بیان کیا اپنے تابعدارون کو کہا یہہ کام کون شخص کیا ہی تابعدارون کو معلوم تھا غرض تلاش
کرکے ایک مارد کو اس لڑکی کے ساتھہ لے آئے اور کہے یہہ چین کا مارد ہی بادشاہ اُس سے پوچھا
کیا سبب تو اس لڑکی کو قطب کے رکاب سے لیگیا اُن نے کہا یہہ لڑکی میرے دل کو لگی بادشا
اسکے قتل کا حکم کیا پھر اسکو قتل کیئے اور لڑکی میرے تین دئے مین اسکو پوچھا تم کیا واسطے
شیخ عبدالقادر کا حکم بجالانے مین اسقدر جلدی کیئے بادشاہ کہا حضرت ہمارے ماردون
کو اقصائے زمین تک دیکھتے ہین اور وہ انکی ہیبت سے بھاگ کر اپنے گھرون مین چھپتے ہین
اور اللہ تعالی جسے قطبیت دیتا ہی تو اسکو جنات اور انسانات پر قادر کرتا ہی روایت ہی
وہی راویون سے کہے ایک مرد حضرت کے نزدیک آکے عرض کیا مین اصفہان سے آیا ہون اور
میری عورت کو صرع بہت ہوتی ہی سب تعویذ فتیلے کرنے والے اُس سو عاجز ہین حضرت فرمائے
اُس شہر سراندیب کے ماردون سے ایک مارد ہی اُسکا نام خانس جب تیری عورت کو صرع ہوگی
تو اُسکے کان مین کہہ ای خانس تجھے عبدالقادر بغداد کا رہنے والا کہتا ہی پھر نہ آ اگر آویگا تو
ہلاک ہوگا وہ شخص وہان سے روانہ ہوا دس سال کے بعد پھر بغداد کو آیا ہم پوچھے تو کہا مین
یہان سے جاکے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حکم کے بموجب بجالایا سو اب تک اسکو صرع نہوئی کتاب
بہجۃ الاسرار مین لکھا ہی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حیات تک چالیس برس اسکو صرع نہین
ہوئی حضرت کے وفات کے بعد بھی صرع شروع ہوئی + روایت
ہی شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی سے کہے ایکبار عجم کا بادشاہ بغداد کی تسخیر واسطے بڑی فوج لیکے بغدا

کا خلیفہ اسکے مقابلے سے عاجز ہوا اور اسکو اپنی سلطنت جانیکا اندیشہ ہوا شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کے نزدیک آکے التجا کیا پھر حضرت اسکے دفع واسطے شیخ علی بن ہیتی کو امر کئے
شیخ علی اپنے خادم کو کہے تو عجم کے لشکر طرف جا لشکر کے آخر مین تین شخص کمل کی پال
دیکھے ہین انکو کہہ شیخ علی بن ہیتی تم کو کہا ہی بغداد سے پھر جاؤ اگر وہ کہین ہم امر سے
آئے ہین تو تو کہہ مین بھی امر سے آیا ہون پھر خادم گیا اور تین شخص کو ویسا ہی پایا ان کو
کہا شیخ علی بن ہیتی تم کو کہے ہین بغداد سے پھر کے جاؤ وہ تینون شخص کہے ہم امر سے
آئے ہین خادم کہا مین بھی امر سے آیا ہون ایک شخص اُنہین سے ہاتھ دراز کرکے عصا
اُٹھارا اور کمل لپیٹ کے عجم کے طرف روانہ ہوا پھر لشکر خیمے اُکھارکے پھر گئے **چودھون
شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی اعیان کو قلب کرنے مین** - روایت ہی شیخ
عبدالرزاق سے کہے کہ میرے والد شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ایکروز جمعہ کی نماز واسطے نکلے
میرے بھایان شیخ عبدالوہاب اور شیخ عیسی بھی ہمراہ تھے اثنای راہ مین تین اونٹ پر
شراب لادکے خلیفے واسطے لیجاتے تھے سو ہمارے پرسے گذرے اسکی بو سے راہ سخت متعفن
ہوئی حضرت اسکے نگہبانون کو فرمائے تم تھوڑا توقف کرو تا ہم گذرجاوین حضرت کا حکم بجانہ لاکے
اونٹون کو جلد چلانے لگے حضرت اونٹون کو فرمائے کھڑے رہو فی الفور پتھرون کے مانند کھڑے رہے
ہرچند شتربانان بہت سا مارے لیکن وہ حرکت نہ کئے اور نگہبانون کو قولنج کا درد پیدا ہوا درد
کی شدت سے لوٹنے لگے آخر حضرت سے التجا کئے اور توبہ استغفار ظاہر کئے فی الفور
درد دفع ہوا اور شراب کی بو تھی سو سرکے کی ہوگئی کھولکے دیکھے تو سرکہ ہی تھا پھر اونٹان چلنے لگے
اور لوگون مین اسبات کا بہت شور ہوگیا جامع مسجد کو تشریف فرمائے بادشاہ یہہ خبر سنکے
گریہ کیا اور بہت سے حرام افعال ترک کیا اور حضرت کی ملاقات واسطے حاضر ہوا اور بہت ہی ادب

و تواضع سے حضرت کے پاس بیٹھا روایت شیخ ابی العباس خضر بن عبد اللہ بن یحیی حسینی موصلی سے
کہے میں ایک شب شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا خلیفہ اسوقت کا مستنجد باللہ ابو المظفر
یوسف حاضر ہوا حضرت پر سلام کیا اور اپنے کو کچھ وصیت کر وکر کے حضرت کو عرض کیا اور بیسوں کے
دس تھیلیاں حضرت کو دیا حضرت فرمائے مجھے اس مال سے حاجت نہیں پھر خلیفہ اسکو قبول کیا کرکے
حضرت سے بہت مبالغہ کیا اور اسکو پھیر لیجانے سے ابا کیا حضرت دو تھیلیاں ہاتھ میں لیکے دبائے
سو اسمین سے خون جاری ہوا پھر حضرت خلیفے کو فرمائے ای ابا المظفر تو لوگوں کے خون کہا خدا تعالے
سے شرم نہیں کرتا ہی پھر وہی مال میرے نزدیک لاتا ہی خلیفہ بیہوش ہوا حضرت فرمائے معبود کے
عزت کی قسم اگر اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرابت نہ ہوتی تو مین اس خون کو
چھوڑ تا تا اسکے گھر تک پہنچے روایت ہی بھی وہی راوی مذکور سے کہے ایکروز حضرت کی
مجلس میں خلیفہ حاضر ہوکے عرض کیا اب مجھے اطمینان واسطے کوئی کرامت بتاؤ حضرت فرمائے تو کیا
چاہتا ہی اُن نے عرض کیا ایک سیب غیب سے آنا عراق میں وہ ہنگام سیب کا نتھا حضرت اپنا ہاتھ ہوا
پو دراز کرکے دو سیب لائے ایک سیب خلیفے کو دئے دوسرے کو اپنے ہاتھ سے دو ٹکرے کئے سو
اسکے اندر سفید تھا مشک کی بو تھی پھر خلیفہ اپنے سیب کو دو ٹکرے کیا تو اسکے اندر سے کیڑے
نکلے خلیفہ عرض کیا سب میر سیب مین کیڑے تھے آپکے سیب مین مشک کی بو تھی حضرت
فرمائے ای ابا المظفر تیرے سیب کو ظلم کا ہاتھ لگنے سے کیڑے پڑے **پندرھوان شعبہ**
وہ جو تعلق رکھتا ہی برکتوں پر روایت ہی شیخ ابا محمد شاور بسینی حجلی سے کہے مین
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے بغداد کو آکے حضرت کی خدمت مین ایک مدت تک
رہا جب قدم تجرید پر مصر کا ارادہ کیا سو حضرت سے رخصت چاہا حضرت مجھے تاکید کئے کسی سے
سوال مت کر اور اپنی انگشت شریف میرے منھہ مین رکھکے فرمائے اسکو چوس پھر مین چوسا حد تک

فرماے اِنصَرِفْ رَاشِدًا مُهْتَدِيًا جب مین وہان سے روانہ ہوا راہ مین مجھے نہ بھوک
لگی نہ پیاس اور ہر روز میری قوت زیادہ ہوتی تھی **روایت ہی** شیخ ابی المظفر اسمعیل بن علی
بن علی بن سنان حمیری زرریانی سے کہتے شیخ علی بن ہیتی جب بیمار ہوتے تو اکثر زرریان مین
میری جگھہ آتے اور بیماری کے ایام وہان گذارتے ایکبار بیمار ہوکے میری جگھہ پر آئے اور شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ بغداد سے انکی عیادت واسطے تشریف لے آئے وہان خرمے کے د
جھاڑ تھے چار برس سے بار نہین لائے تھے اور مین انکے کاتنے کا ارادہ کیا تھا سو حضرت ایک
جھاڑ کے نیچے وضو کئے اور دوسرے کے نیچے دوگانہ نماز پڑھے دونون جھاڑ تازے ہوکے اس
ہفتے مین پھلون سے لد گئے ہنگام خرمے کا شروع ہوا تھا پھر مین تھوڑا میوہ اس مین
حضرت کے پاس لایا حضرت اسکو تناول کرکے دعا دئے بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَرْضِكَ وَ
دِرْهَمِكَ وَصَاعِكَ یعنے خدا تعالی تیری زمین مین اور تیرے مال مین اور تیرے مانپ
مین برکت دیو اس سال سے میری زمین کا محصول مضاعف ہوتا ہی اور جب کسی کام کو ایک
درہم خرچ کرتا ہون تو وہان سے مضاعف حاصل ہوتا ہی اور جب سو گونی گیہون کو کسی
جگھہ رکھکے پچاس گونی کو تصدق کرتا ہون پھر مانپتا ہون تو سو گونی کی سو گونی رہتی ہی
اور جانوران اتنے بچے دئے ہین جو شمار مین نہین آتے حضرت کی دعا کی برکت سے اب تک میری
وہی حالت ہی **روایت ہی** شیخ ابی العباس احمد سے رکابدار شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کہے
ایکبار بغداد مین قحط ہوا مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین میرے عیال و اطفال کے
فاقے کی شکایت کیا حضرت ایک گونی گیہون مجھے دیکے فرماے کہ اسکا سر بند کرکے گھر مین رکھ
اور اسکی بازو سے ایک سوراخ کرکے بقدر ضرورت وہان سے نکالکے خرچ کر اور اس گونی
کو تغیر مت دے مین حضرت کے امر کے بموجب چلا یا پچاس برس تک وہی گیہون نکالکے کھاتا تھا

بعدہ میری عورت اُسکا سر کھولی جیسا اوّل رکھی تھی ویسا ہی ہی پھر سات روز مین وہ گیہون
بھر گئے مین یہہ حالت حضرت کی خدمت مین عرض کیا حضرت فرمائے اگر تو اُسے نہ کھولتا تو
ہمیشہ اُس ہی گیہون سے کھاتا سولھوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی کشف قبور کے
ساتھہ روایت ہی شیخ ابی سعود حریمی اور شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی اور شیخ عمر کیمانی
اور شیخ ابی الحسن علی بن محمد بن احمد بن حسین بغدادی صوفی سے کہے سنہ پانسو اٹھتیس ہجری مین
چہارشنبے کا روز ستائیسوین ذیحجہ کی ہمارے پیر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مقبرۂ شونیزی کو
زیارت واسطے تشریف لیگئے حضرت کی ہمراہ ایک بڑی جماعت فقرا اور رفیقان کی تھی
حضرت شیخ حماد دباس کی قبر پاس بہت دیر تک کھڑے رہے یہان تک آفتاب نہایت گرم ہوا
اور لوگ بھی حضرت کے پیچھے کھڑے تھے جب وہان سے پھیر حضرت کے چہرے پر خوشی کے علامتان
ظاہر ہوے یاران اسکا سبب پوچھے حضرت فرمائے سنہ چارسو نو ہجری مین شعبان
کی پندرھوین کو شیخ حماد اور اُنکے یاران جمعہ کی نماز واسطے رصافہ کی جامع مسجد کو جاتے تھے
مین بھی ہمراہ تھا پل پر جب پہنچے شیخ حماد مجھے ندی مین ڈھکیل دئے مین بسم اللہ کہکے جمعہ کے
غسل کی نیت کیا اور میرے بدن پر صوف کا ایک جبہ تھا آستین مین کتاب کے اجزا تھے مین
ہاتھہ بلند کیا تا کتاب تر نہووے اور سب مجھے چھوڑ کے گئے پھر مین پانی سے نکل کے جبہ نچوڑا
انکے پیچھے گیا سرمے کے ایام تھے مجھے بہت اذیت ہوئی اور شیخ کے یاران میری حقارت کئے
شیخ حماد انکو زجر کرکے کہے مین انکو امتحان واسطے اذیت دیا سو انکو کوہ استوار پایا جو
جنبش نہین کرتا ہی آج کے روز مین شیخ حماد کو قبر مین دیکھا انکے بدن پر جواہر کا لباس ہی سر پر
یاقوت کا تاج ہی دونون ہاتھہ مین سونیکے کڑے ہین پاؤن مین زر کے نعلین ہین لیکن انکا
سیدہا ہاتھہ انکے اختیار مین نہین ہی مین اُنسے پوچھا کیا ہی شیخ حماد کہے کہ اس ہاتھہ سے مین تجھے

شہر مین ڈالا تھا سو اسلئے وہ میرے اختیار مین نہین کیا تو اب عفو کریگا مین کہا البتہ کرونگا
شیخ حماد کہے خدا یتعالی سے تو سوال کرتا میرا ہاتھہ دیکو پھر مین باریتعالی سے سوال کرتا ہوا
کھڑے رہا اور پانچ ہزار ولی اپنے قبرون مین آمین کہتے ہوے کھڑے تھے اور مین سوال کو
اتمام کو پہنچانے واسطے میرے نزدیک سفارش کرتے تھے پھر مین سوال کرتا کھڑا تھا یہان تک
کہ خدا یتعالی انکو ہاتھہ عطا کیا وہی ہاتھہ سے میرا مصافحہ کیئے اور انکی خوشی کامل ہوی جب
حضرت کا یہہ سخن بغداد مین مشہور ہوا شیخ حماد کے مریدان حضرت سے اسکی تحقیق چاہئے اور بہت سے
فقرا تا بعداران شیخ حماد کے مارے پڑے اور حضرت کے مدرسے مین جمع ہوے لیکن حضرت کی ہیبت سے
کوئی شخص سخن نہین کیا پھر حضرت آپ ہی انکا مقصود بیان کیئے اور فرمائے تم دو شخص کو
اختیار کرو تا میرا سخن انکی زبان سے ظاہر ہووے پھر تمام ملکے شیخ ابی یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف
ہمدانی پر جو اسوقت بغداد کو آئے تھے اور شیخ ابی محمد عبد الرحمن بن شعیب بن مسعود پر جو بغداد
مین رہتے تھے اور دونون کشف خارق اور حال فاخر رکھتے تھے اتفاق کیئے اور انکی زبان پر ظاہر
ہونے واسطے ایک ہفتے کی مہلت دئے حضرت فرمائے تمہارے تین یہہ سخن متحقق ہوے تک یہان سے
مت اٹھو اور حضرت اپنا سر جھکائے اور حاضران بھی تمام سر جھکائے فقرا مدرسے کے باہر غل اٹھائے
یکایک شیخ یوسف پا برہنہ دوڑتے ہوے حضرت کے مدرسے مین آکے کہے اسوقت خدا یتعالی میرے پر
شیخ حماد کو مشہود کروایا شیخ حماد مجھے کہے ای یوسف شیخ عبد القادر کے مدرسے مین مشایخ جو جمع ہوئے
انکو جلد جاکے کہہ شیخ عبد القادر میرے حقمین جو کچھہ کہے سو راست کہے ہنوز کلام شیخ یوسف کا تمام نہوا
تھا شیخ عبد الرحمن بھی آکے اسطرح کہے مشایخ تمام حضرت سے استغفار کرکے اٹھے ستر ھوان شعبہ
وہ جو تعلق رکھتا ہی دل کے باتون پر روایت ہی شیخ مکارم نہر خالصی سے کہے مین
حضور مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حضرت کے مدرسے مین حاضر تھا ایک تیر ہوا مین اڑتا ہوا

گذرا میرے دل مین آیا اسکو کشک کے ساتھہ کھانا سو حضرت میری طرف دیکھہ کے ہنسے بعد ہو طرف
ایک نگاہ کئے فی الفور تیتر زمین پر گرا اور دوڑ کے میری ران پر ایکساعت بیٹھا حضرت فرمائے ای مکارم
تو خواہش کیا سو تیتر کو لے اب اللہ تعالی تیتر کو کشک کے ساتھہ کھانیکی اشتہا دور کریگا اُس روز سے
تیتر سو مجھے نفرت ہوی اگر تلکے میرے نزدیک لائیگے تو اسکی بو سونگھنے کی مجھے طاقت نہ ہوگی اور
آگے مین اسکو بہت رغبت سے کھاتا تھا **روایت** ہی شیخ مکارم سے کہے ایکبار شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ واصلون کے مقام اور عارفون کے مشاہدے مین سخن فرماتے تھے مین بھی حاضر ہو حاضران
مجلس خدا تعالی کی طرف بہت مشتاق ہو اور میرے دل مین آیا اسکو پانے کی کیا راہ حضرت فی الفور
قطع کلام کئے اور میری طرف متوجہ ہو فرمائے ای مکارم تیرے اور تیرے مقصد کے درمیان دو قدم ہین
ایکقدم مین دنیا کو کاٹھہ اور دوسرے قدم مین تیرے نفس کو کاٹھہ پھر آخدا تعالی تیرے ساتھہ ہی **روایت**
ہی شیخ عمر کیمانی سے کہے ایکشب مین خلوت مین تھا یکایک دیوار شق ہوی اور ایک شخص بد صورت
میرے نزدیک آیا مین اسکو پوچھا تو کون ہی کہا مین ابلیس ہون تجھے نصیحت کرنے واسطے آیا ہون مین
پوچھا وہ کیا نصیحت ہی کہا تجھے مراقبے کے وقت بیٹھنے کا قاعدہ کھاتا ہون سو گوٹھہ باندھکے بیٹھا
بتایا جب صبح ہوی مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تا حضرت سے یہہ معاملہ ظاہر کرون جب
مین حضرت سے مصافحہ کیا پیش از مین عرض کرنے کے حضرت میرا ہاتھہ پکڑ کے فرمائے ای عمر وہ تجھے
راست کہا اگرچہ وہ بہت جھوٹا ہی آیندہ اسکی کوئی بات تو مت سُن پھر شیخ عمر کیمانی قدس سرہ
چالیس سال اسیطرح بیٹھتے تھے **روایت** ہی شیخ بدیع الدین ابی القاسم خلف بن عیاش شارعی شافعی
سے کہے کہ مجھے شیخ ابو عمر و عثمان بن اسمعیل بن ابراہیم سعدی شارعی شافعی واعظ بغداد کے طرف مسند
امام احمد بن حنبل ہم پہنچا کے لانیکے واسطے بھیجے جب مین بغداد کو آیا تو سنا لوگ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کی بہت وصف کرتے ہین مین اپنے دل مین کہا حضرت اگر لوگ کہے بموجب ہین تو مین جو کچھہ

تصور کرتا ہون سو اگر کشف ہوگا غرض دل مین خلاف عادت ایک صورت ترتیب دیا مین جب حضرت پر
سلام کرون تو حضرت سلام کا جواب دیکے منھ پھیر لینا اور خادم کو حکم کرنا اس مرد کو کفایت کرے وتنا
خرما لے آ اور فرمانا ایک نعلین کا جوڑا ایک دانق سے اسکی قیمت کم و زیادہ نہ ہے سو لے آ بعد بغیر
سوال کے اپنا طاقیہ مجھے پہنانا بعد سلام کا جواب دینا فی الفور مین اٹھکے حضرت کے مدرسے مین آیا حضرت
محراب مین بیٹھے تھے میرے طرف ایک نگاہ کئے مین اس سے سمجھا حضرت میرے سب خطرون پر آگاہ
ہوے پھر سلام کیا حضرت جواب دیکے منھ پھیر لئے اور خادم کو فرمائے اسکو کفایت کرے وتنا خرما لے آ
اور نعلین کا ایک جوڑا اسکی قیمت ایک دانق سے کم و زیادہ نہ ہے لے آ خدا کی قسم میرے دل مین جو
الفاظ تھے سو بعینہ وہی الفاظ سے حضرت تلفظ فرمائے پھر خادم میرے سر پر سے طاقیہ نکال کے
خرما اس مین ڈالا خرما طاقیہ کے برابر ہوا گویا وہ طاقیہ اس خرمے کا کالبد تھا اور نعلین لا کے رکھا پھر
حضرت اپنا طاقیہ مجھے پہنائے اور سلام کا جواب دئے اور فرمائے ای خلف تو یہہ تمام چاہا تھا پھر مین
حضرت کے نزدیک چند روز رہ کے تحصیل علم کیا اور حدیث کی سماعت کیا روایت ہی شیخ عمر بزاز
سے کہے سنہ پانسو چھپن ہجری مین جمعہ کا روز جمادی الاخری کی پندرہوین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
جامع مسجد مین آئے اور مین بھی ہمراہ تھا کوئی شخص حضرت پر سلام نکیا مجھے تعجب ہوا کیونکہ ہمیشہ جب
ہم مسجد کو جاتے تو لوگ ہجوم کرتے اور مجھے حضرت کے نزدیک پہنچنے کی طاقت نہین رہتی ہنوز میرا
خطرہ تمام نہوا حضرت ہنسکے میرے طرف دیکھے اور لوگ سلام واسطے ہجوم کئے پھر مین اپنے دل مین کہا
اس سے وہی حال بہتر تھا پھر حضرت میرے خطرے پر آگاہ ہوکے اور مجھے دیکھکے فرمائے ای عمر تو
یہہ ارادہ کیا تھا آیا تو نہین جانا لوگون کے دلان میرے ہاتھہ مین ہین اگر چاہتا ہون تو اپنے طرف کھینچتا ہون
اگر چاہتا ہون پھیرتا ہون روایت ہی شیخ یحیی بن نجاح ادیب سے کہے ایکمرتبہ میرے دل مین آیا شیخ
محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ اپنے وعظ کی مجلس مین توبہ کرنے والون سے کیتے شخص کو لب کترنے کا امر

کرتے مین سو ہشیمار کرون پھر مین حضرت کی مجلس مین حاضر ہوکے مجلس آخر مین بیٹھا اور ساتھ
ایک تاگا رکھا جب حضرت لب کتر نے کا امر کرتے تو مین تاگے پر ایک گرہ دیتا یکا یک حضرت
فرمائے مین کھولتا ہون اور تو گرہے دیتا ہی اٹھارہوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی آیندہ
کے خبرون پر روایت ہی شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی سے کہے میرے ابتداء حال مین ایک شب
صریفین مین آسمان کے نیچے چالیتا تھا پانچ کبوتر اڑتے جاتے تھے انمین سے ایک آدمی بات
کرے موافق فصیح زبان سے کہا سُبْحَانَ مَنْ عِنْدَهُ خَزَائِنُ كُلِّ شَيْءٍ وَمَا يُنَزِّلُهُ
اِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُوْمٍ یعنے پاک ذات ہی وہ جو اسکے پاس ہر چیز کے خزانے مین اُتارتا نہین
اسکو مگر ایک معین انداز ے پر دوسرا کہا سُبْحَانَ مَنْ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ
هَدٰى یعنے پاک ذات ہی وہ جو دیا ہر چیز کو اسکی صورت پھر راہ سمجھایا تیسرا کہا کُلُّ مَا
فِي الدُّنْيَا بَاطِلٌ اِلَّا مَا كَانَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ یعنے جو کچھ دنیا مین ہی سو باطل ہی مگر وہ
جو خدا اور اسکے رسول واسطے ہی چوتھا کہا سُبْحَانَ مَن بَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ حُجَّتً عَلٰى
خَلْقِهِ وَفَضَّلَ عَلَيْهِمْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے پاک ذات ہی وہ جو بھیجا پیغمبرون
کو دلیل کرکے اپنے مخلوقات پر اور بزرگی دیا سب محمد کو صلے اللہ علیہ وسلم پانچوان کہا يَا اَهْلَ
الْغَفْلَةِ عَنْ مَوْلَاكُمْ قُوْمُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ رَبٌّ كَرِيْمٌ يُعْطِي الْجَزِيْلَ وَيَغْفِرُ
الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ یعنے ای غفلت والو اپنے مولا سے اٹھو اپنے پروردگار طرف رب ہی کریم عطا
کرتا ہی بہت اور بخشتا ہی بڑی گناہ مین یہہ سنکے بیہوش ہوا جب ہوش مین آیا تو دیکھا دنیا
کی محبت دل سے بالکل زائل ہوا جب صبح ہوئی مین خدا تعالی سے عہد کیا مجھے ایک پیر کے
سپرد کرے تا خدا کی راہ بتاوے پھر شہر سے نکلا اور کہان جانا سو مجھے معلوم نتھا
یکا یک ایک مرد خوش صورت بہت ہی ہیبتدار امیر سے نزدیک آکے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

یا عثمان مین سلام کا جواب کہکے اسکو قسم دیکے پوچھا مین تجھے کبھی نہین دیکھا سو میرا
نام تجھے کیون معلوم ہوا اور تو کون ہی کہا مین خضر ہون اسوقت شیخ عبدالقادر کے نزدیک
حاضر تھا حضرت مجھے فرمائے ای ابو العباس گذشتہ شب کو ایک شخص کو صریفین والون سے
اسکا نام عثمان جذبۂ الٰہی ہوا اور اسپر متوجہ ہون کرکے مین مامور ہوا ہون اور ساتون آسمانکے
اوپر سے اسکو ندا ہیچا ہی مرحبا بك عبدی اور وہ خدا تعالی سے عہد کیا ہی اپنے تین
سپرد کرے کسی پیر کے تا حقتعالی کی راہ بتادین ای خضر تو جا اثنائے راہ مین اسکو پاویگا
تو میرے نزدیک لے آخضر علیہ السلام کہے ای عثمان شیخ عبدالقادر عارفون کے سردار ہین اور
اس عصر کے واقفون کے قبلہ ہین تو انکی صحبت اختیار کر اور انکی تعظیم اور حرمت کر فی الفور شیخ نے
مین اپنے تین بغداد مین پایا خضر میری نظر سے غائب ہوئے اور سات برس تک مین انکو نہین
دیکھا غرض مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمتمین حاضر ہوا حضرت فرمائے خوشی ہوا اسکو
ہو پروردگار اسکو بندون کی بات پر میرے طرف کھینچا اور اسکو بہت سی خوبیان مرحمت کیا
پھر فرمائے ای عثمان عنقریب خدا تعالی تجھے ایک مرید بخشیگا اسکا نام عبدالغنی بن نقطہ رہیگا
بہت اولیا سے وہ بلند مرتبہ ہوگا اور خدا تعالی ملائکہ مین اس سے مباہات کریگا بعدہ حضرت
میرے سر پر اپنا طاقیہ پنہائے بمجرد پہنتے ہی مین اپنی تالو مین ایک خنکی پایا جو میرے دل تک پہنچی
اور میرا دل اطمینان پکڑا اور عالم ملکوت میرے پر مکشوف ہوئے اور انکی تسبیح اور تقدیس اقسام کے
زبانون مین سنا قریب ہو میری عقل زائل ہووے حضرت کے ہات مین ایک کپڑا تھا سو میرے گلے
دالے اسکی برکت سے خدا تعالی میری عقل ثابت رکھا اور مجھے تمکین زیادہ ہوئی بعد حضرت
مجھے خلوت مین بتھائے خدا کی قسم کوئی امر ظاہر کا یا باطن کا نہین پایا اور کسی مقام کو اور کسی حال کو
نہین پہنچا اور ظاہر نہین ہوا کسی شہید کو اور مکاشفہ نہ ہوا کسی عالم کو مگر مین پانے کے قبل حضرت

مجھے اسکی خبر دیتے تھے اور اسکے احکام کی تفصیل اور اسکے مشکلات کا حل اور اسکے اصل و فرع کا بیان
کرتے تھے اور ہمیشہ ایک منزل سے دوسری منزل طرف مجھے پہنچاتے تاکہ مین میرے مقدر کو پہنچا اور
حضرت کتنے ایک چیزون کی مجھے خبر دئے تھے سو حضرت کے فرمائے موافق تینیس برس کے بعد
[illegible] والدین خرقہ پہننے کے اور عبد الغنی بن نقطہ خرقہ پہننے کے درمیان پچیس سال کا فاصلہ
تھا اور عبد الغنی کا وصف حضرت جیسا کئے تھے ویسا ہی انکو پایا **روایت** ہی شیخ ابی الحسن علی
بن ابی طاہر ابراہیم بن نجا بن غانم انصاری دمشقی فقیہ حنبلی واعظ سے کہے مین ایکبار حج
کرکے بغداد کو آیا اور میرے ہمراہ ایک رفیق تھا اور ہم بغداد کو کبھی نہین آئے تھے اور وہان کے
کسی شخص کو جانتے نتھے میرے نزدیک ایک چاکو کے سوائے کچھ مال نتھا مین اسکو ایک طسوج
کو بیچ کے چاول خرید کیا اور رفیق کے ساتھ کھایا لیکن ہم کو وہ خوش نہ آیا اور پیٹ نہ بھرا بعد
ہم شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوئے حضرت کلام قطع کرکے فرمائے مساکین
عرب حجاز سے آئے ہین انکے نزدیک ایک چاکو کے سوائے کچھ نتھا سو اسکو ایک طسوج سے بیچ کے
چاول خرید کئے لیکن وہ انکو خوش نہ آیا اور سیر نہ ہوے حضرت کا یہہ سخن سننے سے ہم کو بہت
تعجب ہوا جب کلام تمام ہوا حضرت سفرہ بچھانیکا حکم کئے مین رفیق سے اپنے آہستہ پوچھا تو کیا
خواہش رکھتا ہی کہا کشک تیتر کے ساتھ کھانا اور میرے دل مین شہد کی خواہش ہوئی حضرت
فی الفور خادم کو فرمائے کشک اور تیتر اور شہد حاضر کر جب خادم حاضر کیا حضرت ہمارے
طرف اشارہ کرکے فرمائے ان دونون کے روبرو رکھ خادم میرے آگے کشک اور میرے رفیق کے
آگے شہد رکھا حضرت خادم کو فرمائے اسکو بدل کے رکھ یعنے شہد شیخ ابی الحسن کے آگے رکھ اور تیتر کشک
اسکے رفیق کے پاس پھر مین بے اختیار ایک آواز کرکے لوگو کو چیرتا ہوا حضرت کے طرف دوڑا حضرت
فرمائے اَھْلًا وَسَھْلًا یا واعظ الدیار المصریۃ مین عرض کیا یا سیدی مین سو

فاتحہ درست نہین جانتا ہون واعظ کیسا ہوگا حضرت فرمائے مین مامور ہوا ہیہ سخن تجھے کہون یہم
مین حضرت کے نزدیک علم تحصیل کیا اللہ تعالی ایک برس مین مجہپر اتنا علم کھولا دوسرے کو بیس برس مین
نا کھولیگا اور مین بغداد مین وعظ کہا پھر حضرت سے مصر کو جانیکی اجازت چاہا حضرت فرمائے
تو دمشق کو پہنچیگا تو وہان ترکان کی ایک جماعت مصر کی تسخیر واسطے مستعد ہوئین انکو کہہ
اس مرتبہ تمہارا ارادہ مصر کی تسخیر کا جو ہی سو حاصل ہویگا تم اس دفعہ پھر جاؤ دوسرے مرتبہ
آؤ تمہارا مقصد حاصل ہوگا اور مصر پر متصرف ہوجب مین دمشق کو پہنچا حضرت کے کہے موجب ترکان
اور حضرت کے فرمائے موافق انکو کہا لیکن وہ میرا سخن قبول نکئے جب مصر کو آیا تو دیکھا مصر کا
خلیفہ انکے مقابلے واسطے لشکر آراستہ کرتا ہی مین انکو کہا تم مت ڈرو تم ہی مظفر و منصور
رہینگے اور دشمن تمہارا خائب و خاسر ہوگا ترکان جب مصر کو پہنچے تو آتش جنگ کی سلگی لیکن
تدبیر پر تقدیر غالب آئی ترکان ہزیمت پائے مصر کا خلیفہ مجھے اپنا ہمنشین کیا اور اپنے اسرار پر
مجھے مطلع کیا پھر دوسرے مرتبہ ترکان آئے اور مصر کے مالک ہوئے میرا بہت اکرام کئے بسبب
وہی سخن کے جو مین دمشق مین انکو کہا تھا حضرت کی ایکبات کی برکت سے مجھے دونون دولتون
مین ایک لاکھ پچاس ہزار دینار حاصل ہوئے روایت ہی شیخ ابی عبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلی
سے کہے میرے والد مجھے نقل کئے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اپنے تین سنہ پانسو سات ہجری مین
فرمائے ای خضر تو موصل کو جا تیرے صلب مین اولاد ہین وہان پیدا ہونگے اور تجھے ایک لڑکا
پیدا ہوگا اسکا نام محمد اسکو ایک بغدادی اندھا اسکا نام علی ہوگا سات مہینے مین انکو
قرآن پڑہائیگا اور اس لڑکے کی عمر جب سات برس کی ہوگی تو پورا قرآن حفظ کریگا اور تیری عمر
چورانوے برس پر ایک مہینا سات روز کی ہوگی اور اربل مین مریگا اور آنکھ کان قوت تیرے سلامت
رہینگے پھر خضر حسینی موصل مین آکے رہنے لگے اور مین صفر کا غرہ سنہ چھے سو ایک مین پیدا ہوا

میرے والد میری تعلیم کے واسطے ایک اندھے کو مقرر کئے میری عمر اسوقت چھے برس پچاس روز کی تھی سات
برس کی عمر جب پوری ہوئی تو مین قرآن تمام حفظ کیا میرے والد اس مرد کا نام اور شہر تو پوچھے تو کہا
میرا نام علی اور میرا شہر بغداد ہی میرے والد حضرت کا سخن یاد کئے اور میرے والد اربل مین صفر کی نوین
سنہ چھے سو چھبیس ہجری مین وفات پائے انکی عمر چورانو برس ایک مہینا سات روز کی تھی انکے
حواس اور قوت مرنے تک درست تھی **روایت** ہی ابی عبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی سے کہ شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کی اول خدمت کئے تھے سو وہی مجھے کہے حضرت مجھے محمد طویل کہتے ہین ایکروز حضرت سے عرض کیا
سیدی مین سب سے کوتاہ قد ہون آپ مجھے طویل کہتے سو کیا سبب ہی حضرت فرمائے تیری عمر دراز
ہوگی اور تو سفر بہت کریگا سو عمر انکی ایکسو بینتیس برس کی ہوئی اور سیاحت کرتے ہوے کوہ قاف تک
پہنچے اور بہت سے عجائب غرائب دیکھے **روایت** ہی شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق سے کہے کہ جب کوئی
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے نزدیک آتا تو حضرت اسکو دور سے دیکھ کے فرماتے مرحبا بحبیب اللہ
پھر اسمین خیر کے اور خداتعالی کے طرف سے اقبال کرنیکے علامتان ظاہر ہوتے اور حضرت جسکو دیکھ کے
فرماتے لا مرحبا بطرید اللہ تو اسمین بدی کے نشانیان ظاہر ہوتے **انیسوان شعبہ جو**
تعلق رکھتا ہی اذیت دفع کرنے پر **روایت** ہی شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی
سیاح سے کہے مین سنہ پانسو چالیس ہجری مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حضور مین کھڑا تھا
بلغم مجھپر غلبہ کیا سو اسکو مین تھوکا لیکن دل مین شرمندہ ہوا حضرت کے حضور مین یہہ کام کرنا مناسب
نہ تھا میرے دل مین یہہ خطرہ ہوتے ہی حضرت فرمائے اے محمد تو تھوکا سو کچھ مضائقہ نہین
اب تجھے کدھی بلغم اور رینت نہوگا اُس روز سے ابتک اٹھیاسی برس ہوے مین نہ تھوکا نہ رینت
چھڑکا **روایت** ہی شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق اور شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی عبداللہ
بطائحی سے کہے سنہ پانسو تریپن ہجری مین ایکروز مدرسے مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے

ہم حاضر تھے حضرت کرسی پر وعظ فرماتے تھے ابو المعالی محمد بن علی بن احمد بغدادی وہان آیا اسکو
درد شکم ایسا سخت عارض ہوا ان نے حرکت سے باز رہا اور حضرت کے طرف استغاثے کی
نظر سے دیکھا فی الفور حضرت کرسی کے ایک درجے سے اترے کرسی پر ایک سر ظاہر ہوا پھر دوسرا
درجہ اُترے دو شانے اور سینہ کرسی پر پیدا ہوا اسیطرح حضرت ایک ایک درجہ اُترتے تھے اور کرسی پر
صورت ظاہر ہوتی تھی یہان تک کرسی پر ایک صورت حضرت کے مثل ظاہر ہوکے سخن کرنے
لگی اس حالت کو سوائے ابو المعالی اور چند اشخاص جو خدا چاہا دوسرا نہین دیکھا پھر حضرت
صفان چیرتے ہوے ابو المعالی کے نزدیک تشریف لائے اور اپنی آستین یا رومال ابو المعالی کے
سر پر ڈھاپے ابو المعالی اپنے تین دیکھا ایک بڑے جنگل مین ہی وہان ایک نہر جاتی ہی اور
ایک درخت ہی کنجیان آستین سے نکال کے جھاڑ پر لٹکایا اور قضاے حاجت کیا اور نہر مین
وضو کیا اور دوگانہ نماز پڑہا جب نماز سے سلام پھیرا تو حضرت اپنا رومال اسکے سر سے نکالے ابو المعالی
اپنے کو وہی مجلس مین پایا اور اسکے اعضا پانی سے تر تھے اور درد دفع ہوا اور حضرت کرسی پر
ہین گویا اُترے نہین تھے دیکھا تو کنجیان نہین ہین ابو المعالی یہہ واقعہ کسی سے نہ کہا بعد
ایک مدت کے عجم کا ارادہ کرکے نکلا بغداد سے چودہ منزل پرے گیا ایک روز ایک جنگل
مین اُترا وہان ایک نہر جاری ہی ابو المعالی قضاے حاجت واسطے گیا اور اپنے دل مین کہا کہ یہہ
جنگل حضرت کی مجلس مین جو دیکھا تھا اُس سے بہت شبیہ ہی اور اپنا وہ حال یاد کیا
یکایک دیکھا وہی درخت ہی اور قضاے حاجت جو کیا تھا سو وہان ہی اور کنجیان درخت پر
لٹکے ہین جب بغداد کو پہنچا حضرت کے نزدیک یہہ قصہ ظاہر کرنے واسطے حاضر ہوا قبل اُس عرض
کرنے کے حضرت اسکا کان پکڑکے فرمائے ای ابو المعالی مین زندہ ہون تک یہہ قصہ
کسی سے ذکر نہ کر پھر ابو المعالی اسوقت سے حضرت وفات پاے تک حضرت کی صحبت اختیار کیا

بیسواں شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی خدا کی راہ کے مشکلات حل کرنے پر۔ روایت
ہی شیخ ابی الحسن جوسقی سے کہے میرے بدھاپے کے ایام مین ایک وارد میرے پر وارد ہوا اور اسکے
اکثر امور میرے پر مشکل ہوے اسکے حل کرنے واسطے مین شیخ علی بن ہیتی قدس سرہ کے پاس حاضر ہوا
مین اظہار کرنیکے قبل شیخ فرمائے ای ابا الحسن تیرا وارد قدرت کے افعال سے ہی اسکے مشکلات
حل نہ ہونگے باتون سے بلکہ حل اسکا افعال سے ہوتا ہی تم نزدیک شیخ عبد القادر کے جاؤ انھون
اسوقت کے عارفون کے علما کے پادشاہ ہین اور تصرف کرنے والون کے افعال کے مالک ہین پھر
مین بغداد کو آکے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت اپنے مدرسے
مین قبلے کے جہت بیٹھے تھے ایک جماعت حضرت کے نزدیک بیٹھی تھی جب مین بیٹھا حضرت
میری طرف ایک نگاہ کئے اس سے سمجھا مین جس چیز واسطے آیا تھا اسو وہ حضرت کو معلوم
ہوا بعدہ حضرت مصلے کے نیچے سے ایک تاگا پانچ تار کا نکال کے اسکا ایک طرف میرے ہاتھ مین دئے
دوسرا طرف اپنے ہاتھ مین پکڑے ایک پینچ اسکا کھولے میرے وارد کا ایک برا طرف ظاہر ہوا
اور اس سے ایک جلیل امر مشاہدہ کیا پھر حضرت دوسری پینچ کھولے وارد کا دوسرا طرف میرے پر
روشن ہوا پھر تیسری پینچ کھولے اس سے ایک جلیل امر مشاہدہ کیا اسیطرح ایک ایک پینچ کھولتے تھے
ہر دفعہ میرے پر وارد کا ایک ایسا طرف عظیم ظاہر ہوتا تھا جو حد اور نہایت نہین رکھتا ہی
اور مین ہر ایک کے ضمن مین ایک امر جلیل مشاہدہ کرتا تھا اسکو عقل احاطہ نہین کرسکتی تھی تا کہ
حضرت پانچون پینچ کھولے سب مشکلات میرے پر جو وارد تھے سو ظاہر ہوے اور نکات من اسرار سے اسکے
مخفیات مجھ پر روشن ہوے اور میری بصیرت نورانی قوتون سے ثابت ہوئی یہان تک تمامی موانع
کو پھاری پھر حضرت میرے طرف دیکھ کے کہے خُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا
بِأَحْسَنِهَا یعنی لے اسکو قوت سے اور حکم کر تیرے لوگون کو لیوین اس مین سے بہتر خدا کی قسم

حضرت سے کوئی کلمہ مین نہ کہا اور حاضران مجلس کوئی ہمارا حال نہ جانا پھر مین وہان سے زریران کو
آیا اور شیخ علی بن ہیتی کے نزدیک حاضر ہوا مین اظہار کرنیکے قبل شیخ فرماتے ہین تجھے پہلے ہی کہا تھا
شیخ عبدالقادر عارفون کے علما کے بادشاہ ہین اور تصرف کرنے والون کے زمام کے مالک ہین
ای ابا الحسن تیری پروار دکے احکام مشاہدہ ہونا ممکن نتھا لیکن شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی نظر اسکے
ساتھ ملنے سے تجھہ پردہ کشادہ ہوئی اسکی ادنا چیزین عمران فنا ہوتے ہین اور اگر حضرت خدا
بقوۃ تجھے نہ کہتے تو تیری عقل جاتی رہتی اور دیوانون مین تیرا حشر ہوتا اور اس قول سے حضرت
تجھے بشارت دئے تو بھی اُن لوگون مین ہے جسکا اقتدا کئے جاتا ہے روایت ہے شیخ ابی عبداحمد
بن احمد بلخی سے کہے ایک بڑا شخص اولیا سے مجھے کہا اپے عجم سے بغداد کو آیا پھر میرا ایسا ایک حال وارد
ہوا مین اُس سے عاجز آکے ویرانے مین بھٹکنے لگا اور اسکے بعضے چیزان میرے پر بہت مشکل ہوئے مین
تب مے اس امر کا کشف چاہا سو غیب سے آواز آیا اسوقت مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے دوسرا
کوئی اس امر کو خوب جاننے والا نہین اور انھون اس امر کے مشکلات اور تحقیقات سے آگاہ ہین پھر مین
حضرت کے طرف دلسے متوجہ ہوا فی الفور حضرت وہان حاضر ہوے اور جس حال کا ثابت رکھنا لائق تھا
سو اُسے ثابت رکھے اور جسکا محو کرنا لائق تھا سو محو کئے **اکیسوان شعبہ جو تعلق رکھتا ہے**
زمین کو طی کرنے مین روایت ہے شیخ ابی بکر عبدالرزاق سے فرزند شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
کے کہے میرے والد انتقال پائے بعد شیخ حسن بن طبطبہ بغدادی سے سنا کہتے تھے کہ مین خدمت
مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے طالب العلمی شروع کیا شب کو اپنا اکثر بیدار رہتا اس امید سے حضرت کو
کچھ حاجت ہو تو مین اسکو بجالاؤن غرض ایکمرتبہ صفر کا مہینا تھا سنہ پانسوتریپن ہجری مین حضرت
دولت خانے سے باہر تشریف لائے مین آفتابہ حاضر کیا حضرت اسکو نہ لیکے مدرسے کے دروازے
طرف گئے دروازہ خود بخود کھل گیا حضرت دروازے کے باہر گئے مین بھی حضرت کے پیچھے ہوا اور دلمین سمجھا

حضرت کو میرے آنیکی آگاہی نہین پھر بغداد کے دروازے پر پہنچے دروازہ خود بخود کھل گیا حضرت باہر ہوے
پھر دروازہ بند ہوا مین بھی حضرت کے پیچھے تھا تھوڑا چل کے ایک شہر مین پہنچے کونسا شہر تھا سو
مجھے معلوم نہ تھا اور ایک مکان خانخاہ سے مشابہ تھا اس مین داخل ہوے وہان چھے شخص تھے جلد حضرت کو
سلام کئے مین ایک ستون کے پیچھے چھپکے کھڑے رہا اور اس مکان کے ایکطرف سے کلنے کا آواز آتا تھا
تھوڑے وقت کے بعد وہ آواز موقوف ہوا ایکمرد اسطرف جا کے ایک لاش کھاندے پر لیکے نکلا اور
اور ایک دوسرا کھلے سر مچھہ دراز حاضر ہوکے حضرت کے روبرو بیٹھا حضرت اسکو کلمہ شہادت پڑہا کے اسکے
سر کے بال اور لب تراشے اور اسکو اپنا طاقیہ پہنائے اسکا نام محمد کر کے رکھے اور ان چھیون شخص
کو کہے اس میت کے عوض مین اسکو قایم کرنیکے واسطے مجھے امر ہوا وہ کہے سمعاً وطاعۃً پھر حضرت
انکو وہان چھوڑ کے نکلے مین حضرت کے پیچھے ہوا تھوڑے وقت مین بغداد کے دروازے پر
پہنچے پھر دروازہ خود بخود کھل گیا مدرسے کے دروازے پر پہنچے وہ بھی دروازہ کھل گیا حضرت
محل مین داخل ہوے جب صبح ہوی مین درس کے عادت کے موافق آکے بیٹھا لیکن حضرت کی ہیبت سے
مجھے پڑہنے کی طاقت نہی حضرت فرمائے ای لڑکے پڑھ تجھے کچھ اندیشہ نہین پھر مین حضرت کو
قسم دیکے وہ معاملہ پوچھا حضرت فرمائے ہم گئے تھے سو شہر نہاوند تھا وہ چھے شخص ابدال کے نجبا تھے انھون
مین ساتوان شخص بیمار تھا اسکی موت کا وقت جب قریب ہوا تو مین حاضر ہوا اور اسکی لاش
لیگیا سو شخص ابو العباس خضر تھا تجہیز وتکفین واسطے لیگیا اور مین کلمہ شہادت تلقین کیا اور لب لیا سو
شخص ایک نصرانی تھا قسطنطنیہ مین مجھے حکم ہوا کہ اسکو میت کے قایم مقام کر سو اسکو میرے نزدیک
لائے وہ میرے پاس اسلام لایا اب وہ شخص اوتاد ہوا ہی پھر حضرت میرے سے عہد لیے اپنی حیات تک یہ قصہ
کسی سے نہ ظاہر کرون **بائیسوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی سختی قبر والونکو خلاص کرنے پر**
روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد بن ابی الغنایم حسینی دمشقی سے کہے سنہ پانسو انسٹ ہجری مین

رمضان کا مہینا جلسے کے بیچ رواق مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے تین سو آدمی کے قریب جمع تھے
حضرت محل سے بہت ہی جلدی سے نکل کے وہ لوگون کو کہے میرے نزدیک آؤ سب لوگ اٹھکے حضرت
پاس دوڑے رواق مین کوئی باقی نہ رہا فی الفور رواق کا سقف گر پڑا لوگ تمام سلامت رہے بعد حضرت
فرمائے مین گھر مین تھا سو مجھے کہے گیا رواق کا سقف گرتا ہی پھر تمھارے پر شفقت کیا روایت
ہی ظریف دمشقی سے کہے مین بشر قرضی سے نیشاپور یا خوارزم کی راہ مین ملاقات کیا اسکے ہمراہ
شکر کے چودہ اونٹ تھے سو مجھے کہا ایک جنگل مین مین اترا تھا وہان ایسا خوف تھا ایک بھائی
بعد دوسرے بھائی کے واسطے کھڑے رہیگا پہلی شب مین ہم اونٹون کو بار کئے اس مین سے چار اونٹ
مع شکر گم ہوئے ہم بہت ڈھونڈھے لیکن نہ ملے قافلہ روانہ ہوا مین اونٹان ڈھونڈنے واسطے
پیچھے رہا شتربانان بھی میرے واسطے کھڑے رہے جب صبح ہوئی مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا مقولہ
یاد کیا حضرت فرمائے تھے تو اگر کچھ شدت مین گرفتار ہوگا تو مجھے یاد کر شدت دور ہوگی مین مگر
کہنے لگا یا شیخ عبد القادر اونٹان میرے گئے پھر صبح صادق نکلتے سو طرف مین دیکھا تو ایک مرد مین
کے پشتے پر لباس بہت سفید پہنا ہوا کھڑا ہی مجھے اپنی آستین سے اشارہ کرتا ہی ادھر آ مین بلندی
پر چڑھا وہان کسی شخص کو نہ دیکھا اور وہ چار اونٹ اسکے پیچھے بیٹھے ہین مین وہ اونٹون کو لیکے قافلہ
مین آکے ملا روایت ہی شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک واعظ سے کہے ایکروز مین شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت تکیہ لگا کے بیٹھے تھے ایک شخص عرض کیا فلانا شخص کہتا ہی اپنا مقام یونس
بن متی علیہ السلام کے مقام سے بلند ہی وہ شخص اسوقت بہت کرامات اور عبادات اور زہد و خلوت
سے مشہور تھا یہہ سخن سنتے ہی حضرت کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہوئے تکیہ رو برو ڈالکے سیدھے
بیٹھے اور فرمائے اس مرد کے دل پر آفت پہنچی راوی کہتا ہی مین وہان سے اٹھکے اس شخص کے نزدیک جاکے
دیکھا تو روح اسکا اسی وقت قبض ہوا ہی صحیح سالم تھا اسکو کچھ مرض نہ تھا بعد ایک مدت کے

مین اسکو خواب مین بہت نیک حالت سے دیکھ کے اسکو پوچھا حق تعالی نے تیرے ساتھ کیا کیا کہا مغفرت
کیا اور یونس علیہ السلام کے حق مین جو کلمہ صادر ہوا تھا اُن سے عفو کروایا اور شیخ عبد القادر رحمہ اللہ تعالی
کے پاس اور یونس علیہ السلام کے پاس میری سفارش کئے اور مین بہت خوبی پایا **تینتیسون اشعہ**
وہ جو تعلق رکھتا ہی زمانے کے ساتھ روایت ہی شیخ ابی القاسم (لف سے کہے سنہ
یا للسنہ سات ہجری مین جمعہ کا روز جمادی الآخرہ کے سلخ کو مین اور شیخ ابو سعود بن ابی بکر
حریمی اور شیخ ابو الخیر بشر بن محفوظ بن غنیمہ اور شیخ ابو حفص عمر کیمیاتی اور شیخ ابو العباس احمد اسکاف
اور شیخ سیف الدین عبد الوہاب بن شیخ الاسلام عبد القادر بیٹھے تھے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
ہمارے ساتھ سخن فرماتے تھے ایک جوان خوب صورت آگے حضرت کے نزدیک بیٹھا اور کہا السلام علیک
یا ولی اللہ مین رجب کا مہینا ہون آپکے نزدیک تہنیت کے واسطے حاضر ہوا ہون اور میرے مین کچھ
زبونی عام مردم پر مقدر نہین ہوی ہی راوی یان کہتے ہین اُس مہینے مین کچھ زبونی نہین دیکھے پھر یکشنبے
کے روز دوسرے مہینے کا جب سلخ ہوا ہم حضرت کے نزدیک حاضر تھے ایک شخص بد صورت حاضر ہوکے کہا
السلام علیک یا ولی اللہ مین شعبان ہون آپکے نزدیک تہنیت کے واسطے آیا ہون اور میرے مین مقدر
ہوی ہی فنا بغداد مین اور قحط حجاز مین اور جنگ خراسان مین راوی کہتا ہی اُس مہینے مین بغداد
مین لوگ بہت فنا ہوئے اور حجاز سے قحط کی خبر آئی اور خراسان سے جنگ کی خبر پہنچی اُس مہینے مین
حضرت کتنے ایک روز بیمار رہے راوی کہتا ہی پھر دوشنبے کا روز اُس مہینے کی انتیسوین کو میں
اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی اور شیخ ابو الحسن جوسقی اور قاضی ابو یعلی محمد
بن محمد فراء رحمۃ اللہ علیہم حاضر تھے ایک شخص روشن چہرہ صاحب وقار حاضر ہوکے کہا السلام علیک
یا ولی اللہ مین رمضان کا مہینا ہون اور آپ سے عذر خواہی کرتا ہون اُس سے جو آپ پر مقدر
ہوا ہی اور آپ سے مین رخصت ہوتا ہون اور آپ کے ساتھ میری یہ آخر ملاقات ہی راوی کہتا ہی

حضرت اسکے بعد ربیع الآخر مین وفات پائے اور حضرت پر دوسرا رمضان نہین آیا اور بھی
راوی کہتا ہی حضرت بارہا کرسی پر فرماتے تھے خدا تعالی کے چند بندے ہین انکے نزدیک رمضان
کا مہینا آتا ہی اور انھون پر مرض یا فاقہ جو مقرر ہی اس سے عذر خواہی کرتا ہی جو تمھارے پر مقدر ہوا ہی
سوا اُسپر تم کیسا صبر کرتے ہین سو مین لکھتا ہون اور بھی راوی کہتا ہی مین شیخ سیف الدین عبد الوہاب
قدس سرہ سے سنا ہون کہتے تھے کوئی مہینا نہ تھا مگر پیشتر از ہلال کی رویت کے حضرت کے
نزدیک آتا تھا اگر اُس مین بدی اور شدت مقدر ہی تو بد صورت ہوکے آتا اگر نعمت اور
خیر و برکت و لطف و سلامت مقدر ہی تو خوب صورت ہوکے آتا چوبیسوان شعبہ وہ جو تعلق
رکھتا ہی خواب کے ساتھ روایت ہی شیخ ابی العباس خضر بن محمد حسینی موصلی سے کہے
مین بغداد مین سنہ پانسو یکاون ہجری مین خواب دیکھا مدرسے مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کے مین ہون وہان ایک کشادہ جگھہ ہی اسمین بر و بحر کے تمامی مشایخ بیٹھے ہین محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
صدر مجلس مین ہین اور بعضون کے سرون پر پگڑیان ہین بعضون کے پگڑیون پر ایک طرہ ہی بعضون کے پگڑیون پر
دو طرے ہین اور حضرت کی پگڑی پر تین طرے ہین مین خواب مین متفکر ہوا حضرت پر تین طرے
ہونیکا کیا سبب ہی جب بیدار ہوا تو دیکھا حضرت میرے سرانے کھڑے ہین مجھے فرمائے ای خضر
ایک طرہ علم شریعت کی بزرگی کا ہی دوسرا علم حقیقت کی بزرگی کا ہی تیسرا طرہ سیادت کی بزرگی کا ہی
پچیسوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی ارادہ الٰہی حضرت کے قول کے موافق ہونے پر
نقل کیا ہی امام یافعی روض الریاحین کی کتاب مین ایک شخص ایک کے پاس کچھ امانت رکھا تھا شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ اُس سے درخواست کئے وہ امانت اپنے تئین دیو وہ شخص ابا کیا اور کہا
اگر مین حضرت سے اس مقدمے کا فتوی چاہون حضرت امانت غیر کے ہاتھ دینے کے فتوی نہ دینگے
تھوڑے وقت کے بعد مالک کا خط اسکو آیا وہ امانت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو دے تا فقرا کو دیوین

حضرت اس شخص کو عتاب کیئے اور فرمائے تو اس مقدمے مین میرے ساتھ بدگمان ہوا تھا اور مجھے متہم کیا تھا

آٹھوین نہر حضرت کے علم اور تدریس و وعظ کے بیان مین اس نہر مین دو جدول ہین

پہلی جدول حضرت غوث کے علم اور تدریس اور افتا کے ذکر مین۔

روایت ہے شریف ابی العباس خضر حسینی موصلی سے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ چودہ علم کا کلام کرتے اور حضرت کے مدرسے مین ایک درس تفسیر کا اور ایک درس حدیث کا اور ایک درس مذہب کا اور ایک درس خلاف کا ہوتا صبح کو اور تیسرے پہر کو تفسیر حدیث مذہب خلاف اصول نحو کا درس فرماتے اور ظہر کی نماز کے بعد قرآن عظیم ساتھ قرأت سے تلاوت کرتے روایت ہے شیخ ابی عبداللہ عبدالوہاب سے کہ میرے والد شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ تینتیس برس تک درس اور فتوی دیتے تھے سنہ پانسو اٹھائیس ہجری مین ابتدا کئے سنہ پانسو اکسٹھ ہجری تک جاری تھا روایت ہے شیخ عبدالرزاق اور شیخ عبدالوہاب اور شیخ ابی القاسم عمر بزاز سے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس عراق وغیرہ اطراف کے شہرون سے استفتا آتا تھا کوئی استفتا شب تک نہ رہا اور کسیکے جواب مین حضرت فکر کرے سو ہم نہین دیکھے بمجرد استفتا پڑھتے ہی فی الفور اسکا جواب لکھدیتے اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کے مذہب کے موافق فتوی دیتے تھے حضرت جواب اس سرعت سے دینے کے سبب عراق کے علما کو بہت تعجب ہوتا تھا اور حضرت کے پاس جو شخص کوئی فن شرعی شروع کرتا تو اپنے اقرانون مین سردار ہوتا دوسرے لوگ اسکے محتاج ہوتے روایت ہے امام ابی العلا نجم بن حنبلی سے کہ عراق مین فتوے کا قلم ہمارے پیر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے طرف پھر دیا تھا اُن کے زمانے مین روایت ہے شیخ موفق الدین بن قدامہ سے کہ سنہ پانسو اکسٹھ ہجری مین بغداد کو آیا سو دیکھا ریاست علم و عمل اور حال اور استفتا کی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ پر منحصر ہوئی تھی حضرت کے تبحر کے باعث طالب العلم دوسرے استاد کا قصد نہین کرتا اور حضرت طالب العلمون کی جفائی پر بہت صبر کرتے اور اللہ تعالی حضرت مین نیک اوصاف اور بڑے بڑے

احوال جمع کیا تھا حضرت کے بعد مین کسیکو حضرت کے مثل نہین دیکھا روایت ہی شیخ عبدالرزاق سے
کہے ایکبار عجم سے استفتا آیا مسئلے کی صورت یہہ تھی کیا کہتے ہین سادات علما حق مین ایکمرد کے
جو قسم کھایا ہی اگر مین خدایتعالی کی ایسی عبادت جو اسوقت دوسرا کوئی آدمی وہ عبادت نہ کرے
اور کوئی اپنا شریک نہ رہے نہ کرون تو میری عورت پر تین طلاق ہین سو وہ شخص کون سی عبادت
کرے اسکے جواب سے سب علما عاجز ہوے آخر وہ مسئلہ میرے والد کے پاس آیا حضرت فی الفور
اسپر جواب لکھے وہ شخص مکۂ معظمہ کو جاکے مطاف خالی کرے اور کعبے کا طواف ساتھ شوط
پھرے تو قسم اُسکی حلال ہوتی ہی راوی کہتا ہی وہ مستفتی وہان سے اُس ہی وقت روانہ ہوا اور بغداد
مین شب تک نہ رہا روایت ہی شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
سے کسیکو علم حقیقت مین ہین برا عالم نہ دیکھا روایت ہی شیخ علی بن ہیتی سے کہے ایکروز شیخ
عبدالقادر رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت واسطے گئے مین اور شیخ بقا
بن بطو حضرت کے ہمراہ تھے سو مین امام احمد رضی اللہ عنہ کو دیکھا قبر سے نکل کے حضرت کو اپنے سینے سے
لگائے اور حضرت کو خلعت پہنائے اور کہے ای شیخ عبدالقادر علم شریعت اور طریقت اور
علم حال اور فعل حال مین سب تیرے محتاج ہوئے ہین روایت ہی شیخ محی الدین ابی محمد یوسف بن
امام ابی الفرج عبدالرحمن بن علی جوزی سے کہے مجھے حافظ ابو العباس احمد بن احمد بندنیجی کہے
مین اور تمھارے والد ابی الفرج ابن جوزی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوئے
قاری قرآن مجید کی ایک آیت پڑہا حضرت اسکی تفسیر مین ایک وجہ فرمائے تمھارے والد سے مین پوچھا
یہہ وجہ تم جانتے ہین کہے ہو حضرت اسیطرح گیارہ وجہ فرمائے ہین ہر مرتبہ تمھارے والد سے پوچھا
تم یہہ وجہ جانتے ہین تو کہتے تھے ہو جانتا ہون بعد حضرت ایک وجہ فرمائے مین تمھارے والد
سے پوچھا یہہ وجہ تم جانتے ہین سو کہے نہین جانتا اسیطرح حضرت چالیس وجہ فرمائے اور ہر وجہ کو

فلان شخص کہاکرے نسبت کرتے تھے اور ہر وجہ پر ایک دلیل لائے اور ہر دلیل کی تفصیل کرتے تمھارے والد کہتے
یہہ وجہ مین نہین جانا غرض تمھارے والد کو حضرت کے علم سے بہت تعجب ہوا بعد حضرت فرمائے اب ہم قال کو
چھوڑ کے حال طرف رجوع کرتے ہین اور فرمائے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بمجرد اس کلمہ
طیبہ کو تلفظ کرنیکے لوگون پر بہت اضطراب ہوا اور تمھارے والد اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے روایت ہے
شیخ ابی عبد اللہ محمد بن کامل بن ابی المعالی محمد حسنی ہیسانی سے کہے جب شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا نام
اشتہار پایا بغداد کے فقہا مین سو شخص بہت ذکی متفق ہوکے ہر ایک علیحدہ مسئلہ ایک فن کا حضرت
سے پوچھکے حضرت کو الزام دینا مقرر کئے اور حضرت کی وعظ کی مجلس مین حاضر ہوے مین بھی اُس
روز حاضر تھا جب وہ سب مجلس مین جمع حضرت تھوڑا وقت سر جھکائے یکایک حضرت کے سینے سے ایک
نور کا چمکاٹ ہوکے اُن لوگون کے سینون پر گذرا جسپر وہ گذرتا تھا تو وہ مبہوت اور مضطرب
ہوتا تھا پھر ایکبار وہ سب ملکے آوازکئے اور اپنے کپڑون کو پھاڑے اور برہنہ سر حضرت کی کرسی پاس آکے
حضرت کے قدمون پر اپنے سرون کو رکھے مجلس مین اتنا شور اٹھا شاید بغداد لرزہ ہوگا پھر حضرت ایک ایک
کو اپنے سینے سے لگاکے فرماتے تیرا سوال یہہ اُسکا جواب یہہ جب مجلس خاست ہوئی مین انکے نزدیک
جاکے انکا حال پوچھا کہے ہم جب حضرت کی مجلس مین بیٹھے ہمارے تمام علوم دلون سے محو ہوئے گویا کبھی کچھ
ہمارے دلون پر گذرا نتھا جب حضرت اپنی چھاتی سے لگائے جو کچھ محو ہوا تھا سو پھر آیا اور حضرت ہمارے
سب مسائل کو کہے اور انکے ایسے جوابان دئے جو ہم نہین جانتے تھے دوسری جدول حضرت کے
وعظ کے بیان مین اس جدول مین چھے شعبے ہین پہلا شعبہ حضرت کے مبدأ
وعظ مین روایت ہے شیخ ابی عبد اللہ عبد الوہاب سے کہے میرے والد شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
چالیس برس وعظ کہے سنہ پانسو اکیس ہجری مین شروع کئے سنہ پانسو اکسٹھہ ہجری مین انتہا ہوا
روایت ہے شیخ عمر کیمانی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی عبد اللہ عبد الوہاب و شیخ ابی بکر عبد الرزاق سے

کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سنہ پانسو تین ہجری مین کرسی پر فرماتے تھے سنہ پانسو اکیس
ہجری مین سشنبے کا روز شوال کا مہینا ظہر کی نماز کے قبل مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرمائے
ای فرزند تو وعظ کیون نہین کہتا مین عرض کیا باوا مین عجمی ہون فصحائے بغداد کو کسطرح وعظ کہون
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے تیرا منھہ کھول مین منھہ کھولا حضرت اپنا لعاب مبارک میرے منھہ
مین ساتھہ مرتبہ ڈال کے فرمائے لوگون کو وعظ کہہ اور انکو اپنی پروردگار کی طرف حکمت سے نیک پند دیکے
بلا پھر مین ظہر کی نماز پڑھکے بیٹھا ایک جماعت کثیر میرے پر ہجوم کئی میری زبان سے سخن بند ہوا سو
مین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اُس ہی مجلس مین دیکھا میرے مقابل کھڑے ہوکے فرماتے
ای فرزند سخن کیون نہین کہتا مین عرض کیا باوا سخن میری زبان سے نہین نکلتا ہی علی مرتضی فرمائے
تیرا منھہ کھول مین منھہ کھولا حضرت اپنا لعاب شریف چھے بار ڈالے مین عرض کیا آپ ساتھہ مرتبہ کیون نہین
ڈالے فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب واسطے مین ساتھہ بار نہین ڈالا اور میری انکھہ سے
غائب ہوے اور مین یہہ سخن کہا غَوَّاصُ الْفِکْرِ یَغُوْصُ فِیْ بَحْرِ الْقَلْبِ عَلٰی دُرَرِ الْمَعَارِفِ
فَیَسْتَخْرِجُهَا اِلَی السَّاحِلِ الصَّدْرِ فَیُنَادِیْ عَلَیْهَا سِمْسَارُ تَرْجُمَانِ اللِّسَانِ فَتَشْتَرِیْ
بِنَفَائِسِ اَثْمَانِ حُسْنِ الطَّاعَةِ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ
یعنے فکر کا غواص طلب کی دریا مین ڈوبکے موتیان معارف کے سینے کے ساحل پر نکالتا ہی عرد لال ترجمان
زبان کا اسکو بیچتا ہی سو اسکو خرید کرتے ہین بہتر قیمت طاعت دیکے گھرون مین جو اذن پایا ہی
خدا تعالی پکارنے کا اُس مین اللہ کا نام لیکر آدیان کہتے ہین یہہ کلام حضرت کرسی پر اول مرتبہ
فرمائے سو ہی دوسرا شعبہ وعظ کی کیفیت مین روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ عبد الوہاب
سے کہے حیدر والد میر ہفتے مین تین مرتبہ وعظ فرماتے جمعہ کی صبح کو اور سشنبے کی شام کو مدرسے
مین فرماتے اور یکشنبے کی صبح کو خانقاہ مین علما فقہا مشایخ اور انکے غیر حاضر ہوتے تھے حضرت

کی مجلس مین دو قاری تھے ترتیل کے ساتھ بغیر الحان کے قرأت کرتے اور شریف ابو الفتح مسعود بن عمر
ہاشمی مقری بھی حضرت کے مجلس مین قرأت کرتے اور حضرت کی مجلس مین دہشت سے دو مرد یا تین
مرد مرتے اور حضرت کا وعظ چار سو عالم انکے سوائے اور بھی لوگ لکھتے اور حضرت اکثر اپنی مجلس
مین ہوا پر اُڑتے پھر کرسی پر آتے **روایت** ہی حافظ ابی عبداللہ محمد بن نجار بغدادی سے کہے شیخ
عبداللہ جبائی لکھا تھا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ مجھے فرمائے مین مامور و ممنوع ہوتا ہون خواب مین
اور بیداری مین اور سخن میرے دل پر غلبہ کرتا ہی یہان تک اگر سخن نہ کہون تو قریب ہوتا ہی میرا گلا گھوٹا جا[?]
اور مین خاموش نہین رہ سکتا ہون اور مین اول جب وعظ کہا تھا تو دو تین مرد آکے میرا سخن
سنتے تھے پھر لوگ خبر پاکے ہجوم کئے لوگون کی کثرت سے حلبے کی عیدگاہ مین بیٹھنے لگا جب وہ
مکان لوگون پر تنگی کیا کرسی ہمراہ لیکے شہر کے باہر جاکے عیدگاہ مین بیٹھا اور لوگ گھوڑے خچران
گدھے اونٹون پر سوار ہوکے آتے تھے اور مجلس کے گرداگرد ٹھہرے رہتے اور مجلس مین ستر ہزار آدمی کے قریب
حاضر ہوتے **روایت** ہی شیخ ابی الفرج عبدالجبار بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر سے کہے مین اپنے
والد سے ہمیشہ سُنا ہون فرماتے تھے معبود کی عزت کی قسم مین ایک سخن جب کرتا ہون تو پھر اسکو ہرگز
مکرر نہین کرتا ہون اور میرے پر خدا تعالی کے طرف سے کشود ہوئے تک سخن نہین کہتا ہون اور جب کوئی
ناقص الایمان یا ناقص التوبہ حضرت کی مجلس مین حاضر ہوتا تو اسکو حضرت فرماتے ای فلانے ہم تجھے
کتنا بُلائے تو نہین آیا اور ہم تجھے کتنا زجر کرے تو التفات نہین کیا اور ہم تجھے کتنا جلد کرے تو
جلدی نہ کیا اور ہم تجھے کتنا توبیخ کرے تو خجل نہ ہوا اور ہم تجھے کتنا کھول کے کہے تو جانتا ہی ہم تجھ کو
دیکھتے ہین ہم تجھے مُہلت دئے دنون کی اور مہینون کی اور ہم تجھے برسون تک چھپا رکھے مگر تجھے
نفرت زیادہ ہوئی اور تو ہم کو سوائے فسق و فجور کے کچھ نہین دکھایا اور کتنے مرتبہ تو عہد توڑا اور
کتنے مرتبہ پیمان کے خلاف کیا اور تو ہمارے ساتھ عہد کیا تھا اب پھرونگا سو بھی پھر گیا تو ہم[?]

ہماری معافی دایمی ہے اور ہم تجھے ڈرائے نہیں مگر تو قایم رہنے واسطے اگر ہم تجھے پھیر دیتے اور تیری خواہشون
کو ہونے دیتے اور تجھے عزت نہ دیتے اور تیرے مکان کو محو کر دیتے اور تیرے توبے کو قبول نکر تے تو تیرا
حال کیا ہوگا تو کیا جانتا نہیں جو ہمارے آگے خشوع سے آیا تھا اور ہمارے دروازے پر عاجزی سے کھڑا تھا
پھر تو منحرف ہوا اور ہمارے سے پھر گیا عجب ہے اس سے جو ہم کو بلاتا ہے پھر کیا واسطے ایک کلمے سے ہمارے حق مین
مسامحت نہین کرتا اور عجب ہے اُس سے جو پایا ہمارے قرب کی نسیم اور چاکھا ہمارے محبت کی شراب پھر کیون
ہمارے فصل سے نفرت کرتا ہے اگر تو سچا ہوتا تو ہماری موافقت کرتا اور ہماری الفت رکھتا تو ہماری
مخالفت نکرتا اگر ہمارا دوست ہوتا تو ہمارے دروازے سے نہ پھرتا اگر ہمارا دوست ہوتا تو ہماری
خطاب کی لذت چاکھتا ہماری محبت کی شراب کے نہر سے محروم رہتا ای ناتوان ای تربیت یافتہ ہمارے
احسان کا ای غذا یافتہ ہمارے جہد کا ای پرورش یافتہ ہمارے کرم کا کب تک ہم تجھ سے وصل کرین تو
تو جفا کرتا ہے اور کب تک تو محبت کا جامہ پھاڑیگا اور مین رفو کرتا رہون اور کب تک تو جھوٹھ کہیگا اور
مین معاف کرتا رہون **روایت** ہے شریف خضر حسینی سے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اول مجلس مین
انواع علوم سے سخن کرتے اور ایک سخن کو دوسرے مرتبہ مکرر نہ فرماتے اور جب کرسی پر چڑھتے تو نہ تھوکتے
نہ ناک چھڑکتے نہ کھکارتے اور وعظ کے سوائے دوسرا سخن نہین کہتے اور حضرت کی ہیبت سے کوئی
مجلس والون سے نہین اٹھتا بعد فرماتے گذرا قال اب ہم رجوع کئے حال کے طرف پھر لوگ بہت مضطرب
ہوتے اُن مین حال او روجد پایا جاتا اور حاضران مجلس خواہ دور ہون یا نزدیک ہون حضرت کا آواز
ایک ہی سان سنتے اور اسکو حضرت کے کرامات سے گنتے اور حضرت لوگون کے خطرون پر سخن کہتے
اور کشف سے متوجہ فرماتے اور حضرت جب کرسی پر کھڑے رہتے تو لوگ بھی حضرت کی تعظیم واسطے کھڑے
رہتے اور حضرت جب حلم سکوت کا کرتے تو حضرت کی ہیبت سے سب خاموش ہوتے یہان تک
دم کے سوائے کچھ نہین سنے جاتا اور لوگ ایک کو ایک نہین دیکھتے یہان تک اپنی بازو کے شخص کو نہ دیکھتے

چھوٹے نہیں پہنچاتے اور وعظ کے وقت ہوا مین سونیکا آواز سنے جاتا اور مجلس کے اطراف سے اکثر آواز
کچھہ چیز زمین پر گرنیکا آتا وہ رجال الغیب وغیرہ تھے جو زمین پر گرتے تھے روایت ہی شریف ابی الفتح
مسعود بن عمر ہاشمی احمدی سے کہے ایکبار روز ریا ابو عبد اللہ محمد بن وزیر عز الدین ابی المظفر بن ہبیرہ اور
خلیفے کے محل کا استاد عز الدین ابو الفتوح عبد اللہ بن ہبۃ اللہ اور خلیفے کے دروازے کا حاجب مجد الدین
ابو القاسم علی بن محمد بن الصاحب اور امین الدین ابو القاسم علی بن ثابت بن سحل وغیرہ مجلس مین شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوے حضرت انکے دلون مین پوشیدہ باتان جو تھے اُس سے خطاب کئے
اور انکے خطرون پر سخن فرمائے بسبب غلبۂ خوف آلہی کے انکا سکون اور وقار زائل ہوا اور انکے انکھون سے
اشک جاری ہوئے اور شدتِ خوف سے انکے سران ایسا نیچے ہوے گویا محشر مین حاضر ہین اور حضرت
انکے پوشیدہ اعمال انپر ظاہر کئے وہ لوگ خوفناک ہوے اور اسکے مواخذے سے ایسا ڈرے گویا شراب سے
بیہوش ہین اور شیر کا دبدبہ اُن پر ہوا ہی جب مجلس برخواست ہوئی حضرت کرسی سے اُترے اور انکے
طرف قصد نہ کئے اور انکی جماعت طرف التفات نکئے راوی کہتا ہی مین عرض کیا یا سیدی آپ انکو
فتن کئے ایا کچھہ دوسری نرم عبارت نہ تھی جو آپ فرمائے حضرت کہے ای ستے کے لوہار کا بچہ جبتک سخت نہ لگے تو
لوہے کی کثافت دور نہ ہوگی آج کے دن مین انکو مارنا کل قیامت مین انکی زندگی ہی اور جب حضرت کے
نزدیک کوئی جوان توبے واسطے حاضر ہوتا تو اسکو فرماتے ای فلانے تو کھرے نہیں ہوتا کہ تجھے
کھرے کروائے اور تو اقبال نہیں کیا تاکہ تجھے اقبال کروائے اور تو نہیں آیا تاکہ تجھے طلب کئے اور تو
جفا کے سفر سے رجوع نہیں کیا تاکہ تجھے رجوع کروائے ای فلانے ہم تجھے نہیں چھوڑے جیسا تو ہم کو
چھوڑا اور ہم تیرے نہین کاٹے جیسا تو ہم سے کاٹا اور ہم تجھے نہیں ترک کئے جیسا تو ہم کو ترک کیا اور ہم
تجھے فراموش کئے جیسا تو ہم کو فراموش کیا اور تو اپنے غرضون مین ہی اور ہماری عنایت تجھے لگا رکھتی
ہی اور تو جفا مین ہی اور ہماری عنایت تجھے لحاظ کرتی ہی ہم تجھے حرکت دیے ہمارے نزدیک ہونے واسطے اور

تجھے بتا اب تجھے ہمارے وصل واسطے اور آگے لائی تجھکو ہماری اُنسیت واسطے اور تجھے مخاطب کروائے ہمارے اشارے سے
اور جب کوئی ہو رہا حضرت کے نزدیک یعنی بے واسطے حاضر ہوتا تو اسکو فرماتے ای فلانے تو خطا کرکے ورنگ
کیا گناہ کرکے فراموش ہوا یہانتک ہم مہلت کو دراز کئے اور تو اُمید تری کیا اور عمل بد کیا یہان تک تیری
عمر بری ہوئی تیرا شیطان متمرد ہوا تو اپنے بچپین مین ہم کو ترک کیا ہم تجھے معذور رکھے اور تو ہماری ملاقات
نہین کیا جوانی مین تو ہم تجھے مہلت دئے جب تو بڑہاپے مین ہمارے سے کاٹا تو ہم تجھے زجر کئے اور بد تری
صورت جو قیامت مین دسیگی سو ہو رہا ہی سفید بال اسکے ہاتھ مین صحیفہ ہوگا سیاہ رنگ روایت
ہی شیخ ابی الحسن سعد بن محمد بن سہل بن سعد انصاری اندلسی سے کہے مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی
مجلس مین حاضر ہوکے سب کے پیچھے بیٹھا حضرت زہد کا بیان فرماتے تھے مین اپنے دل مین کہا حضرت
معرفت مین سخن فرماوین تو بہتر ہی فی الفور سخن موقوف کرکے معرفت مین ایسا سخن فرمائے جو مین کسی سے
ہرگز ویسا نہین سنا تھا پھر مین دل مین کہا اب حضرت شوق مین سخن فرماتا حضرت اسکو موقوف کرکے
شوق مین ایسا سخن فرمائے جو مین کسی سے ہرگز ویسا نہین سُنا تھا پھر مین چاہا حضرت فنا اور بقا
مین سخن فرماتا حضرت اسکو موقوف کرکے فنا اور بقا مین کلام فرمائے جو مین کسی سے ویسا نہین سنا تھا
پھر مین چاہا حضرت غیبت اور حضور مین سخن فرماتا حضرت اسکو قطع کرکے غیبت اور حضور مین کلام
فرمائے جو مین کسی سے ویسا نہین سنا تھا پھر حضرت فرمائے ای ابا الحسن اتنا بس کر مین بے اختیار
ہوکے اپنے کپڑون کو چاک کیا روایت ہی شریف ابو الفتح ہاشمی مقری سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
میری قرأت سُننا چاہے مین کچھ قرأت کیا حضرت سنکے روئے اور فرمائے ای ولی اللہ تجھے مین خدا تعالیٰ
سے چاہتا ہون سو اکثر اولیاء اللہ سے مجلس مین حاضر تھا اٹھکے عرض کیا یا سیدی مین رب العزت
جل جلالہ کو خواب مین دیکھا اور بہشت کے دروازے کھلے تھے اور آپکے واسطے کرسی رکھکے فرمائے سخن کہہ
آپ کہے جب شریف مقری حاضر ہوگا تو مین سخن کہونگا سو کہے گیا وہ حاضر ہی پھر آپ کہے مین اب سخن

کہتاہون روایت ہی شیخ ابی حفص عمر بن حسین بن خلیل طیبی سے کہے مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
کی مجلس مین حاضر ہوکے حضرت کے مقابل بیٹھا پھر دیکھا ایک چیز بلوری قندیل کی شکل آسمان سے اُتری
اور حضرت کے مُنہہ کے قریب پہنچی پھر جلد اوپر گئی اسیطرح تین مرتبہ ہوا ازبسکہ مجھے نہایت تعجب ہوا سو
خاموش نہ رہ سکا اور لوگون کو خبر دینے واسطے اٹھا حضرت مجھے بُلا کے فرمائے بیٹھ مجالس امانت کے ساتھ
ہین مین بیٹھا اور حضرت کی حیات تک اس حال سے کسیکو آگاہ نہ کیا **تیسرا شعبہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حضرت کی مجلس مین تشریف لائے سو بیان مین**۔ روایت ہی شیخ
ابی عبداللہ محمد بن ابی القاسم محمد ازہر بن ابی المفاخر محمد خباز حسینی بغدادی سے کہے مین ایکروز شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوا اُس روز بیس ہزار آدمی کے قریب حاضر تھے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت کے مقابل قاری بیٹھا سو درجے کے نیچے بیٹھے تھے سو شیخ علی بن ہیتی پر اونگھنا غالب ہوا حضرت
لوگونکو فرمائے خاموش ہو سب خاموش ہوے یہان تک دم کے سوائے کچھ آواز اُن سے نہین نکلتا تھا
پھر حضرت کرسی سے اُترکے شیخ علی بن ہیتی کے روبرو ادب سے کھڑے رہے اور تیز تیز اُن کو دیکھنے لگے جب شیخ
علی بن ہیتی بیدار ہوے حضرت انکو فرمائے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا شیخ علی کہے ہو دیکھا حضرت
فرمائے اس ہی واسطے مین ادب کیا پھر حضرت فرمائے تجھے کیا وصیت کئے شیخ علی بن ہیتی کہے وصیت کئے
کہ انکی صحبت مین ہمیشہ رہا کرون بعدہ لوگ شیخ علی سے پوچھے حضرت جو فرمائے اسیواسطے مین ادب کیا
سو اس سے کیا مراد ہی شیخ فرمائے جو کچھ مین خواب مین دیکھا سو حضرت اسکو بیداری مین دیکھے کہتے ہین
اس روز حاضران مجلس سے سات شخص مرگئے بعضے اُس ہی جگہہ مرے اور بعضے بیہوش تھے سو اٹھا کے لے گئے
پھر وہی روز مرگئے **روایت** ہی شیخ ابی سعد قیلوی سے کہے مین باربار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اور دوسرے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مجلس شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے دیکھا ہون سو سردار اپنے لوگون کو
عزت دیتا ہی اور انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ارواح آسمان و زمین کے درمیان جولانی کرتے تھے جیسا باد

آفاق میں جولان کرتا ہی اور ملائکہ کو دیکھا ہوں حضرت کی مجلس میں گروہ گروہ حاضر ہوتے تھے رجال الغیب
اور جنات کو دیکھا ہوں حضرت کی مجلس میں حاضر ہونے واسطے جلدی کرتے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام
کو بارہا دیکھا ہوں حضرت کی مجلس میں حاضر ہوسے ہین اور کہتے تھے جو شخص اپنا فلاح چاہتا ہی تو اوس
مجلس کو لازم پکڑے روایت ہی شیخ بقا ابن بطو نہر ملکی سے کہے ہین ایکروز شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کی مجلس مین حاضر تھا حضرت کرسی کے پہلے درجے پر بیٹھکے سخن فرماتے تھے یکایک سخن موقوف کرکے
ایکساعت خاموش رہے اور کرسی سے اُترے بعد پھر چڑھکے دوسرے درجے پر بیٹھے ہین مین دیکھا کرسی کا
پہلا درجہ حد نگاہ تک کشادہ ہوا ہی اور سبز مخمل کا اوس پر فرش ہی اور اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذو النورین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم تشریف رکھے ہین اور
حق سبحانہ تعالی شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے دل پر تجلی کیا ہی سو حضرت ایسا جھکے قریب ہوا گر پڑے
پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو پکڑ لئے بعد حضرت کا بدن گھٹنے لگا یہان تک چڑیا کے مثل ہوا پھر
ہیبت صورت سے پھولنے لگا بعد یہہ حال میرے نظر سے پوشیدہ ہوا شیخ بقا ابن بطو سے کیفیت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھنے کی پوچھے سو فرمائے انکے ارواح شکل لئے
اور حق تعالی انکو اپنی قوت سے تائید کیا اسلئے اجساد سے ظاہر ہوئے خدا یتعالی جسکو اُنھون
کو دیکھنے کی قوت دیا اُن نے جسد کی صورت اور اعیان کی صفت پر دیکھا اسکی دلیل معراج کی
حدیث ہی اور حضرت کا جثہ گھٹنے اور پھولنے کا سبب شیخ بقا سے پوچھے شیخ کہے پہلی تجلی ایسی صفت پر
تھی جو بدون تائید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بشر اُسکو متحمل ہونیکی طاقت نہین رکھتا تھا اسیواسطے
حضرت گرنیکے قریب پہنچے اور دوسری تجلی صفت جلال پر تھی اسیواسطے حضرت کا جثہ گھٹنے لگا اور
تیسری تجلی صفت جمال پر تھی اسیواسطے حضرت کا جثہ بالیدہ ہونے لگا وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ چوتھا شعبہ ملائکہ اور اولیاء احیا اور اموات

اور علما اور جن حضرت کی مجلس مین حاضر ہوتے تھے سو بیان مین روایت
ہی شیخ ابی بکر عبدالرزاق سے کہے مجھے شیخ ابو الحسن علی بن ہیتی قدس سرہ کہے جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
کرسی پر آکے الحمد للہ کہتے تو روئے زمین پر جو ولی ہی خاموش ہوتا خواہ حضرت کی مجلس مین حاضر رہے
یا نہ رہے اور حضرت کی مجلس مین فرشتے اژدہام کرتے اور دستے سو لوگون سے نہین دستے سو لوگ بہت زیادہ
رہتے تھے اور مجلس کے لوگون پر خدا تعالی کی رحمت بیتے جاتی تھی روایت ہی شیخ نصر بن عمر بغدادی
معروف صحراوی سے کہے مین ایکبار دعوت پڑکے جنات کو بلایا ہمیشہ کی عادت سے حاضر ہونے مین تعوق
کیے جب حاضر ہوئے تو کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ وعظ کہتے وقت ہم کو مت بلاؤ مین اسکا سبب پوچھا
کہے ہم انکے حضور مین رہتے ہین مین کہا تم بھی اس جگہ حاضر ہوتے ہین تو کہے آدمیون سے ہمارا اژدہام
حضرت کی مجلس مین زیادہ ہی اور ہمارے سبب سے جماعت اسلام لائے ہین اور حضرت کے ہاتھ پر توبہ کیے ہین
روایت ہی شیخ ابی بکر محمد بن عمر بن احمد بن ابی بکر بقال بغدادی مقری سے کہے سنہ پانسو ساون ہجری
مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوا حضرت فرمائے سخن میرا نہین ہی مگر ان مردون کے
ساتھ جو کوہ قاف کے پیچھے سے حاضر ہوتے ہین انکے قدمان ہوا مین ہین اور دلان حضرت قدس
مین ہین ہی شدت شوق الہی سے قریب ہوتا ہی تو بیان اور تاجان انکے جل جاوین یہہ کہتے وقت
حضرت کے فرزند شیخ عبدالرزاق اپنے والد کے پاؤن کے نیچے منبر پہ بیٹھے تھے سو ایک ساعت آسمان طرف
سر اٹھاکے دیکھے بعد بیہوش ہوئے اور انکے طاقیہ اور دلق کو آتش لگ گئی حضرت منبر سے اترکے آتش کو
بجھائے اور فرمائے ای عبدالرزاق تو بھی انہی لوگون مین ہی راوی کہتا ہی مین شیخ عبدالرزاق سے
پوچھا تم بیہوش کس واسطے ہوئے کہے جب مین ہوا مین نظر کیا تو دیکھا لوگ اس کثرت سے کھڑے ہین جنسے
افق بھر گیا ہی اور حضرت کا سخن سننے واسطے سرنگون خاموش ہین اور انکے کپڑون کو آتش
لگی ہی انمین سے بعضے آواز کرتے ہین اور بعضے ہوا پر دوڑتے ہین اور بعضے زمین پر گرتے ہین اور

بعضے اپنے مکان تڑپتے ہین تجھی ہی راوی کہتا ہی حضرت کے وعظ کے وقت رونیکا اور زمین پر گرنیکا
آواز سُنے جاتا تھا روایت ہی شیخ ابی الخیر کرم بن ابی محمد مطر باورائی سے کہے جب میرے والد کی
موت کا وقت قریب پہنچا مین اُنسے وصیت چاہا آپ کے بعد کس شخص کی اقتدا کرون کہے شیخ
عبد القادر کی اقتدا کر مین گمان کیا شاید مرض کے غلبے مین کہتے ہین ایکساعت خاموش رہے
پھر پوچھا کہے ای لڑکے جس زمانے مین شیخ عبد القادر رہو تو اقتدا انہین کئے جاتی ہی مگر اُنھون کی جب
میرے والد کا انتقال ہوا بغداد کو آکے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوا اس روز
وہان شیخ بقا بن بطو نہر ملکی اور شیخ ابو سعد قیلوی اور شیخ علی بن ہیتی اور انکے غیر مشایخون کے
اعیان حاضر تھے حضرت فرمائے مین تمھارے واعظون کے مثل نہین ہون مین خدا تعالی کے
حکم پر ہون میرا سخن نہین ہی مگر اُنھون کے ساتھ جو ہوا مین ہین حضرت آسمان طرف سر اٹھائے
مین بھی سر اُٹھایا تو دیکھا حضرت کے مقابل نورانی مردان نورانی گھوڑون پر صفوف باندھے کھڑے ہین
انکی کثرت سے آسمان نہین دستا ہی اور تمام سرنگون ہین بعضے روتے ہین بعضے لوٹتے ہین بعضونکے
کپڑونکو آگ لگی ہی مین یہ حالت دیکھکے بیہوش ہوا مین لعابتھ کے صفوف چیر تا ہو کرسی پر آیا حضرت
میرا کان پکڑکے فرمائے تو اپنے والد کی وصیت پر پہلے ہی اکتفا کیون نہ کیا مین حضرت کی ہیبت سے
سرنگون ہوا روایت ہی شیخ ابی القاسم محمد بن احمد بن علی جہنی سے کہے مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کی کرسی کے نیچے بیٹھتا اور حضرت کو چند نقیب تھے کرسی کے ہر درجے پر دو شخص اُنسے بیٹھے اور اُس جگھہ
سوائے ولی یا صاحب حال کے دوسرا کوئی نہین بیٹھتا اور کرسی کے نیچے جو بیٹھتے سو لوگ انکی ہیبت اور دبدبہ
شیر کی مانند تھا ایکبار حضرت کو کرسی پر وعظ کی حالت مین استغراق ہوا اُس سے حضرت کی پگڑی کا
ایک پھیر کھلا حضرت اُسپر آگاہ نہوئے پھر تمام اہل مجلس اپنی پگڑی اور طاقیون کو سرون سے نکالے کرسی
کے نیچے ڈالے جب حضرت وعظ سے فارغ ہوئے اپنی پگڑی درست کئے اور مجھے فرمائے ای ابا القاسم کیا

اور طائفے لوگوں کے دے پھر میں سب کو انکے کپڑے دیا لیکن ایک پیتھا باقی رہا مجھے معلوم نہ ہوا وہ
کس کا ہی حضرت فرمائے وہ پیتھا مجھے دے میں اسکو حضرت پاس دیا حضرت اپنے کھاندے پر رکھے یکایک
وہ غائب ہوا اس حال سے مجھے حیرت ہوئی جب حضرت کرسی سے اترے میرے کھاندے پر ہاتھ رکھہ کے
کہے ای ابا القاسم جب مجلس کے لوگ اپنے پگڑیون کو ڈالے ایک ہماری بہن اصفہان مین ہی اپنے
پیتھے کو ڈالی تو سب کو جب پگڑیان دیا تو ان نے اصفہان سے اس پیتھے کو اپنا ہاتھہ دراز کرکے میرے
کھاندے پر سے لئی روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد ازہر حسینی سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کے وعظ کی مجلس مین عراق کے بڑے بڑے مشایخ اور اعیان علما اور صدور مفتیان حاضر ہوتے تھے مثل
شیخ بقا بن بطو نہر ملکی اور شیخ ابی سعد قیلوی اور شیخ علی بن ہیتی زریرانی اور شیخ ابی النجیب عبد القاہر سہروردی
اور شیخ ابی حکیم بن دینار اور شیخ ماجد کردی اور شیخ مطر باذرائی اور قاضی ابی یعلی محمد بن فرا اور قاضی ابی الحسن علی
دامغانی اور امام ابی الفتح بن بنا اور انکے غیر رضی اللہ عنہم اور جو کوئی مشایخ اور اعیان بغداد کو آتا تو
حضرت کی مجلس مین حاضر ہوتا اور شیخ عبد الرحمن طفسونجی بغداد کو آئے تھے یا نہین سو مجھے معلوم
نہین لیکن طفسونج مین انکو بارہا دیکھا ہون دیر تک خاموش رہکے فرماتے مین خاموش ہوتا ہون شیخ
عبد القادر کا کلام سننے واسطے اور بارہا شیخ عدی بن مسافر کو دیکھا ہون اپنے زاویے سے نکل کے کوہ لالش
کو جاتے اور اپنے عصے سے دائرہ کھینچکے اس مین بیٹھتے اور کہتے جسکو شیخ عبد القادر کا سخن سننے کی آرزو ہے
تو اس دائرے مین آوے پھر بڑے بڑے مریدان انکے اس مین بیٹھکے حضرت کا کلام سنتے اور انھین سے
بعضے اس سخنون کو اور اسکی تاریخ کو ضبط کرکے بغداد کو آتے اور اہل بغداد کے لکھے کو مقابلہ کرتے تو
اسکے مطابق پاتے اور شیخ عدی بن مسافر اس دائرے مین رہتے سو وقت حضرت اپنی مجلس مین فرماتے
شیخ عدی بن مسافر کے آنکھہ ہمارے درمیان ہی پانچوان شعبہ حضرت کی مجلس مین مردان
حاضر ہوتے تھے سو بیان مین روایت ہی شیخ ابا عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہروی سے

کہے ہین مجلس مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوا حضرت سخن فرماتے تھے یکایک حضرت کو اثنائے
سخن مین استغراق ہوا اُس حالت مین فرمائے اگر خدا تعالی چاہے تو سبز پرندونکو بھیجیگا تا میرا
سخن سنے ہنوز حضرت کا سخن تمام نہ ہوا ایک پرندہ خوش صورت آیا اور حضرت کی آستین مین داخل ہوا
اور پھر باہر نہین آیا اور بھی ایکروز حضرت سخن فرماتے تھے بعضے مجلس والے اُسکے سُننے مین سُستی کئے حضرت
فرمائے اگر خدا تعالی چاہے تو سبز پرندے بھیجیگا تا میرا کلام سنے ہنوز حضرت کا سخن تمام نہ ہوا تھا
کہ سبز پرندے حضرت کے مجلس مین بھر گئے اور بھی ایکروز حضرت قدرت الٰہی مین سخن فرماتے تھے مردم
پر اُس سے ہیبت اور خشوع غالب ہوا پھر ایک سبز مرغ خوب صورت مجلس مین گذرا حضرت کا کلام
سننے مین بعضے قصور کرکے اسکو دیکھنے لگے حضرت فرمائے معبود کی عزت کی قسم اگر مین اس پرندے کو
کہوں مر کے پارہ پارہ ہو البتہ مریگا ہنوز حضرت کا کلام تمام نہین ہوا تھا وہ پرندہ مر کے پارہ پارہ

ہوا چھتا شعبہ حضرت کے وعظ سے لوگونکو انتفاع ہوا سو بیان مین روایت

ہے شیخ ابی حفص عمر بن حسین بن خلیل طیبی سے کہے کہ ایکروز مجھے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے
ای عمر میری مجلس مین خلعتان تقسیم پاتے ہین تو اس مجلس سے جدا مت ہو اور جن نے اسکو فوت
کرے تو اسکو افسوس ہے راوی کہتا ہے چند روز کے بعد مین حضرت کی مجلس مین حاضر تھا نیند
میرے پر غلبہ کئی اور میرے آنکھ بند ہوے سو دیکھا خلعتان سرخ اور سبز آسمان سے مجلس والون پر اترتے
ہین اسکی ہیبت سے میرے آنکھ کھل گئے مین چاہا لوگون کو اس سے اطلاع دیون حضرت مجھے بلاکے
کہے ای عمر تسکے خاموش رہ کیونکہ خبر معاینے کے مثل نہین روایت ہے شیخ ابی محمد عفیف بن
مبارک بن حسین بن محمود جیلی سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کرسی پر فرماتے تھے ای لڑکے
میری مجلس مین نہ آنے سے توبہ کر کیونکہ ولایتان یہان مین درجے یہان ہین ای خرید کرنے والے
توبے کے بسم اللہ آگے آ ای خرید کرنے والے عفو کے بسم اللہ آگے آ ای خرید کرنے والے اخلاص کے

بسم اللہ آگے آ میرے نزدیک آ ہفتے مین ایکبار یا مہینے مین ایکبار یا ہر سال مین ایکبار یا تمامی عمر مین ایکبار
اور میرے سے ہزار ہزار چیز لے میری ایک بات سننے واسطے ہزار برس کا سفر کر جب تو یہان آئیگا تیرے
اعمال اور زہد اور ورع اور احوال جو ریا کے ہین سو چھوڑ دے اور میرے پاس جو تیرے واسطے ہے
سو لے اور میری مجلس مین خاص فرشتے اور اولیا اور رجال الغیب حاضر ہو کے میرے سے خدا تعالی کے جناب
پاک کا تواضع سیکھتے ہین اور کوئی ولی مخلوق نہ ہو مگر میری مجلس مین حاضر ہوا زندے اپنے جسدون سے
مردے اپنے ارواح سے **روایت** ہے حافظ ابی عبد اللہ بن نجار سے کہے شیخ ابو عبد اللہ جبائی لکھا ہے
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مین آرزو کرتا ہون جنگلون مین رہون جیسا اول تھا کسیکو
نہ دیکھون اور کوئی مجھے نہ دیکھے لیکن خدا تعالی چاہا خلق کو میرے سے منفعت پہنچا سو میرے پاس یہود اور
نصاری زیادہ پانسو سے اسلام لائے اور توبہ کئے ہین میرے ہاتھہ پر چوران اور جنگ جویان لاکھہ آدمی
سے زیادہ یہہ بہت بری خوبی ہے **روایت** ہے شیخ عمر کیمیاتی سے کہے کوئی مجلس شیخ محی الدین
عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خالی نتھی مگر اس مین یہود اور نصاری ایمان لاتے تھے اور قطاع الطریق
اور قاتلان وغیرہ اپنے بد کامون سے توبہ کرتے تھے اور روافض وغیرہ اپنے بد اعتقادون سے رجوع کرتے تھے
اور ایکبار ایک راہب حضرت کے نزدیک آ کے اسلام لایا اور کہا مین یمن مین تھا اسلام میرے دل مین
جگہہ کیا میرا عزم اسلام لانے پر قوی ہوا لیکن میرا ارادہ یہہ تھا یمن مین جو بہتر شخص ہے اسکے پاس ایمان
لاؤن اسی فکر مین بیٹھا تھا مجھے نیند آئی سو عیسی بن مریم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا فرمائے ای سنان
بغداد کو جا اور شیخ عبد القادر جیلی کے نزدیک ایمان لا اسوقت وہ بہتر بنا اہل زمین ہے اور ایکبار بھی
نصاری کے تیرہ شخص حضرت کی وعظ کی مجلس مین آ کے اسلام لائے اور کہے ہم مغرب کے نصاری مین
ہم تردد کئے کسکے پاس اسلام لانا ہاتف سے ایک آواز آیا ای سواران فلاح والے بغداد کو جاؤ اور
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس اسلام لاؤ کیونکہ تم اسکے نزدیک گئے تو ایمان تمھارے دلون مین

ایسا قرار پائیگا جو تم تمام آدمیان کے نزدیک گئے تو نا پائیگے روایت ہی ابی عبداللہ عبدالوہاب سے
کہے مین عجم کے شہرون طرف جاکے اقسام کے علوم حاصل کیا جب بغداد کو آیا والد سے کہا مین
چہتا ہون آپکے حضور مین لوگونکو وعظ کہون حضرت مجھے اجازت دئے مین کرسی پر بیٹھکے انواع
علوم اور مواعظون کا کلام کیا حضرت سنتے بیٹھے تھے لیکن کسی شخص کا دل خشوع نہ کیا اور کسی کے
دیدے سے اشک نہ نکلا حاضران مجلس شیخ عبدالقادر کے جناب مین التجا کئے حضرت سخن فرما پھر
مین کرسی سے اترا حضرت تشریف لاکے فرمائے کل مین روزہ رکھا تھا اور ام یحیی میرے واسطے مرغ کے
انڈے تلکے کاسے مین ڈالکے بستوقے پر رکھی بلی آکے اسکو گرائی اور کاسہ پھوڑی اہل مجلس یہہ کلمات
سنکے فریاد کا آواز اٹھائے جب حضرت کرسی سے اترے مین اسکا سبب پوچھا حضرت فرمائے
ای لڑکے تو سفر کیا مگر اس جگھہ تک اور اپنی انگلی سے آسمان طرف اشارہ کئے ای فرزند مین جب کرسی
پر آتا ہون خدا تعالی تجلی کرتا ہی میرے دل پر اور مجھے بسط مین لاتا ہی پھر مین بسط کی رو سے جو سخن
سنتا ہون اسکو کہتا ہون اور مین اسوقت خدا تعالی کی ہیبت سے مقبوض ہوتا ہون اس سبب سے
لوگون کا حال ایسا ہوتا ہی جو تو دیکھا شیخ عبدالوہاب کہتے ہین اسکے بعد بھی مین ایکبار کرسی پر آکے اقسام
علوم کا اصول اور فقہ اور مواعظ مین سخن کیا میرے والد رضی اللہ عنہ سنتے تھے میرا کلام کسی کو اثر
نکیا پھر مین کرسی سے اترا حضرت سوار ہوکے فرمائے ای احمقان شجاعت ایکساعت کا صبر ہی
اہل مجلس آواز کئے بعد مین حضرت سے اسکا سبب پوچھا حضرت فرمائے تو سخن کہتا ہی اپنے سے اور مین
سخن کہتا ہون اپنے غیر سے راوی کہتا ہی جب کوئی شخص وعظ کی مجلس مین حضرت سے مسئلہ پوچھا تو
حضرت اسکو فرماتے مین اسکا جواب دینے واسطے اذن چاہونگا سو حضرت سر جھکاتے اور آثار جلال
اور وقار کے حضرت پر ظاہر ہوتے پھر جو خدا تعالی چاہا ہی سو وہ جواب دیتے اور بھی راوی کہتا ہی
حضرت فرماتے تھے عزیز کی عزت کی قسم مین سخن نہین کہتا ہون تاکہ مجھے کہے جاتا ہی قسم ہی میرے

حق کی جو تیرے پر ہی سخن کہہ بہ تحقیق ہم تجھے امن دیئے تیرا سخن مقبول اور مسموع ہے **روایت** ہے شیخ عمر کیما
سے کہے ایکروز شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں نقیب النقبا ابن اُفعی حاضر ہوا اُن نے سابق کبھی حاضر
نہیں ہوا تھا حضرت اسکے طرف اشارہ کرکے متوجہ ہوئے اور فرمائے کاش تو مخلوق نہ ہوتا اور جب مخلوق
ہوا ہی تو سمجھ کسواسطے تو پیدا ہوا ہی ای سونے والے بیدار ہو اور انکھہ کھول کے دیکھ تیرے درپیش کیا ہی بہ تحقیق
آئے ہیں تیرے پر عذاب کے لشکران ای راحل اور ای زائل اور ای منتقل میری ایک بات سننے واسطے ہزار
برس کا سفر کرکے آ تو جانتا ہی تیرے مانند بہتوں کو دنیا جاہ اور تکبر سے زہر دئی ہی اور اسکو مارئی ہے
جب میرے اخلاص کی طبیعت اور میرے سر کی طبیعت جوش میں آوے تو میں تیرے آگے ہو کے دو قدم بتاونگا ایک
نفس دوسرا خلق اسکو طی کرے تو خدا کو پہنچیگا دنیا اور آخرت دو قدم ہیں تو جب اُس سے گذریگا تو خدا
کو پہنچیگا ہشیار ہو تمام امور خداتعالی طرف رجوع کرنے والے ہیں جب حضرت کرسی سے اُترے بعضے
شاگردوں نے عرض کئے یا سیدی آپ اسکی نصیحت میں بہت مبالغہ کئے حضرت فرمائے وہ مبالغہ
نور ہی جو اسکی ظلمت کو دور کیا راوی کہتا ہی بعد اسکے ابن النقیب ہمیشہ حضرت کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا
اور وعظ کے غیر وقت میں بھی آتا تھا اور حضرت کے آگے بتواضع بیٹھتا تھا **روایت** ہی ایکروز قاری
حضرت کے پاس یہ آیت پڑہا **لمن الملک الیوم** حضرت اُٹھہ کھڑے حاضران مجلس بھی تعظیم واسطے اٹھے
حضرت انکو بیٹھنے واسطے اشارہ کئے اور آپ فرمانے لگے کون کہتا ہی ملک اپنا ہی اسوقت شیخ احمد
بڑے صلحا اور کثیر العبادة اور وافر المجاہدت تھے اٹھکے کہے میں کہتا ہوں ملک مجھے ہی اسلئے وہ
میرا ہی سو حضرت اُنپر ایک بار نک مار کر کہے ای احمق تو کب اسکا ہی سو وہ تیرا ہوگا میں تجھے جب دیکھتا ہوں میدان
میں جولان کرتا ہی تو اسکو تیرے طرف راہ دیتا ہوں یہہ سنتے ہی وہ مرد ایک آواز کیا اور سیاہ کمل
کا لباس بدن میں تھا سو نکالا سر اور پاؤن برہنہ کرکے دیوانوں کے سا جنگل طرف گیا **نوین نہر**

حضرت کے مریدوں کی فضیلت اور حضرت انکو مدد کئے سو بیان میں

اس نہر مین دو جدول ہین پہلی جدول حضرت کے مریدون کی فضیلت اور حضرت انکو بشارت دے سو بیان مین روایت ہی شیخ ابی محمد عبد اللہ

بطایحی سے کہے ایکروز مین خدمت مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوا حضرت کے نزدیک چار شخص تھے مین انھون کو نہین دیکھا تھا پھر مین وہین کنارے کہڑے رہا جب لوگ حضرت کے پاس سے گئے حضرت مجھے فرمائے تو ان لوگون کے نزدیک جا کے تیرے واسطے دعا چاہ پھر مین انکو مدرسے کے صحن مین پایا اور اُن سے ملاقات کر کے دعا چاہا انھون مین سے ایک مجھے کہا تجھ کو بشارت ہی کیونکہ تو ایسے شخص کی خدمت مین ہی جسکی برکت سے خدایتعالی نگاہ رکھتا ہی زمین کی آبادی اور ویرانی اور اُسکی دعا سے خدایتعالی رحم کرتا ہی نیکون اور بدون پر ہم اور تمام اولیا اسکے انفاس کی پاس داری مین ہین اور اسکے قدم کے سائے کے نیچے ہین اور اسکے حکم کے دائرے مین ہین پھر وہ لوگ مدرسے باہر ہوکے میری نظر سے غائب ہوے مین تعجب سے حضرت کے نزدیک پھر کے آیا مین عرض کرنے کے قبل حضرت فرمائے ای عبد اللہ میری حیات تک انکے مقولے کو کسی سے مت کہہ مین کہا یا سیدی یہہ لوگ کون تھے حضرت فرمائے وہ لوگ کوہ قاف کے رئیسان ہین اور اسوقت کوہ قاف مین اپنے مکانون مین ہین روایت ہی شیخ ابی الحسن علی بن محمد بن احمد بغدادی سے معروف ابن حمامی کہے مین جھوٹا تھا خواب دیکھا نہر عیسی کا پانی بیب اور لہو ہوا ہی اور اسکے مچھلیان سانپ اور کیڑے ہوگئے ہین اور نہر بہت جوش اور طغیانی مین ہی اور مین غرق کے اندیشے سے بھاگ کے میرے گھر کو پہنچا اُس مین سے ایک مرد نکل کے میرے ہاتھہ مین پنکھا دیکے کہا اسکو مضبوط پکڑ مین کہا یہہ پنکھا مجھے نہ نکالیگا سو کہا تیرا ایمان تجھے نکالیگا پھر مین پنکھے کی ڈنڈی پکڑ ایکا یک ہمارے گھر مین ایک تختہ تھا سو اُس تختے پر اُس مرد کے پاس پہنچا اور میرے دل سے ڈر جاتا رہا مین اسکو کہا تجھے قسم ہی اسکی جو تیرے سبب مجھ پر منت رکھا کہہ تو کون ہی فرمائے مین تیرا پیغمبر ہون سو

مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے لرزا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خدا تعالی سے
دعا کرو تا مین کتاب الہی اور آپکی سنت پر مرون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے بہتر اور تیرا پیر
شیخ عبد القادر ہے پھر عرض کیا یا رسول اللہ دعا کرو خدا تعالی پاس مین کتاب الہی اور آپکی سنت پہ
مرون حضرت فرمائے بہتر اور تیرا پیر شیخ عبد القادر ہے پھر وہی سخن اعادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وہی جواب دئے پھر مین بیدار ہوکے یہہ خواب میرے والد سے کہا جب ہم صبح کی نماز پڑھے والد میرا
ہاتھ پکڑکے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے نکلے حضرت اس روز رباط مین وعظ
فرماتے تھے لوگون کی کثرت سے حضرت کے نزدیک ہم پہنچ نسکے مجلس کے آخر مین بیٹھے فی الفور
حضرت کلام قطع کرکے فرمائے یہہ دو نکو میرے نزدیک لاؤ اور ہمارے طرف اشارہ کئے پھر ہم کو
اٹھاکے حضرت کے نزدیک لیگئے حضرت ہمارے تئین کرسی پر بٹھلائے میرے والد کرسی پہ گئے مین انکے
پیچھے تھا حضرت میرے والد کو فرمائے ای احمق تو میرے نزدیک نہین آیا مگر دلیل کے ساتھ اور انکو
اپنی پیراہن پہنائے اور مجھے اپنے سر کا طاقیہ پہنائے پھر ہم کرسی سے اترکے مجلس مین بیٹھے حضرت
میرے والد کو پیراہن پہنائے تھے سو الٹی تھی والد اسکو سیدھی کرنیکا قصد کئے سو انکو کہے کیا لوگ
گئے تک صبر کر جب حضرت کرسی سے اترے والد لوگون کے ازدحام مین پیراہن کو سیدھی کرنا چاہے
تو دیکھے سیدھی ہے سو انھون بیہوش ہوئے اس حال سے لوگونمیں اضطراب ہوا بعد حضرت ہم کو
اپنے نزدیک قبہ اولیا مین بلائے اور وہ حضرت کی رباط مین ایک قبہ تھا وہان بہت سے اولیا اور رجال الغیب
حضرت کی ملاقات واسطے آتے تھے اسلئے اسکا نام قبہ اولیا ہوا اور حضرت میرے والد کو فرمائے جسکا
راہ نما رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے اور اسکا پیر عبد القادر ہووے تو اس شخص کو کیون نہ کرامات
ہوگے اور یہہ تیری کرامت ہے پھر دوات اور کاغذ منگواکے خرقہ کی سند ہمکو لکھدئے روایت
ہے تاج الدین ابی بکر عبد الرزاق سے فرزند شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کہے میرے والد چہار شنبہ کے

شب کو شعبان کی نوین تاریخ سنہ پانسو بچاس ہجری مین اپنی ام ولد کو جو نام اسکا ام یحیی تھا فرمائے
کھانا پکا ام یحیی کھانا پکا کے سفر سے پر رکھی آدھی رات جب ہوئی تو گھر کی دیوار شق ہوکے ایک مرد
آیا اور وہ کھانا کھا کے چلا حضرت مجھے فرمائے اُس سے ملکے تیرے واسطے دعا چاہ مین دیوار کے
باہر جاکے اسکی ملاقات کیا اور دعا چاہا اُس نے کہا تمھارے والد کی دُعا سے اور انکے خرقے کی برکت سے
مین اُس رتبے کو پہنچا جو تم دیکھتے ہو جب صبح ہوئی مین یہہ کیفیت شیخ علی بن ہیتی سے کہا شیخ علی فرمائے
مین نہین جانتا کوئی خرقہ جلد تر ہووے فتح اور برکت مین تمھارے والد کے خرقے سے خدا تعالی ایک
ساعت مین ستر مرد کو جو حضرت کے ہاتھ سے خرقہ پہنے تھے کشف عظیم دیا اور تمھارے والد اپنا ہاتھ انھون
کے سرون پر رکھنے کے باعث اُس ہی دن اُنھون کو بڑی بخشایش ملی اور مین جس روز تمھارے والد کو دیکھا ہون
ویسا مبارک روا کوئی نہین روایت ہی شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی الفتح ہروی سے کہے شیخ علی بن ہیتی
فرماتے تھے کسی پیر کے مریدان شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مریدون سے نیکبخت زیادہ نہین راوی
کہتا ہی شیخ ابی سعد قیلوی کہتے تھے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ عالم اعلی طرف نہین گئے مگر جس نے ان کا
دامن پکڑا اسو وہ نجات پایا اور شیخ بقا بن بطو کہتے تھے مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے سب
مریدون کو دیکھا اللہ مرتبہ نیکبختون کے زمرے مین ہین روایت ہی شیخ ابی البرکات سے کہے میرے
چچا شیخ عدی بن مسافر کوہ ہیکار مین اپنے زاوئے مین کہتے تھے جس پیر کا مرید میرے سے خرقہ پہنا چاہے
تو مین اسکو خرقہ پہناؤنگا مگر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مریدان رحمت کی دریا مین غرق ہین
دریا کو چھوڑ کے کونسے طرف کوئی کسو واسطے آئیگا روایت ہی حافظ تاج الدین ابی بکر عبدالرزاق
اور شیخ ابی الحسن قرشی سے کہے شیخ عبدالقادر فرمائے مجھے ایک دفتر عنایت ہوا اسکی درازی حد نظر تک
ہی اسمین میرے مریدون کا نام اور میرے دوستون کا نام جو قیامت تک ہونگے لکھے تھے مجھے کہے یہہ تمام
لوگون کو تیرے واسطے بخشے گیا مین دوزخ کے خازن سے پوچھا آیا تیرے پاس میرے دوستون سے

کوئی ہی سو کہا نہین پروردگار کی عزت اور جلال کی قسم میرا ہاتھ مریدون کے
سرون پر آسمان کے مانند ہی اگر میرا مرید بہتر نہو تو مین بہتر ہون پروردگار
کی عزت اور جلال کی قسم مین پروردگار کی حضور سے قدم نہ اوٹھاونگا تاکہ مین اور تم بہشت
مین جاوین روایت ہی شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزاز سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے
پوچھے کوئی شخص حضرت سے نامزد ہووے اور آپ سے بعیت نکرے اور خرقہ نہ پہنا ہووے تو
وہ شخص آپ کے مریدون مین شمار کئے جائیگا یا نہین سو حضرت فرمائے جو شخص میرے طرف
منسوب ہووے اور میرا نامزد ہووے تو اسکو خدا تعالی قبول کریگا اگر بدراہ ہووے اسکو توبہ نصیب
کریگا اور وہ میرے مریدون مین ہی اور پروردگار میرے ساتھ وعدہ کیا ہی میرے مریدون کو اور میرے
مذہب والون کو اور میرے دوستون کو بہشت مین داخل کرین روایت ہی حافظ تقی الدین محمد
بن عبدالغنی بن عبدالواحد مقدسی اور امام ابی عبداللہ محمد بن قدامہ مقدسی اور شیخ ابی عبدالملک ذیال
بن المعالی بن راشد عراقی سے کہے سنہ پانسو ایکسٹھ ہجری مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کرتی
بغداد مین سخن فرماتے تھے سو ایک شخص حضرت سے پوچھا جو کوئی آپکے طرف منسوب ہوتا ہی تو
اسکی کیا فضیلت ہی حضرت فرمائے اندا یہان ہزار کی قیمت کھتا ہی او رچوزہ بن مول ہی
یعنے میرا مرید جو مبتدی ہی مرتبے مین دوسرون کے مریدون سے ہزار درجے برکھے ہی اور مرید
جو متوسط ہی اسکے مرتبے کا انتہا نہین روایت ہی شیخ ابی محمد عبدالکریم بن منصور ابی بکر
بغدادی محدث معروف ابری اور شیخ ابی زکریا یحیی بن یوسف انصاری صرصری اور شیخ ابی الفرج حسن
بن محمد بن احمد بن دویرہ بصری مقری اور شیخ کمال الدین ابی الحسن علی بن محمد بن محمد بن وضاح سے
کہے سنہ چھے سو دس ہجری مین ہم شیخ ابی محمد علی بن ادریس یعقوبی کے پاس حاضر تھے وہان
شیخ ابو حفص عمر معروف بریدہ حاضر ہوے شیخ علی بن ادریس انکو کہے یہہ لوگونکو تمھارا خواب بیان

کر وانہون نے کہے مین خواب دیکھا قیامت ہوئی ہے اور تمام انبیا اور اُن کے امتان موقف مین آتے ہین
بعضون کے ساتھ ایک شخص ہے بعضون کے ساتھ دو شخص مین بعدہ ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے حضرت کے ہمراہ امت بہت سے ہین گویا بہتی سیل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت مین
مشائخان ہین ہر شیخ کے ساتھ اسکے مریدان ہر ایک عدد اور انوار اور تمازگی مین مختلف ہین ایک
شخص آئے انکے ہمراہ بہت سے لوگ ہین سب اوصاف مین دوسرون سے افضل ہین مین پوچھا یہہ کون
ہین کہے یہہ شیخ عبد القادر اور انکے مریدان ہین پھر مین حضرت کے نزدیک گئے کہا یاسیدی کسی مشائخ کو
اور اسکے مریدون کو آپ سے اور آپکے مریدون سے مین روشن نہ پایا تو حضرت یہہ ابیات فرماے **شعر**
إِذَا كَانَ مِنَّا سَيِّدٌ فِي عَشِيرَةٍ؛ عَلَاهَا وَإِنْ ضَاقَ الْخِنَاقُ حَمَاهَا؛ جب ہووے ہم
ایک سردار قبیلے مین تو ہو گا اُنپر بلند اور اگر تنگ ہووے انکی گردن مین رسی تو انکی حمایت کریگا؛ وَمَا
اخْتُبِرَتْ إِلَّا وَأَصْبَحَ شَيْخَهَا؛ وَمَا افْتُخِرَتْ إِلَّا وَكَانَ فَتَاهَا؛ اور نہین چنے جاتا ہے
وہ قبیلہ مگر اُسنے ہوتا ہے انکا پیر اور فخر نہین کئے جاتا ہے مگر وہ ہوتا ہے اُسکا سردار؛ وَمَا ضُرِبَتْ
بِالْأَبْرَقَيْنِ خِيَامُهَا؛ فَأَصْبَحَ مَأْوَى الطَّارِقِينَ سِوَاهَا؛ اور نہین دئے ابرقین مین
ڈیرے اپنے سو ہووے اُترنے کی جگھہ آنے والون کی اسکے سوائے- راوی کہتا ہے پھر مین خواب سے بیدار
ہوا تو یہہ ابیات مجھے یاد تھے شیخ محمد واعظ خیاط اس مجلس مین حاضر تھا شیخ علی بن ادریس اسکو کہے
اس معنی مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا کلام کچھہ ہو تو پڑہو انھون نے یہہ ابیات پڑہے **شعر**
هَنِيئًا لِصَحْبِي إِنَّنِي قَائِدُ الرَّكْبِ؛ أُسَيِّرُهُمْ قَصْدًا إِلَى الْمَنْزِلِ الرَّحْبِ؛ خوشی ہے
میرے یارون کو مقرر مین سوارون کا رہبر ہون لیجاتا ہون انکو جان کے کشادہ منزل طرف؛ أَكُفُّهُمْ
وَالْكُلُّ فِي شُغْلِ أَمْرِهِ؛ وَأُنْزِلُهُمْ فِي حَضْرَةِ الْقُدْسِ مِنْ قُرْبِي؛ اور پناہ مین
لاتا ہون انکو جس حال مین کہ وہ سب اپنے کامون مین ہین اور اُتارتا ہون انکو حضرت قدس مین میرے

زدیک و لی معہد کل الطوائف دونہ؛ و لی منہل عذب المشارب و الشرب

اور مجھے ایک عہد ہی جو سب لوگ اُسکے نیچے ہین اور مجھے چشمہ ہی شیرین اور جگہہ پانیکی شیرین ہی و اہل

الصفا یسعون خلفی و کلہم؛ لہم ہمۃ امضی من الصارم العضب اور صفا

کے لوگ دوڑتے ہین میرے پیچھے جس حال مین کہ سب کو ہی ہمت تیز براق تلوار سے شیخ علی بن ادریس نے

شیخ ابا حفص کو کہے تو بہت نیک اور بہتر کہا اور سچ کہا روایت ہی شیخ ابی بکر عبد الرزاق اور

شیخ عبد الوہاب اور شیخ ابی سعود حریمی اور شیخ ابی عبد اللہ محمد بن قاید اوانی اور شیخ ابی القاسم

بزاز سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اپنے مریدون کے واسطے قیامت تک ضامن ہوے ہین

کوئی اُن سے بدون توبہ کئے کے نہ مرین اور حضرت کے مریدان اور مریدون کے مریدان سات درجے

تک بہشت مین جائینگے کر کے حضرت کو بشارت ہوئی ہی اور حضرت فرماتے ہین اپنے مریدون

کا اور مریدون کے مرید کا سات درجے تک کفیل ہون اُن کے تمام کامون مین کفایت کرتا ہون اور

اگر میرا مرید بے ستر ہوگا اور مین مشرق مین ہونگا اور وہ مغرب مین ہی تو البتہ مین اسکو ڈھانکونگا

اور مین میرے حال و قدرت کے نظر کرتے ایسا مامور ہوا ہون جو اپنی ہمت سے اپنے مریدون کو نگاہ

رکھون اور خوشی ہی جسنے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا وہ دیکھنے والے کے دیکھنے والیکو دیکھا

اور جو مجھے نہ دیکھے تو مین اُسکے حق مین حسرت ہون روایت ہی شیخ ابی العباس احمد بن علی صرصری

سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو مسلمان میرے مدرسے کے دروازے پر سے گذرے تو قیامت

مین اُسکے عذاب مین تخفیف ہوگی روایت ہی شیخ ابی النجیب عبد القاہر سہروردی سے کہے شیخ حماد شب

کو جب خلوت مین ہوتے تو انھون کے پاس شہد کی مکھی کی آواز سنے جاتا سنا یا پسو اٹھاؤن بحری

مین اُنھون کے مریدان شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو کہے تم شیخ سے سوال کرو یہ آواز کیا ہی اُس

ایام مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ شیخ حماد کی صحبت مین تھے شیخ حماد سے حضرت پوچھے شیخ حماد

کہے مجھے بارا ہزار مرید ہین مین ہر شب انکو نام مان لیکے یاد کرتا ہون اور انکے حاجات خدا تعالی
سے چاہتا ہون اگر کوئی اُن سے گناہ مین مبتلا ہو تو دعا کرتا ہون کہ اُن یا ایک مہینے کے اندر چاہے تو
تا اسکی گناہ زیادہ نہووے یا توبہ کرے پھر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ شیخ حماد کو کہے کہ اگر خدا تعالے
مجھے اپنے پاس منزلت عطا کرے تو مین خدا تعالی سے میرے مریدون کے واسطے قیامت تک عہد
لونگا کوئی اُنسے بغیر توبے کے نہ مرے اور مین انکا ضامن رہون شیخ حماد کہے خدا تعالی مجھے
مشاہدہ کروایا کہ عنقریب تمکو یہہ مرتبہ بخشیگا اور تمھاری حمایت کا سایہ تمھارے مریدون پر
رہیگا **دوسری جدول حضرت اپنے مریدونکو مدد کئے سو بیان مین** اکثر حکایات
اس مطلب کے سابق مذکور ہوے مگر چند حکایات جو باقی رہگئے سو یہان مذکور ہوتے ہین روایت
ہے شیخ ابی محمد داؤد بن احمد بغدادی سے معروف حایک کہے سنہ پانسو اتھائیس ہجری مین شیخ
معروف کرخی کو خواب مین دیکھا سو تمام لوگ اپنے احوال انکو عرض کرتے ہین اسکو شیخ معروف
جناب باری تعالی مین عرض کرتے ہین مجھے دیکھ کے کہے ای شیخ داؤد تیرا حال بھی عرض کرنے واسطے لا
مین کہا میرے پیر شیخ عبد القادر کو کیا عزل کئے ہین شیخ معروف کہے خدا کی قسم اسکو عزل نہین
کئے اور نہ کرینگے مین بیدار ہوکے سحر کے وقت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے مدرسے مین آیا حضرت
کے محل کے دروازے پر بیٹھا تا حضرت کو اس خواب کی خبر دیون حضرت محل کے اندر سے مجھے دیکھنے
اور سخن کرنے کے قبل بلا کے فرمائے ای داؤد تیرے پیر کو عزل نہین کئے ہین اور نہ کرینگے تیرا حال
بیان کرتا اسکو جناب باری مین عرض کرون اللہ تعالی کی عزت کی قسم کوئی قصہ میرے مریدون
کا یا دوسرونکا مین عرض کئے بعد میرا سوال رد نہین ہوا **روایت** ہے شیخ ابی عبد اللہ محمد بن ابی الغنائم
محمد حسینی سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے خادم کو ایکبار شب کو ستر دفعہ احتلام ہوا ہر بار دیکھتا تھا
ایک دوسری عورت سے مجامعت کرتا ہے انسے بعضونکو پہچانتا تھا اور بعضونکو نہین جب صبح ہوئی

شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے نزدیک شکایت واسطے آیا حضرت پیش از اسکے اظہار کے فرمائے شب کی
جنابت کو بد نہ سمجھہ مین لوح محفوظ مین دیکھا تیرے نام پر لکھا ہے ستر بار زنا کریگا فلانی عورت اور
فلانی عورت سے اور اُن عورتون کے نامان اور صفتان بیان کئے پھر مین اللہ تعالی سے چاہا تا بدل
کرے اسکو بیداری سے خواب طرف روایت ہے شیخ عیسیٰ بن عبداللہ رومی حنفی سے کہے ایکبار
ایک جوان اہل بغداد سے حضرت کے نزدیک آکے عرض کیا میرا والد مر گیا شب کو مینے خواب مین
دیکھا کہتا ہے قبر مین مین معذب ہون تو شیخ عبدالقادر کے نزدیک جاکے میرے واسطے دعا چاہ
حضرت پوچھے آیا وہ شخص ہمارے مدرسے پر کبھی گذرا ہے تو مین کہا گذرا ہے پھر حضرت خاموش ہوے
وہ جوان دوسرے روز پھر آکے عرض کیا آجکی شب میرے والد کو خواب مین دیکھا بہت خوش ہے سبز
خلعت پہنا ہے مجھے کہا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی دعا کی برکت سے میرا عذاب موقوف ہوا
اور یہہ خلعت نصیب ہوئی ای لڑکے تو انکی صحبت اپنے پر لازم کر حضرت فرمائے میرا پروردگار
میرے سے وعدہ کیا ہے جو شخص میرے مدرسے پر سے گذرے تو اسکا عذاب موقوف کرونگا وہی راوی
کہتا ہے مین ایک روز حضرت کی خدمت مین حاضر تھا کوئی شخص عرض کیا کتنے ایک روز سے باب ازج
کے مقبرے پاس ایک قبر سے رونیکا آواز آتا ہے حضرت فرمائے آیا وہ شخص میرا خرقہ پہنا ہے
لوگ کہے ہم نہین جانتے پھر حضرت پوچھے آیا ہماری مجلس مین حاضر ہوا ہے سو لوگ کہے معلوم نہین
پھر حضرت فرمائے آیا ہمارے یہان کھانا کھایا ہے لوگ کہے معلوم نہین پھر حضرت فرمائے آیا ہمارے
پیچھے نماز پڑہا ہے لوگ کہے معلوم نہین پھر حضرت فرمائے تقصیر کرنے والے کو ہی خسارت ہوتی ہے
ایکساعت سر جھکائے اور حضرت کے چہرۂ مبارک پر جلالت اور ہیبت کے آثار ظاہر ہوے اور فرمائے
فرشتے مجھے خبر دئے وہ شخص مجھے ایکبار دیکھا تھا اور میرے ساتھہ نیک گمان کیا تھا سو اس سبب سے
خدا تعالی اسپر رحم کیا پھر وہ آواز قبر سے موقوف ہوا روایت ہے شیخ ابی محمد عبدالجبار فرزند شیخ الاسلام

عبدالقادر کہے میری والدہ جب تاریک مکان مین جاتے تو ایک نور چراغ کے مثال روشن اُنکے
روبرو نظر آتا ایک روز والد اُنکے نزدیک تشریف لائے حضرت کی نظر مبارک اس نور پر پڑی بمجرد پڑتے
ہی بُجھ گیا حضرت میری والدہ کو فرمائے یہہ نور تو دیکھی تھی سو شیطان تھا تیری خدمت
کرتا تھا مین اسکو تیرے یہان سے دور کیا اسکے بدلے مین تجھے نور رحمانی دیا پھر فرمائے جو کوئی میرے
طرف منسوب ہووے یا میری عنایت اسپر رہی تو اسکو ایسا ہی کرونگا راوی کہتا ہی منبعد میری
والدہ جب تاریک مکان مین جاتی تو ایک نور چاند کے مثال دیکھتی اُس سے گھر تمام روشن ہوتا
روایت ہی شیخ عمر بزاز سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے حسین بن منصور حلاج سے
لغزش ہوی اُس زمانے مین کوئی اسکا ہاتھہ پکڑنے والا نہین تھا اگر مین اس زمانے مین ہوتا تو
اسکی دستگیری کرتا اور میرے یارون سے اور مریدون سے اور دوستون سے قیامت تک جسکا مرکب
لغزش کر یتو مین اُسکی دستگیری کرونگا روایت ہی شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی اور شیخ ابی محمد
عبدالحق حریمی اور شیخ ابی محمد طلحہ بن مظفر بن غانم علثی اور شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز سے کہے
ایکروز شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے جناب مین عرض ہوئی آپکے مریدون مین فلانا شخص کہتا ہی
مین خدایتعالی کو اس آنکھہ سے دیکھتا ہون حضرت اسکو بُلا کے دریافت کئے اُسنے کہا ہو مین
دیکھتا ہون حضرت اسکو بہت زجر کئے اور اس قول سے منع کئے اور اس سے عہد لئے کہ ایسا سخن
پھر نہ کہے منبعد حضرت سے پوچھے وُہ جو کہتا تھا سو سچ کہتا تھا یا نہیں حضرت فرمائے کہتا تھا سچ
لیکن اسپر التباس ہوا کیونکہ اُن دل کی بصیرت سے جمال الٰہی کو دیکھا منبعد اسکی بصیرت سے ایک منفذ
آنکھہ کے طرف کُھلا اور اُسکی بصیرت کا شعاع حق کے نور کے شہود کے ساتھہ متصل تھا پھر اُسکی
بصیرت جو کچھہ مشاہدہ کئے سو اُسنے گمان کیا آنکھہ اسکو دیکھتی ہی اُنے بھید سے آگاہ نہوا
خدایتعالی فرماتا ہی مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ

اور تحقیق اللہ تعالی جب ارادہ کرتا ہی تو اپنے جلال و جمال کے انوار کو اپنے دست الطاف سے
بعضے بندگون کے دل طرف بھیجتا ہی انکے دلان اس نور کا اقتباس لیتے ہین جیسا مصور صورتون
کو لیتا ہی اسمین کچھہ ضرر نہین اسکے بعد کبریائے الہی کی چادر ہی اسکو خرق کرنے پر کسیکو راہ نہین
راوی کہتا ہی حضرت یہہ واقعہ بیان کرتے وقت مشائخ اور علما کی ایک جماعت حضرت
کی مجلس مین حاضر تھی یہہ سخن سنکے سب طرب مین آئے اور حضرت کا یہہ مطلب اس خوبی سے بیان
ہونے پر متحیر ہوے اور بعضے اپنے کپڑونکو چاک کئے اور سر اور پا برہنہ کرکے جنگل طرف گئے روایت
ہی شیخ ابی الحسن قرشی سے کہے میرے دادا بغداد مین شیخ ابا عبد اللہ محمد بن احمد دمیاطی کی ایکسال
خدمت کئے اور انکے ابتدائے حال سے سوال کئے انھون اسکو ظاہر نکئے پھر دوسرا ایکسال خدمت
کئے اور پھر وہی سوال کئے شیخ فرمائے ایا تجھکو مین اُس سے خبر دینا ضرور ہی سو وہ کہے اگر آپکی
رائے مقتضی ہو تو کہو شیخ فرمائے کہنا ضرور ہی لیکن بشرطیکہ میری حیاتی مین تو کسی سے نکہنا
انھون نے اسکو قبول کئے شیخ کہے میرے دادا سے یہہ عہد جب مضبوط لئے تو کہے میری جوانی مین
بلخ سے نکلکے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو دیکھنے واسطے بغداد کو آیا نماز کے وقت حضرت کے
نزدیک پہنچا اسوقت حضرت عصر کی نماز مین مشغول تھے مین کبھی حضرت کو نہین دیکھا تھا حضرت
بھی مجھے نہین دیکھے تھے جب نماز سے سلام کئے لوگ حضرت کو سلام کرنے واسطے جلدی گئے
مین بھی حضرت کے نزدیک جاکے مصافحہ کیا حضرت میرا ہاتھہ پکڑکے تبسم کئے اور فرمائے مرحبا
بلک یا بلخی ای محمد خدا تعالی تیرا مکان دیکھا اور اسکو تیرا پیغمبر جانا شیخ ابو عبد اللہ کہتے ہین
سخن حضرت کا چونکہ زخم کی دوا اور مریض کی شفا تھا خوف سے میرے دو نو آنکھہ اشک بھر لائے
اور ہیبت سے میرے اعضا لرزے اور میرا باطن محبت الہی سے کانپ گیا اور میرا نفس خلق سے
وحشت پکڑا اور میرے باطن مین ایک ایسا امر پایا جو اسکا بیان نہین کرسکتا ہون اور وہ حال

ہر روز زیادتی مین تھا اور قوی ہوتا تھا اور مجھے عاجز کرتا تھا ایکشب مین اپنے ورد و واسطے اٹھا
وہ شب بہت تاریک تھی سو میرے دل سے دو شخص ظاہر ہوے ایک کے ہاتھہ مین پیالہ تھا اور دوسرے کے
ہاتھہ مین خلعت تھی خلعت جسکے ہاتھہ مین تھی اُن نے مجھے کہا مین علی بن ابی طالب ہون اور یہہ
پیالہ لیا ہی سو وہ ملائکہ مقربین سے ہی اور یہہ پیالہ محبت کی شراب کا ہی اور یہہ خلعت رضا کی ہی
پھر وہ خلعت مجھے پہنائے اور وہ پیالہ مجھے دئے اسکے نور سے مشرق سے مغرب تک روشن ہوا
مین جب اسکو پیا تو مکشوف ہوے میرے پر غیب کے اسرار اور اولیا کے مقامات اسکے سوائے بہت عجائب اور ایک
مقام دیکھا اسکے پہچاننے مین عقول کے اقدام لغزش کرتے ہین اور اسکے جلال مین افکار کے فہم متحیر ہوتے
ہین اور اسکی ہیبت سے اولی الالباب کے گردنان خضوع کرتے ہین اور اسکی روشنی سے سر ایکے اسرار ذہول
پاتے ہین اور اسکی نور کی شعاع بصائر کے ابصار کو مدہوش کرتی ہی ملائکہ کروبین یا روحانین مقربین
جب اسکے مقابل ہوتے ہین تو انکے پشتیان بطور رکوع کے جھکتے ہین اس مقام کی تعظیم واسطے پھر مین خدا تعالے
کو اقسام کی تقدیس اور تنزیہ سے تسبیح کیا اور اس مقام کے مردون پر سلام کیا اور مین ایک قایل کو
سُنا کہتا ہی اسکے اوپر نہین ہی مگر عرش حقتعالے کا اور اس مقام کے دیکھنے والے پر متحقق ہوا جو مقام
وصل کا یا حال مجذوب کا یا سر محبوب کا یا علم عارف کا یا تصریف ولی کی یا تمکین مقرب کی ہی تو مبدا اسکا
وہی مقام ہی اور مرجع اسکا وہی ہی مآل اور اجمال اور تفصیل اور کل اور بعض اور اول اور آخر اسکا
اس ہی مقام مین ہی اور اُس ہی سے ناشی و صادر ہوئی اور اُس ہی سے کامل ہوا ہی پھر ایک مدت تک
اس مقام کو نگاہ کرنے کی مجھے طاقت نہ ہوی منبعد مین اسکو دیکھنے پر قادر ہوا پھر ایک مدت
تک اسکی مسامتت دیکھنے کی مجھے طاقت نہ ہوئی بعد اسکے قادر ہوا پھر ایک مدت تک اُس
مقام کے صاحبون کو پہچاننے کی طاقت مجھے نہ تھی پھر بعد پہچانا تو دیکھا اس مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور حضرت کی مسند تھی بازو پر آدم اور ابراہیم اور جبرئیل علیہم السلام

بیٹھے ہین اور بائین طرف نوح اور موسی اور عیسی علیہم السلام ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بڑے بڑے صحابہ اور اولیا خادمون کے مانند کھڑے ہوے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے بہت ادب اور فروتنی سے ہین اور حضرت کے اصحاب مین ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی اور حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہم کو پہچانتا تھا سو ہین اور اولیا مین شیخ معروف کرخی اور سری سقطی اور جنید بغدادی اور سہل تستری اور تاج العارفین ابوالوفا اور شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخ عدی بن مسافر اور شیخ احمد رفاعی قدس اللہ اسرارہم ہین اور صحابہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت نزدیک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی اور اولیا مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہی اور مین ایک قایل کو سنا کہتا ہی جب مقرب فرشتے اور انبیاء مرسلین اور اولیاء محبین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت کے مشتاق ہوتے ہین تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بلند مقام سے جو نزدیک خدا تعالی کے ہی اس مقام طرف آتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت سے انکے انوار دوچند ہوتے ہین اور وہ لوگ حضرت کے مشاہدے سے اپنے احوال کو پاک کرتے ہین اور برکت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکانات اور مقامات انکے بلند ہوتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بعد رفیق اعلی پر جاتے ہین پھر تمام لوگون سے مین سنا کہتے ہین سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ پھر قدس اعظم سے نور کا ایک چمکا تھا ظاہر ہوا اور مجھے مشہود سے غائب کیا اور میرے موجود سے لیگیا اور میرے تمیز دور کیا اور میرے حواس کو گم کیا اسی حالت پر مین تین سال رہا میرے نفس سے مجھے کچھ آگاہی نہ تھی مگر اپنے کو سامرا مین پاتا تھا اور دیکھتا تھا شیخ عبدالقادر میرا سینہ پکڑے ہین اور حضرت کا ایک پاؤن میرے نزدیک ہی اور ایک پاؤن بغداد مین ہی جب مجھے تمیز آئی اور میرے حال کا مین مالک ہوا حضرت مجھے فرمائے ای بلخی مین مامور ہوں تجھے تیرے وجود طرف پھرلاؤن اور تجھے تیرے حال کا مالک کرون اور جو چیز تجھے عاجز کئی ہی اسے دور کرون پھر حضرت میرے تمام احوال کی خبر اول سے آخر تک ایسا دئے اس سے معلوم ہوا

حضرت کو میرے ہر نفس پر آگہی تھی اور فرمائے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سات بار
سوال کیا تا تجھے اس مقام کو دیکھنے کی طاقت ہوی پھر سات بار سوال کیا تا تجھے اسکی مسافت
کی طاقت ہوی پھر سات بار سوال کیا تا تو مطلع ہوا صاحبون پر اس مقام کے پھر سات بار
سوال کیا تا تو آواز اُن کا سنا اور چاہا مین حقتعالی سے سات بار پھر سات بار پھر سات بار تاکہ
تیرے پر اُس نور کو چمکایا اور اول ھی مین سات بار چاہا تا تجھے پیالہ محبت کا پلاوے اور تجھے رضا
کی خلعت پہناوے ای لڑکے تیرے نمازان فوت ہووے سو اسکو قضا کر روایت ہی شیخ ابی المعالی
سے کہے مین قصہ بشر فرضی کے اونٹون کا جو گم ہوے تھے سو سنا و ہی یعنی قصہ جو حضرت کے کرامات کے
بیان مین گذرا مین نزدیک شیخ ابی الحسن خباز کے آیا اور اُن سے یہہ حکایت کیا شیخ ابی الحسن کہے
شیخ ابا القاسم عمر بزاز سے سنا ہون کہتے تھے کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو کوئی
کسی کرب مین استغاثہ میرے سے کرے تو مین وہ کرب دور کرونگا اور جو کوئی میرا نام شدت کے
وقت یاد کرے تو مین وہ شدت اسپر آسان کرونگا اور جو کوئی کسی حاجت مین خدا تعالی یا ال
میرے سے توسل پکڑیگا تو اس حاجت کو مین آسان کرونگا اور جو کوئی دوگانہ نماز پڑھے اور ہر رکعت
مین سورہ فاتحہ کے بعد گیارا بار سورہ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد درود اور سلام رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے اور اسکا ذکر کرے پھر بغداد طرف گیارہ قدم چلکے میرا نام یاد کرے
اور اپنی حاجت چاہے تو اسکی حاجت روا ہوگی رسالہ غوثیہ مین لکھا ہی اس نماز کا نام صلوۃ الاسرار
ہی ملفوظ غیاثیہ سے نقل کیا ہی اسکا نام صلوۃ الحاجۃ ہی اور شیخ یوسف سجاوندی سے نقل کیا ہی
کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور سوال کیا یا رسول اللہ اگر کسی شخص کی اجل
پہنچی تو اُسکے نہ مرنیکا کچھ علاج ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے دوگانہ نماز جو میرے فرزند
سید عبد القادر سے ہی اچھے اعتقاد سے گذارے تو اسکی عمر دراز ہوگی ملفوظ غیاثی سے نقل کیا ہی

اُس نماز کا وقت مغرب اور عشا کے مابین ہی اور شاہ غیاث الحق والدین ثانی سے نقل کیا اسکا وقت
آدھی رات کو ہی اور شیخ شہاب الدین سے نقل کیا کہ اسکا وقت نماز مغرب کے بعد ہی اور بعضے علما اسکا
وقت آخر شب کو ہی کرکے کہے ہین اسکی نیت یہہ ہی اُصَلِّی للہِ تعالی رکعتین صلوۃ الاسرار
تقربًا الی اللہ تعالی وانقطاعا عن غیرہ متوجہا الی الکعبۃ الشریفۃ رسالۂ غوثیہ ز
شاہ غیاث الحق والدین ثانی سے نقل کیا ہی اس گیارہ قدم مین حضرت کو گیارہ خطاب سے یاد کرنا
یا سید محی الدین عبد القادر اغثنی یا شیخ محی الدین عبد القادر اغثنی یا ولی
محی الدین عبد القادر اغثنی یا بادشاہ محی الدین عبد القادر اغثنی یا سلطان
محی الدین عبد القادر اغثنی یا مخدوم محی الدین عبد القادر اغثنی یا مولینا
محی الدین عبد القادر اغثنی یا خواجہ محی الدین عبد القادر اغثنی یا فقیر
محی الدین عبد القادر اغثنی یا غریب محی الدین عبد القادر اغثنی یا درویش
محی الدین عبد القادر اغثنی اور شیخ شہاب الملۃ والدین گیارہ خطاب کو اسطور ورد کرتا ہی
یا سید محی الدین عبد القادر گیلانی یا شیخ محی الدین سید عبد القادر گیلانی
یا سلطان محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا بادشاہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی
یا قطب اعظم محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا غوث اعظم محی الدین سید عبد القادر گیلانی
یا خواجہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا ولی محی الدین سید عبد القادر گیلانی
یا عارف باللہ سید عبد القادر گیلانی یا مخدوم محی الدین سید عبد القادر گیلانی
یا مولینا محی الدین سید عبد القادر گیلانی اور گیارہویں قدم پر کمر بستہ ہوکے بلند آواز سے ندا کرے
یا حضرت غوث الصمدانی السید عبد القادر جیلانی عبدک و مریدک
مظلوم عاجز محتاج الیک فی جمیع الامور فی الدین والدنیا والاخرۃ

مدد کن فریاد رس باذن اللہ والمحبۃ اللہ وبرضی اللہ فی حاجتی ہذہ اور
اپنی حاجت کا نام زبان پر لیوے اور بعضے مشایخ قادریہ سے ذکر کیا ہی ہر قدم مین یا شیخ الثقلین
یا قطب ربانی یا غوث الصمدانی اغثنی کہے من بعد ہاتھ باندہکے کھڑے رہے اور ایسا
تصور کرے گویا حضرت کے سبز روضۂ متبرکہ مین کھڑا ہون اور گیارہ بار درود اور گیارہ بار سورۂ
فاتحہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑہے بعد گیارہ بار کہے یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی
یا غوث صمدانی حضرت میران سید شاہ ابو محمد شیخ عبد القادر الجیلانی
الحسنی الحسینی الحنبلی الشافعی اغثنی اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی پھر اپنی جگہ
پر آکے بیٹھے اور گیارہ بار ذکر ہا ہو ہی کا کرے بعدہ سورۂ فاتحہ گیارہ بار سورۂ اخلاص
گیارہ بار پڑہے اور ہدیہ حضرت کے روح اور حضرت کے والدین کے روح پر کرے اور اپنی حاجت
چاہے اور شیخ غلام محی الدین قادری سے نقل کیا ہی ہر قدم مین اس نامون سے ایک نام لیوے
یا شیخ الثقلین[1] یا غوث صمدانی[2] یا قطب ربانی[3] یا محبوب ربانی[4] یا محبوب سبحانی[5]
یا میر سید محی الدین یا شیخ ابی محمد یا شیخ عبد القادر جیلانی یا حسنی یا حسینی
یا شافعی بعدہ سیدہا پاؤن بائین پاؤن پر رکھ کے ایسا تصور کرے حضرت کے روضۂ متبرکہ
مین مین حاضر ہون اور کہے السلام علیک یا شیخ الثقلین اغثنی وامددنی فی
قضاء حاجتی وحاجت جمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات
بعدہ سورۂ فاتحہ اور درود گیارہ گیارہ بار پڑہے بعدہ بایان پاؤن سیدھے پاؤن پر
رکھ کے سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور درود گیارہ بار پڑہے پھر پہلے جیسا گیا تھا ویسا ہی
آوے اور ہر قدم مین حضرت کا نام لیوے حضرت کے روضۂ متبرکہ کا تصور کرے اور سورۂ فاتحہ
پڑہے اور سلام مذکور کہہ کے بیٹھے اور ذکر ہا ہو ہی کا گیارہ بار کرے اسکے سوائے بہی دوسرے

ترتیبان کہے ہین اسقدر کافی ہی اور یاشیخ عبدالقادر شیأ للہ بھی بڑی دعوت ہی اور حاجتان بر آنے مین مجرب ہی رسالۂ غوثیہ مین رسالۂ حقیقۃ الحقایق سے نقل کیا ہی حضرت فرمائے میرا نام اللہ تعالی کے اسم اعظم سا ہی یعنے تاثیر مین دسوین نہر حضرت کے وفات کے بیان مین رضی اللہ عنہ فتوح الغیب کی آخر مین مذکور ہی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے مرض الموت کی بیماری مین حضرت کے فرزند شیخ سیف الدین عبدالوہاب کہے یا سیدی آپ کے بعد کس چیز پر مین عمل کرون حضرت فرمائے خدا تعالی کی پرہیزگاری کر خدا تعالی کے سوائے کسی سے مت ڈر اور اسکے سوائے کسی سے امید نہ رکھ اور تیرے بہت سے کامون مین خدا تعالی طرف احتیاج رکھتا ہی سو اُس ہی کے لطف پر تکیہ کر اور تیرے تمامی حاجتین خدا تعالی سے چاہ اور خدا کے سوائے کسی پر اعتماد نرکھہ اور توحید کو لازم پکڑ پھر اس کلمے کو تین بار فرمائے بعد فرمائے جب دل خدا کے ساتھ درست ہوتا ہی تو اُس دل سے کوئی چیز جدا نہین ہوتی جو علوم کہ انکی احتیاج ہو سو اُس دل سے باہر نہین جاتی بھی حضرت فرمائے مین مغز ہون بلا پوست آور حضرت کے فرزندان حضرت کے گرد بیٹھے تھے سو اُنھون کو فرمائے میرے نزدیک سے دور رہو کیونکہ مین ظاہر مین تمھارے ساتھ ہون اور باطن مین اورون کے ساتھ بھی فرمائے میرے پاس تمھارے سوائے دوسرے ایک خلق حاضر ہوے ہین سو اُنکے لئے جگہہ کشادہ کرو اور ان کے ساتھ ادب کرو اور اپنے حد پر رہو یہان بڑی مہربانی اور بخشش ہی اُنھون کی جگہ تنگ مت کرو اور حضرت پاس رحمت کے فرشتے اور مقربون کی ارواح جو حاضر ہوکے سلام کرتے تھے اُنھون کو حضرت ایک تمام دن اور رات سلام کا جواب ایسا فرماتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غفر اللہ لی ولکم وتاب اللہ علی وعلیکم بسم اللہ غیر مودعین یعنے تمہارے پر بھی سلام اور رحمت اور برکتان خدا تعالی

کے اللہ بخشے مجھے اور تم کو اور توبہ دیو خدا یتعالی مجھے اور تم کو خدا کا نام رخصت نہیں کرنے والے
ہین اور بھی حضرت فرمائے ولئے تم میرے ساتھ کیا گمان کرتے ہو کیونکہ مین کسیکو پروا نہین کرتا ہون
نہ ملک الموت کی نہ کسی اور فرشتے کی ای ملک الموت جسنے ہم کو عطا کیا ہی سو اُسینے ہم کو
دوست رکھتا ہی اور بن تیرے اُسی نے ہمارا کام کرتا ہی اور حضرت جس شب کو وفات پائے
اُس کے قبل دن کو ایک بلند آواز کئے روایت ہی شیخ عبد الرزاق اور شیخ موسی سے
فرزندان محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے کہے حضرت دونون ہاتھ اپنے دراز کرکے کہے وعلیکم
السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ توبوا وادخلوا فی الصف ھوذا اجی الیکم
یعنے تمھارے پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکے برکتان توبہ کرو اور صف مین داخل ہو
مین تمھارے پاس آتا ہون اور فرماتے تھے نرمی کرو اس مین حضرت کو موت کی مستی آئی اور بھی
حضرت فرمائے میرے اور تمھارے اور تمامی خلق کے درمیان بہت تفاوت ہی جیسا
آسمان و زمین مین سو مجھے کسی پر قیاس مت کرو اور کسیکو مجھ پر قیاس نکرو پھر شیخ عبد العزیز
فرزند حضرت کے پوچھے حضرت کا احوال کیسا ہی حضرت فرمائے تم میرے سے کچھ مت پوچھو کیونکہ
مین ایک حالت سے دوسری حالت طرف جاتا ہون جو خدائے عزوجل کے علم مین ہی اور بھی
شیخ عبد العزیز حضرت سے سوال کئے آپ کیا بیماری رکھتے ہین حضرت فرمائے میری بیماری کو
کوئی نہین جانتے اور کوئی نہین پاتے نہ آدمی نہ پری نہ فرشتہ منبعد حضرت حقائق و معارف
کے بیان مین آئے اور فرمائے خدا کا علم ازلی جو لایزال مین بندگون کے ساتھ متعلق ہی سو
ہرگز پھرتا نہین کیونکہ حکم متغیر اور متبدل ہوتا ہی علم متغیر نہین ہوتا اور حکم منسوخ ہوتا ہی
علم منسوخ نہین ہوتا محو کرتا ہی خدا یتعالی جسکو چاہے اور ثابت رکھتا ہی جسکو چاہے محو اثبات
احکام مین ہی لعو خدا یتعالی پاس ام الکتاب ہی اُس مین جو لکھا ہی سو تغیر نہین پاتا اور

خداتعالی سوال نہین کئے جاتا اس سے جو کرتا ہی بندگان سوال کئے جاتے ہین پھر حضرت کے
فرزند عبد الجبار پوچھے آپکے بدن مین کیا چیز درد کرتی ہی حضرت فرمائے میرے تمام اعضا درد
کرتے ہین مگر دل کو کچھ درد نہین وہ درست اور ثابت ہی خدای عزوجل کے ساتھ پھر جب
حضرت کو موت آئی تو کہے اِسْتَعَنْتُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی الْحَیُّ الَّذِیْ
لَا یَخْشٰی الْفَوْتَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین مدد چاہا کلمۂ توحید سے کوئی اله نہین
سوائے اسی پاک ذات بلند زندہ ترنہین مرنیکا پاک ذات وہ قدرت سے غالب آیا اور موت
سے بندون کو عاجز کیا اله نہین کوئی سوائے اللہ کے محمد پیغامبر ہین بعد اسکے شیخ موسے فرزند حضرت
کے کہتے ہین حضرت تعزز کا لفظ کہے سو زبان سے درست ادا نہوا پھر حضرت اس لفظ
کو تکرار کرے اور اپنے آواز کو اس لفظ سے بلند کئے جب وہ لفظ حضرت کی زبان سے درست
ادا ہوا اللہ کے لفظ کو تین بار کہے اسکے بعد حضرت کا آواز پست ہوا اور زبان مبارک
تالو سے چسپیدہ ہوئی اور روح مبارک نکلا رضی اللہ عنہ وارضاہ قلاید الجواہر کی کتاب مین
شیخ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی محدث سے نقل کیا ہی وفات شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا
بغداد مین ہوا شنبے کی شب کو ربیع الآخر کی آٹھوین ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ ہجری مین شب ہی
کو باب ازج پاس مدرسے مین دفن کئے اور علامہ شمس الدین ابو المظفر یوسف نواسہ
ابن الجوزی کا اپنی تاریخ کی کتاب مرآت الزمان مین لکھا ہی حضرت کا وفات ۵۶۱ سنہ
پانسو اکسٹھ ہجری مین ہوا ربیع الآخر کا مہینہ شنبے کے شب کو لوگون کی کثرت سے دوسرے روز
شب کو دفن کئے اور بغداد مین کوئی شخص باقی نرہا مگر حضرت کے جنازے پر حاضر ہوا راستے بازار
آدمیون سے بھر گئے تھے ابن الاثیر اور ابن کثیر اپنی تاریخ کے کتابون مین بھی ایسا ہی لکھے ہین اور

ابن النجار اپنی کتاب مین لکھا ہی حضرت کا وفات شب مین ہوا جو دن اسکے بعد شنبے کا تھا ربیع الآخر
کی دسوین تجہیز و تکفین سے شب کو ہی فراغت پائے اور شیخ عبدالوہاب امام ہوکے جنازیکی نماز پڑھے
بہت لوگ یاران اور فرزندان اور مریدان سے جمع تھے حضرت کے مدرسے کے رواق مین دفن کئے
تحفۂ قادری مین مفتاح الاخلاص کی کتاب سے نقل کیا ہی انتقال حضرت کا ربیع الآخر کی ستر ہوین
کو ہوا اور بعضے رسالون سے نقل کیا گیارہوین کو ہی اور کہا اول قول صحیح ہی کیونکہ بعضے فاضلان
بغداد سے آئے سو کہے حضرت کا عرس بغداد مین ربیع الآخر کی ستر ہوین کو ہوتا ہی گیار ہوین
پھر حضرت کی اولاد کی ذکر مین ابن النجار کی تاریخ مین مذکور ہی شیخ ابی بکر عبدالرزاق
کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو انچاس فرزند ہوئے ستائیس لڑکے بائیس لڑکیان اور ایکبار حضرت
بہت بیمار ہوئے قریب بمرگ پہنچے اور بیہوش ہوئے ہم حضرت کے گرد روتے بیٹھے جب حضرت
ہوش مین آئے تو فرمائے رومت کیونکہ ایک فرزند میرا یحیی میرے صلب مین ہی اُن پیدا نہین
ہوتے تک مین نہین مرتا ہم گمان کئے حضرت بیہوشی مین سخن فرماتے ہین بعدہ حضرت صحت پائے
اور حضرت کو ایک کنیزک تھی حبشیہ اُس سے سید یحیی پیدا ہوا اور انھون حضرت کے آخری فرزند تھے
اور حضرت کے فرزندان جو بڑے ہوکے علم وفضل تحصیل کئے مشہور ہین یہان پھر مین دس جدول اُنھون
کا احوال لکھتا ہون پہلی جدول حضرت کے بڑے فرزند کے احوال مین بڑے فرزند کا نام
شیخ سیف الدین ابو عبداللہ عبدالوہاب ہی علما فقہا کے مقتدا اور متکلمین کے فخر اور اسلام کے جمال تھے اپنے والد
اور شیخ ابی غالب احمد بن حسن بن بنا وغیرہ پاس حدیث اور فقہ کی سند کئے اور عجم کے ملکون مین
جاکے علم کے فنون حاصل کئے اپنے والد کے وفات کے بعد اُنکے مدرسے مین درس دئے اور حدیث کی روایت
کئے اور وعظ فرمائے مفتی اور عارف تھے اُنھون سے بہت لوگ علم حاصل کئے اُنکا تولد شعبان مین
سنہ ۵۲۲ پانسو بائیس ہجری مین ہوا اور وفات بغداد مین شوال کی پچیس کو سنہ ۵۹۳ پانسو ترانوے

ہجری مین انکی عمر اکیہتر برس کی تھی اپنے والد کے وفات کے بعد تئیس برس جیئے حلبے کے مقبرہ مین
انھونکو دفن کئے **دوسری جدول حضرت کے دوسرے فرزند کے احوال مین** دوسرے
فرزند کا نام شیخ شرف الدین ابو محمد عیسی ابو عبد الرحمن بھی کنیت تھی اسلام کے شرف اور علما کے جمال
اور عراق و مصر کے چراغ اور متکلمین کے زبان اور صاحب اللسانین والبیانین تھے اپنے والد وغیرہ
سے فقہ اور حدیث حاصل کئے اور درس دئے اور حدیث کی روایت کئے اور وعظ فرمائے اور فتوے
دئے بڑے ہی فصیح لغوی بڑے عالم عزیز الفضل کامل العقل تھے باوجود جلالت قدر اور [illegible]
اور اقبال بر آخرت کے بہت تواضع کرتے تھے اور جواہر الاسرار و لطائف الانوار کی کتاب تصوف
مین تصنیف کئے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فتوح الغیب کی کتاب انھون کے وسیلے تصنیف کی
فتوح الغیب کو انھون نے جمع کئے بغداد سے مصر کو جاکے حدیث کی روایت کئے اور وعظ فرما کر
مصر کے بہت لوگ انسے ادب سیکھے وفات انکا مصر مین ہوا ۵۷۳ سنہ پانسو تہتر ہجری مین مصر کا
مقبرہ قرافہ جو ہے وہان دفن کئے اپنے والد کے وفات کے بعد بارہ برس جئے **تیسری جدول
حضرت کے تیسرے فرزند کے احوال مین** تیسرے فرزند کا نام شیخ شمس الدین ابو محمد عبد العزیز ہے اور
ابی بکر بھی انکی کنیت تھی عراق کے جمال اور علما کے فخر تھے اپنے والد وغیرہ سے فقہ اور حدیث حاصل
کئے اور درس دئے وعظ کہے حدیث کی روایت کئے اور ثقہ متبحر تھے وافر العقل متواضع عزیز العلم
حسن الاخلاق صاحب بہا اور حیا تھے ان سے بہت لوگ بہت ادب سیکھے اور سنجار کے قریب
جبال کرکے قریہ ہے وہان پہنچے تھے پانسو پچاون ۵۵۵ سنہ ہجری مین اپنے والد کے روبرو انتقال پائے اصل
مین ایسا ہی ہے لیکن اسمین تامل ہے کیا واسطے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی انتقال کے وقت
سید عبد العزیز موجود تھے قلائد الجواہر مین کہا انکی وفات ۶۰۲ سنہ چھ سو دو مین ہوئی ہے
چوتھی جدول حضرت کے چوتھے فرزند کے احوال مین چوتھے فرزند کا نام شیخ

جمال الدین ابو عبد الرحمن عبد الجبار اور ابو الفرج بھی انھون کی نسبت تھی علما کے چراغ اور عراق کے مفتی تھے
اپنے والد وغیرہ سے فقہ حدیث حاصل کئے اور درس دیے اور حدیث کی روایت کئے اور وعظ
فرمائے بہت لوگ اُن سے منتفع ہوئے اور علوم مین ید بیضا رکھتے تھے اور حسن السمت اور وسیع الصدر
اور عزیز العقل اور سہل القیاد حق کے ساتھ روایت مین بڑے مضبوط تھے اہل فضل کو دوست رکھتے
تھے چہار شنبے کے روز شعبان کی اُنیسوین ۵۷۳ھ پانسو تہتر ہجری مین وفات پائے اپنے
والد کے بعد بارہ برس جئے انکا وفات شیخ عبد الوہاب کے وفات کے آگے بیس سال کے تھا اور ان کا
وفات اور شیخ ابو محمد عیسی کا وفات ایک ہی سال مین ہوا **پانچوین جدول حضرت کے
پانچوین فرزند کے احوال مین** پانچوین فرزند کا نام حافظ تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق
ہی عراق کے سراج اور ائمہ کے جمال اور حفاظ کے فخر اور اسلام کے شرف اور اولیا کے قدوہ تھے
اپنے والد سے فقہ حاصل کئے اور اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سند کئے اور حدیث کی روایت
اور املا کئے اور درس و فتوی دئے بہت مشائخ ان سے ادب رکھتے تھے بہت خوب صورت اور بہت
صاف دل تھے اور ورع مین واسع تر اور علم مین عزیز تر اور عقل مین وافر تر تھے اور دایم الفکر
اور کثیر القسمت اور صحیح الزہد اور علم پر مقبل تھے اہل فضل کا بہت اکرام کرتے اور روایت کرنے مین
ثقہ تھے افعال و اقوال مین عادل تھے **روایت ہی** قاضی القضاۃ ابو صالح نصر سے کہ میرے والد
شیخ عبد الرزاق خدائے عز و جل سے حیا کر کے تیس برس آسمان طرف سر نہین اٹھائے وفات انکا بغداد مین
ہوا شوال کی چھٹی ۶۰۳ھ ہجری مین باب حرب کے مقبرے مین دفن کئے انکی ولادت ۵۲۸ھ
ہجری مین ذیقعدہ مین تھی اور اپنے والد کے وفات کے بعد چالیس سال جئے **چھٹی جدول حضرت
کے چھٹے فرزند کے احوال مین** چھٹے فرزند کا نام شیخ ابو اسحٰق ابرہیم ہی زین فقہا اور
مسندین کے جمال تھے اپنے والد وغیرہ سے فقہ حدیث کی سند کئے اور حدیث کی روایت کئے بہت

پانچوین جدول

چھٹی جدول

ثقہ متعفف تھے بغداد مین ذیقعدہ کی پچیسوین کو ۶۰۰ سنہ ہجری مین وفات پائے حلبے مقبرے مین مدفون ہوئے اپنے والد کے بعد چالیس برس زندہ رہے **ساتوین جدول حضرت کے ساتوین فرزند کے احوال مین** ساتوین فرزند کا نام ابوعبدالرحمن عبداللہ سلف کے بقیہ تھے اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سند کئے اور حدیث کی روایت کئے بغداد مین صفر کی ستائیسوین کو ۵۸۷ سنہ ہجری مین وفات پائے انکا تولد ۵۰۸ سنہ پانسو سات ہجری مین تھا حضرت کے تمام فرزندون مین انکی عمر زیادہ ہوئی **آٹھوین جدول حضرت کے آٹھوین فرزند کے احوال مین** آٹھوین فرزند کا نام شیخ ابوالفضل سید محمد عراق کے سراج اور زین علما کے تھے اپنے والد وغیرہ سے فقہ حاصل کیے اُن سے بہت اہل کمال ادب سیکھے بغداد مین ۶۰۰ سنہ ہجری مین پائے **نوین جدول حضرت کے نوین فرزند کے احوال مین** نوین فرزند کا نام شیخ ضیاء الدین ابونصر موسی فقہا کے سراج اور محدثین کے زین اور سلف کے بقیہ تھے اپنے والد وغیرہ کے پاس تفقہ حدیث حاصل کیے اور دمشق مین حدیث کی روایت کئے انکی عمر دراز ہوئی دمشق کے بہت لوگ انسے نفع حاصل کیے اور مصر کو بھی آئے تھے بڑے فاضل ادیب صاحب ورع عفت تھے دمشق مین جمادی الآخرہ کے غرہ کو ۶۱۸ سنہ چھ سو ستر ہجری مین وفات پائے اور جبل قاسیون کے سفح مین انکو دفن کئے انکا تولد ربیع الاول کے سلخ کو ۵۳۹ سنہ انچالیس ہجری مین بقولے ۵۳۷ سنہ پانسو سینتیس ہجری شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے فرزندون مین سب سے آخر انھون ہی انتقال پائے **دسوین جدول حضرت کے دسوین فرزند کے احوال مین** دسوین فرزند کا نام ابوذکریا یحیی فقیہ عالم تھے اپنے والد سے فقہ حاصل کیے اور اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سند کیے اور حدیث کی روایت کئے بہت اہل کمال اُن سے منفعت حاصل کئے اور مصر کو بھی آئے تھے بڑے فقیہ عالم رضی الاخلاق اہل السنت تھے علم بہت متوجہ تھے بغداد مین شعبان کی پندرھوین شب ۶۰۰ سنہ چھ سو ہجری مین وفات پائے

انکے برادر شیخ عبدالرزاق کے پاس دفن کئے انکا تولد ربیع الاول کی چھٹی کو ہوا حضرت کے سب فرزندون
مین چھوٹے تھے موجب صاحب غوثیہ سلاسل الانساب کی کتاب سے نقل کیا ہی حضرت کو ان فرزندون
کے سوائے بھی چند فرزند تھے ایک سید یوسف انکا تولد وفات بغداد مین ہوا انکی قبر حضرت
کے روضۂ متبرکہ کے بائین ہی دوسرے سید صالح انکی قبر حضرت کے روضۂ متبرکہ کے پاس ہی تیسرے
سید عبدالغفار چوتھے سید حبیب اللہ پانچوین سید زاہد چھٹے سید منصور جو انکا داخلہ سات
قطبون میں ہی ساتوین سید عبدالخالق آٹھوین سید عبدالرؤف نوین سید مجدالدین رضی اللہ عنہم
اس کتاب کی اصل مین احوال حضرت کے پوترونکا اور انکی اولاد کا بھی مذکور ہی لیکن یہہ عاصی اختصار
واسطے اسکو حذف کیا مگر ایک احوال بہت عجیب تھا سو اسپر کتاب کو ختم کیا وہ یہہ ہی شاہ ابوالمعالی
تحفۂ قادری مین لکھا ہی حافظ عبدالرزاق محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے فرزند کو ایک فرزند تھے انکا
نام شیخ جمال اللہ وہ اس زمانے مین حاضر ہین اور صورت مین اپنے دادا سے بہت شبیہ ہین بسطام کے
جنگلون مین اکثر رہا کرتے ہین بعضے وقت بسطام کو بھی آتے ہین اور ایک شخص انسے ملاقات کیا سو
نقل کیا مین اکثر بار ان سے عرض کیا انسان کامل کو اسکے وفات اور حیات مین اختیار ہی آپ کی عمر کتنی
دراز ہوگی سو کہے مجھے معلوم نہین مگر مین لڑکا تھا سو بابا یعنے میرے دادا حضرت شیخ عبدالقادر
مجھے گود مین پکڑ کے کہے اے جمال میری طرف سے بھائی میرے عیسی علیہ السلام کو میرا سلام پہنچا اس سے
معلوم ہوتا ہی مین عیسی علیہ السلام کو دیکھونگا حضرت کا سلام مجھپر امانت ہی سو انکو پہنچاؤنگا
یہہ عاصی کہتا ہی میرے والد قدوۂ علما زبدۂ فضلا محمد غوث بن ناصرالدین محمد بن نظام الدین احمد
مدظلہ العالی سے سنا ہون چنانچہ اس کتاب کی اصل مین بھی مذکور ہی اپنے دادا افاضل کامل عالم عامل
نظام الدین احمد سے سنا ہون بارہا کہتے تھے ان کے پیر شاہ عبداللہ قادری حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ
بہت بزرگ اور ولی تھے اور کرامتان انکے مشہور ہین کہتے تھے اپنی سیاحت کے ایام مین بسطام کو

شیخ جمال کی ملاقات واسطے مین گیا قریب ایکسال کے انتظار کیا آخر نا امید ہو وہان سے پھرا
چند قدم گیا اس مین جنگل طرف سے اُنھون نے آئے ایک پٹا بندھے تھے ایک پٹا اور سے
تھے مین انکی ملاقات سے مشرف ہوا اور اُن سے بہت باتان کیا غرض انکی عمر پوچھا تو کہے
میرے دادا وصیت کئے ہین اپنا سلام عیسیٰ اور مہدی علیہما السلام کو پہنچاؤ سو مین انھون
کا سلام پہنچا تا ہون واللہ اعلم بالصواب ۔ مولف رحمہ فرمایا دوشنبے کی تین پہر کو چھٹھی شوال
کی سنہ ۱۲۳۰ ایکہزار دو سو تیس ہجری مین اسکے مسودے سے فراغت ہوی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد
وآلہ وصحبہ وسلم اس عاصی کو مسودہ تیار کئے بعد اسکو درست کرنیکا اتفاق نہوا غرض بعد مدت کے
لوگون نے اسکی بہت خواہش کرنے لگے سو اسکو سنہ ۱۲۵۱ ایکہزار دو سو
اکاون ہجری مین درست کیا والحمد للہ اولاً و آخراً
وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم
تمت ۱۲۸۹ ہجری
کتبہ محمد عبد العزیز عفی عنہ

غلط نامہ کتاب نثر الجواہر در سنہ ۱۳۸۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۹	غلّی	علّی
۳	۱۴	بن	بین
۴	۶	الحیاءُ	الحیاءِ
۴	۷	الاَعَزُّ	الاَعَزِّ
۴	۸	داضِع	واضعُ
۴	۹	القربَ	القرابِ
۴	۹	محار	مَحار
۴	۱۳	الغوثِ الغیثِ	الغوثُ الغیثُ
۴	۱۴	المرج	المَرَج
۴	۱۳	المشائخُ	المشائخِ
۴	۱۳	العیادُ	القیادِ
۴	۱۵	العقدُ	العقلِ
۴	۱۵	الضِرار	الضّرائُ
۴	۱۹	اللفظُ الوعظُ	اللفظِ الوعظِ
۵	۱	العطوفَ	العطوفُ
۵	۱	المنیفَ	المنیفُ
۵	۳	الشرفِ	الشرفُ
۵	۳	الاشرفِ	الاشرفُ
۵	۵	الصدوقَ	الصدوقُ
۵	۵	الشُغوق	الشَفوق
۵	۶	ساحلِ	ساحلٍ
۵	۶	النائِم	النائم
۵	۶	المخاطِب	المخاطَب
۵	۷	الکمیلہم	الکملتہم
۵	۸	ان ہدیہم	ان ہدٰہم
۵	۸	اتمّہام	اتمّہم
۵	۱۰	رکُب	رکبَ
۵	۱۱	ملکَ	ملکُ
۵	۱۱	عَلی	اَعلی
۵	۱۳	المکینَ الامینَ	المکینُ الامینُ
۵	۱۶	الطرفین	الطرفین
۵	۱۷	کہفِ	کہفُ
۵	۱۸	عینِ	عینُ
۵	۱۸	عالِم	عالَم
۶	۱	العالِم	العالَم
۶	۳	الناس	الباس
۶	۵	الوُضاءة	الوَضاءة
۶	۶	حاجی	حامی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۹	الخلیفۃ	الخلیقۃ
۶	۹	بجری	بحری
۶	۱۰	المکاشفۃ	المکاشفۃ
۶	۱۱	المعالی	المعالی
۶	۱۳	العلی	العلیِ
۶	۱۳	السمت	السمتِ
۶	۱۴	اَلنبی	اَلنبی
۶	۱۴	تخلیصا	تخلیصا
۶	۱۵	نستاصل	نستاھل
۷	۳	عنہ	عنہم
۸	۱	زہر	زہرا
۸	۷	فرند	فرزند
۹	۶	استقا	استسقا
۹	۱۲	نبق	نیق
۹	۱۴	لور	اور
۹	۱۹	جار	جار سو
۱۰	۸	رمسان	رمضان
۱۰	۱۴	حضرت	تا حضرت
۱۳	۵	تقوی	تقوی
۱۳	۵	منجم	منجم
۱۲	۹	ڈھونڈیو	ڈھونڈہو
۱۳	۱	کے آسمان	آسمان
۱۳	●	یحرم	یحرم
۱۳	۱۰	حسرت	حضرت
۱۵	۹	یرجمک	یرحمک
۱۵	۱۳	ا لہ	اللہ
۱۵	۱۴	کے	کرسکے
۱۶	۱۹	کھتر	کھترے
۱۷	۱۰	فروشں	فروش ہے
۱۷	۱۷	بیان	بیان ہیں
۱۸	۱۴	مزدیک	نزدیک
۱۹	۹	بغداد	بغداد
۱۹	۱۴	اور	تھا اور
۱۹	۱۵	اسی ہی	ایسی ہی
۲۲	۲	مجھے	مجھے ایک
۲۳	۸	تستر	شستر
۲۶	۱۳	کرتی	کرتی ہے
۲۷	۱۹	ہوئیگایکا	ہوئیکا
۲۸	۱۵	فدمی	قدمی
۲۸	۱۵	ولی اللہ	ولی اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹	۱۲ حاشیہ	حنفی	خفی
۲۹	۱۱	حسن	حسین
۳۰	۱۸	اُنہونکا	اُنہونکا
۳۱	۱	ماجدن	ماجد
۳۱	۱۱	پہالہ	پیالہ
۳۱	۱۵	بھرتے	چھرتے
۳۲	۱۰	القاہیر	القاہر
۳۳	۳	علے مبنجی	عقیل مبنجی
۳۵	۷	دیکہ	اینگہ
۳۷	۲	ہوسے	ہوتے
۳۹	۱۲	وہ بیٹھتے	وہ بہی بیٹھتے
۴۰	۱۰	بسعویہ	بسعید
۴۰	۱۰	حاہا	حاصہا
۴۱	۱	تو	نور
۴۱	۷	جانب	جابی
۴۱	۱۶	روایت	روایت ہی
۴۲	۶	عبدالقادرہے	عبدالقادر ہی
۴۵	۸	ادب سے تنظیم	ادب سے اسکو تعلیم
۴۶	۱۰	شیخ	سے شیخ
۴۶	۱۶	محمد	محمد
۴۸	۸	مام	مقام
۴۹	۵	اویع وزاہد	اویع ادرازہد
۵۱	۱	عبست	عبث
۵۱	۵	شیخ	کہ شیخ
ایضاً	ایضاً	یین	یین یین
۵۲	۵	نشان	شان
۵۲	۱۲	عبدالقادر	عبدالقادر تو
۵۴	۱	خق	خلق
۵۴	۴	ہوییکا	ہوئیکا
۵۵	۴	مخلوط	محظوظ
۵۶	۱۱	سرودہی	مردوہی
۵۶	۱۳	سعود	سعود
۵۷	۶	الحس	الحسن
۵۷	۷	چاہینگے	چاہینگے
۵۹	۱۹	وہ خالصہ	وخالصہ
۶۰	۱	اور شکو	اسکو
۶۰	۲	واجب کی	واجب کہ
۶۰	۱۳	لشکر	ہر لشکر
۶۰	۱۴	املا	املاء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰	۱۸	اَصْبَحت	اَصْبَحتُ
۶۰	۱۸	اُترقب	اَترقب
۶۳	۲ حاشیہ	عبدالمجید	عبدالمجید
۶۴	۲	لی	علے
۶۴	۷	شیخ	جب شیخ
۶۴	۱۱	عبدالقادر سہروردی	عبدالقاہر سہروردی
۶۴	۱۵	ذدلی	زولی
۶۵	۱	در	اور
۶۹	۹	اللہ مجھر	للہ
۶۹	۱۱	ویسی	ویسی ہی
۷۰	۷	ہجری میں	ہجری میں ہیں
۷۰	۸	کرسے تھے	کرلیے تھے
۷۳	۹	بعلم	کہ علم
۷۳	۱۱	پنالے	چھنالے
۷۳	۱۲	اپنا سر	اپنا سر
۷۵	۱۳	انرس	اخرس
۷۶	۱	النفیع	الضریع
۷۶	۱۰	زنانوں	زنانے
۷۸	۴	متوجہ	بہت متوجہ
۱۰۴	۱۵	امتثال	امتثال امر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۸	۱۰	پہلی	حرکت پہلی
۷۸	۱۳	رکھتا	رکھتا ہے
۷۹	۱۰	پھر	پھیر
۷۹	۱۵	رحمت	مرحمت
۸۰	۱۹	غنی	علی
۸۱	۱۴	مدرسے	جب مدرسے
۸۲	۳	انسان	انسانوں
۸۳	۱۳	لمر - لمر	کمر - کھڑا
۸۴	۵	ہزار	ہزار
۸۴	۱۱	محمد بن	محمد
۸۴	۱۳	یا نذنا	باندھ
۸۴	۱۹	ایسا	ایسا
۸۶	۱۲	کام	کمان
۸۶	۱۶	پہنے	پہنے ہیں
۸۸	۳	الفرخ	الفرح
۸۸	۸	مسعود	بن مسعود
۸۸	۸	قبے	کبے
۹۲	۱۳	نظفر	المظفر
۹۲	۱۶	تاخر	تاجر
۹۴	۹	سترف	متصرف
۹۷	۱۸	پانسو	سنہ پانسو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۱۲	اذن سے فکر کا تندرست	اذن سے تندرست ہوگے
۹۸	۱۵	کہے [illegible]	کہے سینہ پانسو الست [illegible]
۱۰۰	۹	عمل	ہین عمل
۱۰۰	۱۹	ارراعجبی	اور اعجبی
۱۰۱	۱	جیلی سے	جیلی
۱۰۱	۹	روز	روزہ
۱۰۱	۱۱	ہوے	ہوے خادم
۱۰۱	۱۲	ہوا	ہوا تھا
۱۰۳	۱	بنا	بتا
۱۰۳	۱۸	دائرہ	وہ دائرہ
۱۰۴	۱۲	ورتکو	عورتکو
۱۰۴	۱۹	بغداد	آیا بغداد
۱۰۵	۱۱	شیخ	شیخ
۱۰۶	۱	روایت	روایت ہے
۱۰۶	۴	کمد	کرد
۱۰۶	۱۵	لکنے	لکنے
۱۰۶	۱۶	مجلس	محلی
۱۰۷	۲	روایت ی	روایت ہی
۱۰۹	۷	لکے	سکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۱	۹	نعلین	نعلین
۱۱۳	۸	تعظیم شعو	تعظیم شعور
۱۱۸	۵	ہوتا	ہونا
۱۱۹	۱۰	ہین اس	اس
۱۲۱	۴	پھر	پھر مین
۱۲۱	۹	عدت	مدت
۱۲۲	۱۵	کوین	کومین
۱۲۲	۳	کرتا ہی	کرتا ہی اور کہتا ہی
۱۲۴	۱۹	حفائی	جفائی
۱۲۵	۱۴، ۱۵	الفرج	الفرج
۱۲۵	۱۷	ہین ہر	مین ہر
۱۲۶	۱۰	برہنہ	برہنہ
۱۲۷	۱۲	لساحل	ساحل
۱۲۷	۱۴	ل	ول
۱۳۱	۱۰	ہرگویسا	ویسا
۱۳۳	۹	ہین مین	مین
۱۳۵	۱	پر	پر کچھ جنھر
۱۴۴	۲	سرول	سر
۱۴۴	۲	ہین بہتر	ہین تو بہتر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۱۵	ابی بکر	بن ابی بکر	۱۵۸	۵	تعزر	تعزز
۱۴۵	۱۹	انزلھم	انزِلھم	۱۶۰	۹	تعزد	تعزز
۱۵۱	۵	تے	مجھے	۱۶۱	۱۵	بہت ادب	ادب
۱۵۴	۱۲	باللہ	باللہ محی الدین	۱۶۱	۳	الصد	الصدر
۱۵۵	۱	والمحبتہ	والمحبتہ	۱۶۳	۸	پاسے	وفات پاسے
ایضاً	۷	وامدد	وامددنی	۱۶۳	۳	تولد	تولد اور

تمت تمام شد

فہرست کتب دوکان نظام المطابع حیدرآباد